بسم الله الرحمن الرحيم
ان من البیان لسحرا
خطباتِ دین پوری
جلد چهارم
خطیب العصر علامہ حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمہ اللہ
ترتیب
قاری جمیل الرحمٰن اختر
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ناظم اعلیٰ: جامعہ حنفیہ قادریہ باغبانپورہ لاہور پاکستان
ناشر
کتب خانہ نعیمیہ، دیوبند
247554
فون آفس
23294

نام کتاب : خطبات حضرت دین پوریؒ
جلد چہارم

مصنف : حضرت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ

ترتیب : قاری جمیل الرحمٰن اختر

طباعت : فوٹو آفسیٹ دہلی

تعداد : ایک ہزار

قیمت : ۹۰/= روپے

ناشر

کتب خانہ نعیمیہ دیوبند
پن 247554

انتساب

حضرت دین پوری رحمۃ اللہ علیہ آخر حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام کی عظمت و ناموس پر بیان فرماتے تھے' اس لیئے میں بھی اس مجموعہ کا انتساب صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے نام کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت سے میری بخشش فرمادیں۔

مرتب

فہرست مضامین

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

محترم قارئین کرام! خدائے لم یزل کا بے انتہا شکرگزار ہوں کہ جس نے مجھ حقیر فقیر کو خطیب العصر حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات کو کتابی شکل میں جمع کر کے آپ حضرات تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ جلد اول و دوم کے تین اور جلد سوم کے دو ایڈیشن چھپ کر ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔ حضرت دین پوریؒ نہایت ہی باوقار' باکردار' بااثر شخصیت کے حامل تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ان کا تعلق قابل ستائش تھا' خواہ کوئی اپنا تھا یا بیگانہ۔ مولانا عبدالشکور دین پوریؒ میں بہت ساری خوبیاں تھیں مثلاً کسی غریب آدمی جس کے پاس دینے کو کرایہ بھی نہیں ہوتا تھا اس کے بلانے پر بھی وعدہ کے مطابق پہنچ جاتے۔ کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہ فرماتے' طبیعت میں سادگی کے ساتھ سنجیدگی متانت بھی حد درجہ تھی۔ حضرت اگر ایک یا دو بجے بھی تقریر سے فارغ ہوتے' موقع پاکر دو چار رکعت تہجد پڑھ لیتے اور نماز فجر تو جماعت کے ساتھ ہی ادا فرماتے بلکہ اکثر خود پڑھاتے اور بعد فجر کچھ نہ کچھ قرآن و حدیث کی روشنی میں ضرور ارشاد فرمادیتے۔

آج یہ چیز واعظین سے مفقود ہے' بلکہ اکثر خطباء اور واعظین کو دیکھا گیا ہے کہ وہ نماز باجماعت کا اہتمام نہیں فرماتے۔ حضرت دین پوریؒ میں جہاں اسلاف والی سب خوبیاں جمع تھیں' وہاں ایک نمایاں خصوصیت جو دیکھنے میں آتی تھی' وہ یہ تھی کہ آپ نے کبھی بھی حضرات اکابر علماء دیوبند کے

مسلک کے خلاف کوئی جملہ نہیں فرمایا بلکہ تمام بیانات ان کی تائید میں ہوتے۔
ابتداء میں جب تنظیم اہلسنّت سے چند انتظامی وجوہات کی بنا پر علیحدگی اختیار کی، تو آپ نے چند علماء کو ساتھ ملا کر خطباء اور واعظین کی ایک جماعت دعوت و تبلیغ کے لیے "مجلس تحفظ حقوق اہلسنّت" بنائی، جس کے صدر خود حضرت دین پوریؒ تھے اور سیکرٹری جنرل مولانا عبدالمجید ندیم صاحب تھے، لہٰذا علماء کی ایک اچھی کھیپ آپ کے ساتھ ہوگئی۔ لیکن اکثر حضرات مولانا عبدالمجید ندیم صاحب کے رویہ اور اکابر کے اعتدال پسندانہ راستہ سے ہٹا ہوا پاکر مولانا دین پوریؒ سے شکایت کرتے۔ مولاناؒ بڑے وسیع الظرف تھے۔ مولانا فرماتے کہ ندیم صاحب اچھا قرآن پڑھتے ہیں، اگر ان کو الگ کردیا تو یہ سلجھنے کی بجائے مزید بگڑیں گے، اس لیے الگ کرنا ٹھیک نہیں۔ لیکن جب پانی سر سے گزر گیا، مولانا عبدالمجید ندیم صاحب کے راہ اعتدال پر آنے کی امید بالکل ختم ہوگئی تو پھر حضرت نے تمام ساتھیوں سے مشورہ کرکے "مجلس علماء اہلسنّت" کی بنیاد رکھی اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔

میں تو صرف قارئین کرام تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ حضرت دین پوری صاحبؒ نے جس تندہی، جانفشانی سے دین کی ترویج و اشاعت کی خدمت انجام دی، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنی مقبولیت بخشی کہ آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی علماء، صلحاء، اولیاء کی زبان پر جب بھی حضرت دین پوریؒ کا نام آتا ہے تو وہ بڑے ادب سے اور خلوص سے ان کا نام لیتے ہیں۔

حضرت کی مقبولیت کی ہی یہ نشانی ہے کہ آج مارکیٹ میں جہاں اور بہت سی شخصیات کے خطبات و مواعظ موجود ہیں، وہاں آکر خریدنے والا ایک عام انسان بھی "خطبات دین پوریؒ" طلب کرتا ہے۔

الحمدللہ! آپ حضرات کے اسی خلوص اور پیار کا نتیجہ ہے کہ آج

"خطبات دین پوری" کی جلد چہارم چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں حضرت" کے نو مختلف خطبات کو ترتیب دے کر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ پہلی تینوں جلدوں کی طرح اس کو بھی آپ پسند فرمائیں گے اور اس میں رہ جانے والی خامیوں کی نشاندہی فرمادیں گے تاکہ اگلی اشاعت میں ان کو دور کیا جاسکے۔

آخر میں ایک بار پھر خطبات کی تصحیح و ترتیب میں تعاون کرنے والے حضرات خصوصاً پروفیسر ظفر اللہ شفیق' مولانا ذکاء الرحمٰن اختر' مولانا حلیم اللہ قادری اور خطیب و ادیب و لبیب مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہ کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس تعاون کو قبول فرما کر میرے اور ان کے لیے نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

فقط آپ کا خیر اندیش

مرتب خطبات دین پوری"

عدل وانصاف

بمقام کراچی

عدل و انصاف

خطبہ

الحمد للّٰہ وحدہ والصّلوٰۃ والسلام علٰی من لانبی بعدہ ولانبوت بعدہ ولارسالۃ بعدہ و لاکتاب بعد کتاب اللّٰہ ولادین بعد دینہ ولا شریعۃ بعد شریعتہ ولاامت بعد امتہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ۔ امّا بعد۔ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ

يظلهم اللّٰه فی ظله یوم لاظل الاظله امام عادل ورجل شاب نشاء فی عبادة اللّٰه ورجل ذكر اللّٰه خاليا ففاضت عيناه و رجل قلبه معلق بالمسجد اذاخرج منه حتّٰی یعود الیه ورجلان تحابا فی اللّٰه حتّٰی اجتمعا علیه و تفرقا علیه و رجل دعته امرأة ذات حسب و جمال فقال انی اخاف اللّٰه رب العالمین و رجل تصدق بصدقة فاخفاها حتّٰی لا تعلم شماله ماتنفق یمینه۔

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم العدل من اكل احد حسن ولكنه من الامراء احسن۔

وقال النبی ﷺ انادعوت ابراهیم وبشارة عیسٰی ورؤیا امّی انااول الناس خلقاوآخركم بعثه

وقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الكلم و نصرت بالرعب مسیرة الشهر و احلت لی الغنائم و جعلت لی الارض كلها طهورا و مسجدا و بعثت الی الناس كافة و ختم بی النبیون صدق اللّٰه مولانا العظیم و صدق رسوله النبی۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجهك المنیر لقد نور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سبز ہوئی باران رحمت سے یہ زمین
یعنی آئے رحمۃ اللعالمین

آمد آمد کی خبر سن کہ حسینان جہاں
شرم سے منہ چھپاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

قدم قدم پہ رحمتیں، نفس نفس پہ برکتیں
جدھر جدھر سے وہ شفیع عاصیاں گزر گیا

جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گزر گیا

ما ان مدحت محمدا بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

محمد کی آمد سراجا منیرا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

درود شریف محبت سے پڑھئے۔

تمہید

علماء امت! حاضرین خلقت!

دو سال کے بعد حاضری کا اتفاق ہوا۔ پچھلے سال مہربان حکومت نے پابندی لگادی تھی، اب بھی نو ضلعوں میں داخلہ بند رہا۔ فیصل آباد سے فیصلہ کرکے چلا کہ انشاء اللہ پہنچنا ہے۔ بحمد للہ بعون اللہ طویل سفر کرکے ٹرین کے ذریعے پہنچا ہوں۔ میمن سوسائٹی والوں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ بحمد اللہ یہ توحید کا، رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا، صحابہؓ کی عظمت کا،

اہل بیت کی محبت کا مرکز ہے' خدا اس مرکز کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ (آمین ثم آمین)

مولانا منظور احمد چنیوٹی

تقریر تو میرے بزرگ' بھائی مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی سلمہٗ تعالیٰ نے کر دی۔ دعا کرو اللہ ان کی زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ یہ متاعِ عزیز ہیں اور ان کا وجود پورے ملک کے لیئے غنیمت ہے۔ جب ہم ان کی بہادری' جرأت اور بے باکانہ جرأت مندانہ اقدام دیکھتے ہیں تو دل خوش ہوتا ہے۔ میں خوش تھا کہ یہ تقریر فرما رہے تھے' میرا بھی آج بطور مقدمہ اور بطور آغاز کہ ایک مختصر خطاب ہے مفصل خطاب انشاء اللہ دوسری محفل میں آپ سے کروں گا خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت میں سے ایک جھلک دے دوں۔

سیرت بزبان عائشہؓ

جب ہماری اماں صدیقہؓ پیغمبر کی رفیقہ ازواج میں لیقہ اخلاق میں خلیقہ کائنات میں باسلیقہ امہات المومنین محبوبۂ محبوب خدا سے پوچھا گیا کہ اپنے محبوب کی سیرت' کردار بتائیں فرمائیں سمجھائیں اماں کی زبان فیض ترجمان گوہر فشاں سے اعلان بیان جاری ہوا کان خلقہ القرآن سارا قرآن آقا کی سیرت ہے۔ ہمارے نزدیک ایک قرآن صورت ہے' اور ایک قرآن سیرت ہے' ایک قرآن علم ہے' ایک قرآن عمل ہے۔ قرآن ذکر ہے' پیغمبر مذکر ہے' قرآن نصیحت ہے' محمد ناصح ہیں۔ قرآن وعظ ہے' مصطفیٰ ﷺ واعظ ہیں۔ قرآن مجمل ہے' مصطفیٰ ﷺ کی ذات اور سیرت اس کی شرح ہیں۔

میرا موضوع انصاف ہے

ہم آقا کی ولادت کو بھی مانتے ہیں۔ آج میں نے یہ بتانا ہے کہ انصاف کرو' دور اختلاف کرو' آپس میں کوئی غلطی ہو تو معاف کرو' بات صاف کرو' انصاف کرو۔ جلسہ میلادالنبی اور تقریر یہ کہ حضور ﷺ پیدا نہیں ہوئے۔ سمجھتا ہوں میں کہ ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ انصاف کرو گنبد خضریٰ ہے' اور کہتے ہیں کہ حضور ﷺ یہاں آ گئے انصاف کرو۔ حضور کریم ﷺ کا ابا ہے' ابا عبداللہ ہے' اماں آمنہ ہے' دادا عبدالمطلب ہے۔

شجرہ طیبہ

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم' بن عبد مناف بن قصی' بن کلاب بن مرۃ' بن کعب' بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکتہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ ("سیرت المصطفیٰ" ص ۱۷)

قطار اندر قطار' ماشاء اللہ پھر بھی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ انسان نہیں' ذرا انصاف کرو۔ آج یہی سمجھانے آیا ہوں قرآن میں درود کا حکم ہے' ہم انگوٹھے منہ میں ڈال لیتے ہیں' ذرا انصاف کرو۔

ہر کوئی انصاف کرے

تو بھائیو! حاکم کو چاہیے کہ انصاف کرے' گورنر انصاف کرے' صدر انصاف کرے۔ دو شادیوں والے انصاف کریں' وقت کے مل اونر اور جن کے مزدور بھرتی ہیں' وہ اپنے مزدوروں سے انصاف کریں۔ عقیدے میں انصاف کرو۔ پیشانی خدا نے دی اور ہر در پہ جھکا رہے ہو' زبان اللہ دے اور پکار کسی

پکار کسی اور کو رہے ہو' انصاف کرو۔ نطفے پہ نقشہ وہ بنائے اور بیٹا پیدا ہو تو پیراں د تا' قلندر بخش' خدا کو چھٹی۔ انصاف کرو' آج یہی تقریر ہے عدل کرو اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ۔اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ عدل کرو یہ تقویٰ کے قریب ہے' توحید عدل ہے۔ کہو توحید؟ (عدل ہے) آقا کی بعثت ہو یا آمد اس کا مقصد بھی توحید ہے حضور ﷺ کی سیرت توحید بھی ہے کہو حضور ﷺ کی سیرت؟ (توحید ہے) پیغمبر ﷺ نے سب سے چھڑایا خالق سے ملایا' در' در سے سر اٹھا کر ایک دروازے پر جھکایا' لعبے کا طواف کرنا سکھایا' مصیبت میں خدا کو پکارنا سکھایا۔ توحید بھی سیرت کا ایک حصہ ہے۔ تیرہ سال حضور ﷺ کی سیرت کا حصہ توحید ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں عقیدہ بھی صحیح عطا فرمائے۔

عدل کی تعریف

عدل کہتے ہیں عربی میں جب ترازو والا ترازو اٹھاتا ہے اور بالکل صحیح تولتا ہے (پلڑے برابر کرتا ہے)

اور ظلم کہتے ہیں وضع الشئی فی غیر محلہ ایک کا حق یا ایک چیز کو اپنے مقام پر استعمال نہ کرنا' غلط استعمال کرنا۔ ٹوپی اس کی اور میں چھین لوں' مکان آپ کا اور قبضہ میرا' مال یتیم کا اور قبضہ میں کروں۔ یہ ظلم ہے اور شرک ظلم ہے سب کہو شرک؟ (ظلم ہے) وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ۔

مولانا غلام اللہ خان مرحوم

خدا مولانا غلام اللہ کی قبر کو نور سے بھرے (آمین) جس نے پوری زندگی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مقصد سمجھایا یقیناً آج غلام اللہ بخشا گیا پچھلے دنوں

موت نے بڑے عظیم حملے کیے۔ سندھ کا صوبہ خالی ہوا' پنڈی کا علاقہ خالی ہوا' اور ایک ایسا ڈر نایاب گیا کہ جس سے پورا ملک خالی ہوا۔ دعا کرو کہ اللہ ان کی قبروں پر رحمت برسائے۔ (آمین)

حضرت لقمان کی نصیحت

شرک ظلم ہے' حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہے ہیں کہ بیٹا! شرک نہ کرنا' شرک ظلم ہے۔ ظلم اس لیے ہے کہ خالق کا حق مخلوق کو دے دیا گیا۔ مصیبت میں پکارنا کس کا حق ہے؟ (اللہ کا) اور ہم نے کہا یا علی مدد' بہاول حق بیڑا دھک' یا فرید کر خرید' امام بری کھوٹی کر کھری' بھٹائی کر فرائی' معین الدین چشتی پار لگا کشتی' یہ شرک ہے' سب زور سے کہو؟ (شرک ہے) خبر نہیں کیا وہ سیرت بیان کرتے ہیں؟ ابھی یہ ایک بیان آیا ہے (مولانا چنیوٹی صاحب) جواب دیں گے یہاں آپ کے ایک خطیب نے
کہا ہے' کہ وہ حضور ﷺ کی ولادت کی رات لیلتہ القدر سے افضل ہے' اور میلادالنبی ﷺ سب سے بڑی عید ہے' حضور ﷺ والی۔ عید کچھ نہیں' عید یہی عید ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی بے ادبی ایسی گستاخی سے بچائے اس لیے حضور ﷺ نے فرمایا:

لاتطرونی کما اطرتہ النصاریٰ عیسیٰ۔

مجھے خدا کا جز' خدا کا حصہ' خدا نہ بنانا' جس طرح نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنایا' گمراہ ہوئے' روسیاہ ہوئے' تباہ ہوئے' تم بھی برباد' جہنم میں آباد ہو جاؤ گے۔

ولاکن قولوا انا عبد اللہ ورسولہ۔

"مجھے اپنے مقام پر رکھو' میں اللہ کا بندہ بھی ہوں' اللہ کا رسول بھی ہوں"۔

شرک ظلم ہے

عزیزان مکرم! شرک ظلم ہے۔ سارے کہو شرک؟ (ظلم ہے) ظلم اس کو کہتے ہیں کہ حق کسی کا اور کسی اور کو دے دینا۔ طواف کعبے کا حق ہے یا ہر مزار کا؟ (کعبے کا) سجدہ خالق کا حق ہے یا مخلوق کا؟ (خالق کا) مصیبت میں پکارنا؟ (اللہ کو) بیٹا' بیٹی دینا؟ (اللہ کا) نفع نقصان دینا؟ (اللہ کا) آباد' برباد کرنا؟ (اللہ کا) بیماری میں شفا دینا؟ (اللہ کا) یہ اللہ کا حق ہے کسی اور کو دینا یہ شرک ہے۔

انصاف

قرآن شریف میں ہے

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ۔

"اللہ حکم کرتے ہیں کہ انصاف کرو"۔

کراچی کے درودیوارو' میرے پیارو! جس پیغمبر کی سیرت' جن کا کردار' اوصاف پیش ہو رہے ہیں' وہ حضور ﷺ عادل تھے۔ کہو حضور ﷺ؟ (عادل تھے) میں تو آج واشگاف الفاظوں میں اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ حضور ﷺ کی سیرت کا عکس صحابہؓ ہیں' کہو حضور ﷺ کی سیرت کا عکس؟ (صحابہؓ ہیں) جس نے پیغمبر کی چلتی تصویر' حضور ﷺ کی عملی زندگی' آقائے نامدار مدینے کے تاجدار کی رفتار و گفتار کو دیکھنا ہو تو وہ مصطفیٰ کی جماعت کو دیکھے۔ حضور ﷺ سچے تھے' ابوبکرؓ کو صداقت ملی۔ حضور ﷺ عادل تھے' میرا نبی اماں کی گود میں بھی انصاف کر کے دکھاتا ہے۔ آج ظلم ہو رہا ہے' عقیدے میں ظلم ہے' ہمارے اعمال میں ظلم ہے' غریبوں پر ظلم ہے' دو بیویاں ہیں تو ظلم ہے' نوکر پر ظلم ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں ظلم سے بچائے۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

"ظالم پر خدا کی لعنت ہے"۔

ولادت کا مقصد

حاضرین کرام! تاریخ میں ہے' دار قطنی کی روایات میں ...' کہ حضور انور ﷺ' دو جہاں کے پیغمبر' جس پیغمبر کی سیرت و ولادت بیان ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ اس موضوع کو لے کر میں آؤں گا کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت' باکرامت' بارحمت' باشرافت' باعنایت' بافضیلت' بادرجت کس طرح ہوئی؟ نو ربیع الاوّل صحیح تحقیق یہی ہے کہ آپ نو ربیع الاول کی صبح کو دنیا میں تشریف لائے۔ اب میں ولادت کے مقصد کو بیان کر رہا ہوں۔ کیونکہ آقا کی سیرت قرآن ہے' پورا قرآن حضور ﷺ کی سیرت ہے۔ کہو پورا قرآن حضور ﷺ کی؟ (سیرت ہے)

قرآن سے پوچھیں ہم کس کو پکاریں؟ وَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

قرآن سے پوچھیں کس طرح پکاریں؟ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ

قرآن سے پوچھیں کہ نبی کریم ﷺ کون ہیں؟ قرآن بتاتا ہے هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا

قرآن سے پوچھیں کہ علم غیب کس کو ہے؟ جواب ملتا ہے: قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ

قرآن سے پوچھیں کہ آپ کہاں ہے؟ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ۔ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ قرآن عقیدہ بیان کرتا ہے۔

دعا کرو کہ اللہ ہمیں قرآن کی روشنی میں دین کو سمجھنے کی توفیق بخشے۔

(آمین)

قرآن حضور ﷺ کا معجزہ

حضور ﷺ کا زندہ' تابندہ' درخشندہ' تابندہ' قائم و دائم جو معجزہ ہے۔ وہ قرآن ہے۔ آج توریت صحیح نہیں رہی' آج انجیل میں تبدیلی آچکی ہے' قرآن کا محافظ خدا ہے' اور قیامت تک قرآن کی زبر' زیر' میں فرق نہیں آئے گا۔ آقا کا جو تحفہ ہے' وہ قرآن ہے۔ زور سے بولیا ہے؟ (قرآن ہے)
اس لیے آقا کا ارشاد ہے زینوا منازلکم ۔۔۔ نوروا بیوتکم اپنے گھروں کو روشن کرو' تمہارے گھروں کی آبادی اور روشنی ان قمقموں اور ان ٹیوبوں سے نہیں' فی الصلوٰۃ وتلاوت القرآن' میرے پیغمبر ﷺ نے' دلبر نے' سرور نے' شافع محشر کی زبان فیض ترجمان' گوہر فشان' کا اعلان۔

فرمایا' اپنے گھروں کو دو چیزوں سے آباد کرلو نماز ہو۔ اور قرآن کی تلاوت۔ اللہ کی عبادت ہو' قرآن کی تلاوت ہو' ہمارے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جوش میں آکر فرماتے تھے' میری زندگی کے تین مشن ہیں۔ انگریز سے بغاوت کرنا' قرآن کی تلاوت کرنا' حفاظت ختم نبوت کرنا۔ اللہ نے یہ تینوں چیزیں ہمیں عطائی ہیں۔ کہہ دو الحمد للّٰہ (الحمد للّٰہ)

دیوبند کا اعزاز

شاد باش و شاد زی اے سر زمین دیوبند
دنیا میں کیا تو نے اسلام کا پرچم بلند

اللہ اس مدرسے کو قائم رکھے' آج بھی ہندوستان میں رام رام ہے' اور دیوبند میں محمد ﷺ کا اسلام ہے۔ اللہ کے فضل سے فیض الرام ہے اور وہی کام ہے' صبح و شام ہے' کہو الحمد للہ (الحمد للہ)

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ آج ایک ہی موتی آپ کو دیتا ہوں' انصاف کرو۔ علامہ غزالیؒ فرماتے ہیں' آنکھ ہو تو چار چیزوں کو دیکھو۔ بیت اللہ کو دیکھو' روضہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھو' کلام اللہ کو دیکھو' دیکھو تو اہل اللہ کو دیکھو۔ اور ہم ماشاء اللہ میرا لال دوپٹہ مل مل کا' اور ماشاء اللہ ننگے فوٹو' سینما سارا دن۔ اللہ بچائے بدنگاہی سے۔ دعا کرو اللہ ہمیں انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) آنکھ کو غلط استعمال نہ کرو' یہ ظلم ہے زور سے کہو یہ؟ (ظلم ہے) انصاف کرو۔ اے مصطفیٰ ﷺ کے غلاموں! اور مصطفیٰ ﷺ کے دیوانو! پروانو! مستانو! جب حضور ﷺ بی بی حلیمہؓ کی گود میں تھے تو دائیں پستان سے مائی حلیمہ میرے حضور ﷺ کو دودھ پلاتی۔ چونکہ حضور ﷺ کی شریعت میں دائیں طرف' دائیں ہاتھ میں برکت ہے۔ کہو دائیں ہاتھ میں؟ (برکت ہے) مصافحہ کرو تو دایاں ہاتھ' کپڑا پہنو تو دائیں طرف' مسجد میں قدم رکھو تو دایاں' کندھا دو تو دائیں طرف' کوئی چیز تقسیم کرو تو دائیں طرف' رات کو آرام کرو تو دائیں کروٹ' یہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔ کہو حضور ﷺ کی؟ (سنت ہے) آج تو ماشاء اللہ ہمارے سیرت سننے والے پہلے تو کھڑے ہو کر' پھر بائیں ہاتھ میں' پھر اس طرح جس طرح اونٹ پانی پی رہا ہے غٹ' غٹ' غٹ بس گلاس چڑھایا۔ اس وقت چھوڑا' جب بالکل خالی ہو گیا' یہ سنت کے خلاف ہے۔ کہو یہ سنت کے؟ (خلاف ہے)

انصاف

تو عدل کرو' حضور انور ﷺ اماں حلیمہؓ کی گود میں تھے تو بی بی حلیمہؓ کہتی ہیں کہ ایک اور بچہ تھا' عبداللہ نامی' جو کمزور تھا' قابل غور تھا' بیمار تھا' بے چارہ کو بخار تھا' روتا تھا' نہ سوتا تھا' میری پینتیس[35] سال کی عمر' بیچارے میرے غریب' اور بالکل کمزوری کے قریب' دودھ بھی نہیں تھا۔ بی بی کہتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو اٹھا کر سینے سے لگایا' دودھ ابلنے لگا' غم نکلنے لگا' دل اچھلنے لگا' نقشہ بدلنے لگا۔

حضور ﷺ کی برکات

ہم کہتے ہیں جہاں نبی آتا ہے وہاں رنگ لگ جاتا ہے۔ زور سے کہو وہاں (رنگ لگ جاتا ہے) مکے میں آئے تو مکرمہ بن گیا' میرا محبوب مدینے آیا تو منورہ بن گیا' اور جہاں نبی ہوگا وہاں خدا کا عذاب نہیں آئے گا' کہو خدا کا! (عذاب نہیں آئے گا) یہاں تو سیلاب ہے' طبیعت خراب ہے' جس کو دیکھو بیتاب ہے' بچارا کوئی غریب ہے یا نواب ہے۔ جس کو دیکھو حالت خراب ہے' جہاں پیغمبر ہوگا وہاں رحمت ہوگی' زور سے کہو وہاں؟ (رحمت ہوگی) حضور ﷺ نے فرمایا: میرے مدینے میں دجال نہیں آئے گا' قحط نہیں آئے گا' زلزلہ نہیں آئے گا' خدا کا عذاب نہیں آئے گا' نہیں آئے گا' جہاں میرا ڈیرا رہے گا' وہاں رحمت کا بسیرا رہے گا' حضور ﷺ مکے آئے' مکے میں خوشبو مہکنے لگی' آج بھی مدینے میں خوشبو ہے' کہو آج بھی؟ (مدینے میں خوشبو ہے)۔

لوگ کہتے ہیں کہ نبی پاک کی ولادت نہیں ہوئی' میں کہے آپ کو لے

پاتا ہوں' عقیدہ صحیح رکھو معاذ مردہ کے اوپر پیلاہ کان ہے' اس پر تختی کا نشان ہے اس پر ایک بیان ہے ھذا مولد النبی یہ وہ ٹکڑا ہے جہاں محمد عربی کی ولادت ہوئی۔ پہلے یہ عقیدہ رکھو' میلاد منانے والو! کہ حضور ﷺ کی ولادت ہوئی' آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اماں کا خواب ہوں آپ ﷺ فرماتے ہیں. انما ولدت مطھرا "میں پاک پیدا ہوا"۔ زور سے کہو؟ (میں پاک پیدا ہوا)۔ ہمیں دائی نہلاتی ہے' آلائش ہوتی ہے' پیغمبر پاک ہوتا ہے

حتیٰ کہ علماء لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا پیشاب بھی پاک ہے۔ ام ایمن نے حضور ﷺ کا پیشاب پی لیا آپ نے فرمایا تو نے یہ کیا کیا نہ پیتی تو اچھا تھا' اب پی لیا تو جب تک تو زندہ رہے گی' تجھے اندر کی بیماری نہیں ہوگی۔ نبی پاک ہوتا ہے' سارے کہو نبی؟ (پاک ہوتا ہے) پیغمبر کے نہلانے کا انتظام خود خدا کرتا ہے' ہمارے عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ فرماتے تھے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو سنوارتے ہیں۔ خدا اپنے نبی ﷺ کو خود سنوارتا ہے۔

حضور ﷺ کا بچپن میں انصاف

عزیزان مکرم! حضور ﷺ اماں کی گود میں دودھ دائیں پستان سے پیتے تھے۔ ایک دن جلدی میں مائی حلیمہ نے آپ کا منہ دوسری طرف پھیرا آپ نے منہ بند کر دیا۔ بی بی حلیمہ ڈر گئی کہ شاید بیمار ہو گئے تکلیف ہو گئی یا یہ کیا ہو گیا' یہ تو امانت ہے آمنہ کی' پھر اس نے جب دائیں پستان کی طرف منہ موڑا تو آپ نے دودھ پیا۔ اشارہ کیا کہ اماں یہ بایاں پستان ہے۔ میں محمد ﷺ دائیں طرف کی چیز کو بابرکت سمجھتا ہوں' اور میں اس دائیں پستان سے ابتدا سے پیتا آیا ہوں یہ میرا حق ہے' وہ دوسرے بھائی کا حق ہے میں اماں کی گود میں بھی نبی دوسرے بھائی کا حق نہیں پیوں گا۔ یہ انصاف ہے زور سے

کہو یہ؟ (انصاف ہے)۔ حضور انور ﷺ اپنی حرم پاک سے انصاف کرتے تھے۔

ازواج سے انصاف نہ کرنے والوں کا انجام

آج ہم خوشی میں شادیاں تو کر لیتے ہیں مگر ایک بیوی رو رہی ہے' ایک میکے میں بیٹھی ہے۔ آج سن لو دین! ظلم سے بچو حضور ﷺ فرماتے ہیں' معراج کی رات عالم مثال میں ایک قوم کو دیکھا جن کے پہلو میں انگارے دھک رہے تھے' اور ان کی حالت خراب' خدا کا عذاب' میں نے پوچھا کون؟ فرمایا یہ وہی قوم ہے جس کی دو بیویاں ہیں ایک سے تو پیار ہے' محبت ہے' اور دوسری ساری رات آہیں بھرتی ہے۔ یہ اس کی آہیں خدا کا عذاب بن چکی ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مزدور کی مزدوری کے متعلق حکم

انصاف کرو! اے مزدوروں کو تنخواہ' نوکری دینے والو! ہم مہینے کے بعد تنخواہ دیتے ہیں' میرے محبوب کی شریعت سنو:

اعط الاجیر اجرہ قبل ان یحبس عرقہ۔

"حضور ﷺ نے فرمایا کہ مزدور کا پسینہ خشک نہ ہو فوراً اسے مزدوری دے دو"۔

ہر شام کو ادائیگی کر دو تاکہ اسے ضرورت ہو تو فوری خرچ کرے' ہم انصاف والے نبی کے غلام ہیں۔

ازواج سے حضور ﷺ کا انصاف

حضور ﷺ کی گیارہ حرم پاک تھیں' نو آخر میں موجود تھیں۔ حضور

ﷺ تول کر راشن تقسیم کرتے۔ کہو راشن؟ (تول کر تقسیم کرتے) آج تو ماشاء اللہ پتہ ہی نہیں ہوتا' آپ آٹا تولتے تھے' کھجوریں تولتے تھے۔ جب آپ ﷺ سفر پر جاتے تھے' قرعہ اندازی کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ جس بی بی کو چاہا' جب آخری وقت تھا' بار بار آپ پوچھتے کہ بی بی عائشہؓ کی باری نہیں آئی' تمام حرم پاک سے یہ سوال کرتے' صدیقہؓ کے گھر کی باری نہیں آئی۔ ابھی آٹھ دن رہتے تھے' بی بی کی باری کو۔ تمام ازواج نے سمجھ لیا کہ حضور انور ﷺ کا دل چاہتا ہے کہ میں صدیقہؓ کے حجرے میں آخری وقت گزاروں' تو سب نے کہا حضرت ہم خوشی سے اجازت دیتی ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا مقدم ہے۔ اگر آپ کا دل چاہتا ہے۔۔ تو ہم آپ کو خوش رکھنا چاہتی ہیں آپ ہماری باری کا حصہ صدیقہؓ کے حجرے میں چلے جائیں۔ تو آٹھ دن حضور ﷺ نے حضرت بی بی عائشہؓ کے حجرے میں گزارے' مگر پوچھ کر زور سے کہو مگر؟ (پوچھ کر) مگر اجازت لے کر۔ انصاف کرو۔

او' مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! حضور ﷺ کا آخری وقت ہے سارے کہو حضور ﷺ کا؟ (آخری وقت ہے) پٹی بندی ہوئی ہے' ممبر پر بیٹھے ہیں بلالؓ انسؓ ابو ہریرہؓ لبیک فرمایا جاؤ مدینے والوں کو بلاؤ تمام مدینے کے چھوٹے بڑے لوگ آؤ! میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ یہ چار دن دنیا سے جانے سے پہلے' حضور ﷺ کا ایک کردار ہے۔ انصاف کیا حضور ﷺ نے کیا کیا؟ زور سے بولو (انصاف کیا) آپ کو تڑپا دوں آپ ﷺ آ رہے ہیں راستے میں بلال حبشیؓ کھڑا ہے اونٹنی بٹھا دی اور کہا یا بلال "بلال بیٹھ جاؤ" میری اونٹنی پر اکٹھے جائیں گے۔ اس نے کہا وہ تو مدینہ ہے' اور پھر مجھے پسینہ ہے' میرے کپڑے دھلے ہوئے نہیں نبوت کے ساتھ بیٹھ جاؤں مگر ذرا ادب ملحوظ ہے۔ فرمایا بلال یہ نہیں ہوگا کہ میں سوار اور تو پیدل گرمی میں

جائے انصاف کا تقاضا یہ ہے' کہ سردار سوار ہو گا تو غلام بھی سوار ہو گا۔ اگر بلال! تو سوار نہیں ہوتا' تو پیدل چلتا ہے تو تیرا محمد ﷺ بھی تیرے ساتھ پیدل چلے گا۔ (نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر) انصاف ہے زور سے کہو؟ (انصاف ہے)۔

حضور ﷺ کا انصاف

ایک صحابیؓ نے کپڑا تان کر سیرت سنو سیرت! خبر نہیں کیا جلسے کرتے ہو حضور انور ﷺ بڑی سرد ' ہوا چل رہی ہے ایک صحابیؓ کپڑا تان کر کھڑا ہوا' اور آپ ﷺ نے غسل فرمالیا کپڑا باندھ کر۔ وہ اٹھے تو اس کو خیال ہوا کہ میں بھی غسل کروں وہ جب غسل کرنے بیٹھا تو تیرے پیغمبر' دلبر' چادر تان کر کھڑے ہوگئے۔ اس نے کہا حضرت شرمندہ نہ کریں'

' یہ کیا کہ آپ ﷺ کھڑے ہیں۔ فرمایا:

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

"احسان کا بدلہ احسان دے رہا ہوں' انصاف کر رہا ہوں"۔

تو نے میرے لیے تکلیف اٹھائی تھی' محمد ﷺ احسان کا بدلہ دے رہا ہوں۔

حضور ﷺ کا اپنی لونڈی سے انصاف

بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ' بریرہؓ سو رہی تھی' بریرہ لونڈی تھی۔ سو رہی ہے' اسے پسینہ ہے' میں نے دیکھا ہمارے محبوب پنکھا کر رہے ہیں۔ لونڈی کو زور سے کہو کس کو؟ (لونڈی کو) ہم تو نوکر سے بات نہیں کرتے کہ' نوکر میرے صوفہ سیٹ پر نہیں بیٹھ سکتا' نوکر میرے گلاس میں پانی نہیں پی سکتا' نوکر میرے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا۔ آؤ ذرا میرے ساتھ میں آپ کو مدینے لے چلوں۔ سیرت رسول ﷺ سننے والو! تمہارے پیغمبر ﷺ نے

انصاف سکھایا زور سے کہو کیا سکھایا؟ (انصاف سکھایا)۔

صحابہؓ سے حضور ﷺ کا انصاف

صحابہؓ کے ساتھ آپ کھڑے ہیں، کام تقسیم کر رہے ہیں آپ بکری ذبح کریں، آپ گوشت بنائیں، آپ اونٹ چرائیں، آپ پانی بھر کے لائیں، او صحابی انسؓ تو سامان کی حفاظت کر۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ میں محمد جنگل سے لکڑیاں لاؤں گا۔

تعمیر کعبہ کے وقت انصاف

صحابہؓ کہتے ہیں، کعبہ تعمیر ہو رہا ہے، ہم ایک پتھر اٹھا رہے ہیں، محمد ﷺ دو پتھر اٹھا رہے ہیں، یہ انصاف ہے زور سے کہو یہ؟ (انصاف ہے) اور آج میں یہی سکھانے آیا ہوں۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ۔

کسی کا مال ناجائز کھانا ظلم ہے

اللہ آرڈر دیتے ہیں انصاف کرو، کسی یتیم کا مال کھانا ظلم ہے، زور سے بولو یتیم کا مال کھانا؟ (ظلم ہے) کسی کی عزت پر حملہ کرنا ظلم ہے، مزدور کو مزدوری نہ دینا ظلم ہے، بروقت تنخواہ نہ دینا ظلم ہے۔

دوستو! زنا بھی ظلم ہے، کسی کے ایک حق پر تم نے ڈاکہ ڈالا، یہ بھی ایک لحاظ سے ظلم ہے، چوری کرنا ظلم ہے، ڈاکہ ڈالنا ظلم ہے، ظالم پر لعنت ہے۔ کہو ظالم پر؟ (لعنت ہے) اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اللہ کہتا ہے جو یتیم کا مال ظلم سے کھاتا ہے، بھتیجا یتیم ہے، بھانجا یتیم ہے، اس کے سارے مال پر قبضہ، اپنا بیٹا موٹر سائیکل اور کاروں پر بھاگ رہا ہے، اور اس یتیم کو نوکر کی طرح ورکشاپ میں نوکر کرا دیا یہ ظلم ہے، زور سے

بولو یہ ؟ (ظلم ہے) قرآن کہتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا۔

فرمایا جو یتیم کا مال "ظلماً کھا رہا ہے وہ مال نہیں کھا رہا' وہ جہنم کے انگارے کھا رہا ہے"۔

دعا کرو اللہ ہمیں ظلم سے بچائے۔ وقت کے گورنرو! صدر صاحب! ڈی سی صاحب! کمشنر صاحب! نبی ﷺ نے فرمایا:

العدل حسن۔

"عدل اچھی چیز ہے"۔

زور سے بولو' انصاف؟ (اچھی چیز ہے) ولکن من الامراء احسن

وقت کا حاکم انصاف کرے۔ یہ انصاف فاروقؓ نے کر کے دکھایا کہو' فاروقؓ نے؟ (کر کے دکھایا) صدیقؓ نے انصاف کیا' فاروقؓ نے انصاف کیا' اللہ نے فاروقؓ کو عدل کا نظام عطا فرمایا تھا' عادلانہ نظام۔ یہ پاکستان اس وقت تک پاکستان نہیں بن سکتا جب تک خلافت راشدہ کے نظام کو اپنا ئیں نا۔ دعا کرو یہاں خلافت راشدہ کا نظام آنکھوں کو دیکھنے کی اللہ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

فاروقؓ سے بھی عدل کرو

ابھی ملتان میں ایک ہنگامہ ہے' کہ اخبار میں لکھ دیا ہے؟ حضرت عمر فاروقؓ حضرت علیؓ کا داماد ہے۔ داماد ہے یا نہیں؟ (ہے) زور سے بولو؟ (ہے) بی بی ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ سے ہوا؟ (ہوا) باقاعدہ تمام کتابوں میں ہے عمرؓ عام آدمی نہیں تھا۔ اب اس کے خلاف استغاثہ ہے' کہ یہ حضرت

علیؓ کی توہین ہے کہ عمرؓ جیسا علیؓ کا داماد بن گیا' حضرت علی مرتضیٰؓ' فاروقؓ کے مشیر رہے ہیں' حضرت عمر فاروقؓ حضرت علیؓ کے نکاح کے گواہ رہے ہیں۔ جب حضرت عمر فاروقؓ بیت المقدس گئے ہیں نائب صدر حضرت علیؓ ہیں کہو نائب صدر؟ (حضرت علیؓ تھے) ان کو کوئی جدا نہیں کر سکتا دو خسر ہیں دو داماد ہیں۔ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کا سسر ہے ذرا زور سے بولو' عمر فاروقؓ پیغمبر کا؟ (سسر ہے) فاروقؓ کی بیٹی حضور ﷺ کے گھر آباد ہے۔ عمر فاروقؓ پیغمبر ﷺ کی مراد ہے فاروقؓ کا حضور ﷺ نے انتظار کیا؟ (کیا) بولتے جائیے' بولتے جائیے آپ کو تو کوئی پوچھتا نہیں فاروقؓ کی آمد پر حضور ﷺ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا؟ (بلند کیا) پیغمبر ﷺ نے کھڑے ہو کر استقبال فرمایا؟ (فرمایا) جبریلؑ نے مبارک باد دی؟ (دی) کعبہ کا دروازہ کھلا؟ (کھلا) حضور ﷺ نے نماز باجماعت ادا کی؟ (کی) فاروقؓ کو نبی ﷺ نے فرمایا:

لو كان بعدی نبی لكان عمر ابن الخطاب۔

کیا حضور ﷺ نے فرمایا:

حسنات العمر كعدد نجوم السماء

ٹھیک ہے؟ (ٹھیک ہے)

کیا حضور ﷺ نے فرمایا؟

ان الاسلام يبكى على موتك الى يوم القيامة يا عمر

"عمرؓ تیری موت پر میرا اسلام روتا رہے گا"۔

اب دنیا کہتی ہے کہ فاروقؓ یہ بڑی توہین ہو گئی۔ تو میں نے کہا انصاف کرو زور سے کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو) آج اہلسنت کے نزدیک فاروقؓ کا درجہ نبوت کے بعد تیسرے نمبر پر ہے۔ پہلے نبوت ہے پھر صداقت ہے پھر عدالت ہے کہو پھر؟

(عدالت) یہ ترتیب حضور ﷺ نے دی ہے کہو یہ ترتیب؟ (خود حضور ﷺ نے دی ہے) ابوبکر فی الجنہ عمر فی الجنہ عثمان فی الجنہ علی فی الجنہ۔

ابوبکرؓ سے انصاف کرو

زور سے بولو کیا کرو؟ (انصاف کرو) جس کو پیغمبر مصلے پر کھڑا کرے، حضور ﷺ اپنے گھر کا پردہ اٹھا کر جس کو مصلے پر دیکھ کر خوش ہوں، اب توجہ کرنا۔۔ اب میں علمی مواد دے رہا ہوں طلباء کے لیے، حضور ﷺ جس کے پیچھے نماز پڑھنے آئیں کہو جس کے پیچھے نماز؟ (پڑھنے آئے) نبی کریم ﷺ باہر نکلے، صحابہؓ نے اس طرح تصدیق کی، ابوبکرؓ مصلے پر نماز پڑھا رہے تھے صحابہؓ نے اشارہ کیا ابوبکرؓ کو کہ آقا آرہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا، ہوں، ہوں ہوں، ہوں ثم قامت صدیقؓ میں مصلیٰ چھیننے نہیں آیا میں تیری اقتداء میں نماز ادا کرنے آیا ہوں۔ یہ خلیفہ اول ہے یا نہیں ہے؟ (ہیں، ہیں)

انصاف کرو حضور ﷺ فرمائیں۔

ان یلی الخلافت من بعدی ابوبکر۔

"میرے بعد متصل جو خلیفہ ہوگا وہ کون ہوگا؟ (ابوبکرؓ)

زور سے بولو کون ہوگا؟ (ابوبکرؓ) اے اہل سنت کچھ یا، کرو، تم بھی بس صفر بٹا صفر ہو حضور ﷺ نے فرمایا:

مروا ابابکر فل یصل بالناس۔

میں یہ سمجھا رہا ہوں کہ انصاف کرو، بولو کیا کرو؟ (انصاف کرو)

کوئی کہتے ہیں ابوبکرؓ مومن نہیں، کوئی کہتا ہے منافق تھا، اور اگر میں کچھ کہوں تو حالات خراب ہو جائیں گے۔ میں کراچی کی فضا مکدر کرنے نہیں آیا، میں تمہیں سمجھانے آیا ہوں۔

دعا کرو اللہ تمہیں انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)
عزیزان مکرم! انصاف کرو کہ افضل کون ہے؟ سب کہو افضل کون؟
(ابو بکرؓ) نبی فرمائے ابوبکر فی الجنۃ
نبی ﷺ فرمائے:
انما عتیق اللّٰہ من النار۔
حضور ﷺ فرمائیں:
مانفعنی مال احد قط مانفعنی مال ابی بکر۔
حضور ﷺ فرمائیں:
انت صاحبی فی الغار والمزار والحوض والجنۃ۔

انصاف کرو ساری کائنات میں ابو بکرؓ کے سوا کوئی صدیقؓ ہے؟ (نہیں ہے) صرف صدیقؓ یہی ہے اور نبوت کے بعد درجہ کس کا ہے؟ (ابو بکرؓ کا) انصاف کرو زور سے کہو؟ (انصاف کرو)

حیران ہوں کہ آج دنیا کیا کہہ رہی ہے، میں زیادہ آپ کی فضا کو خراب نہیں کرتا کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے ہم ملک کے بہی خواہ ہیں، دعا کرو کہ اللہ ہمارے ٹکڑے کی حفاظت فرمائے، ہندو پھر چوٹی کو کھڑا کر رہا ہے، پھر وہ دھوتی کو ٹھیک کر رہا ہے، رام، رام۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مجاہد بنائیں (آمین) خدا کرے مسلمانوں کو آپس میں اتحاد ہو، میدان میں جذبۂ جہاد ہو ہاں، ہاں اندرا گاندھی ہے تو ادھر بھی آندھی ہے کہو انشاء اللہ،
ہم ڈرتے نہیں ہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں زندہ رکھے تو مجاہد بنا کے، میدان سے لے آئے تو غازی بنا کے، اور میدان سے نکلیں تو خدا فاتح بنا کر نکالے۔ (آمین)

آج میں یہی سمجھا رہا ہوں کہ انصاف کریں، جس کو پیغمبر ﷺ صدیقؓ کہے وہ صدیقؓ ہے کہ نہیں؟ (ہے) وہ صدیقؓ ہے بالکل ٹھیک ہے۔ ہماری تحقیق ہے۔ جس کو حضور ﷺ نے فاروقؓ کہا وہ فاروقؓ ہے زور سے کہو وہ کیا ہے؟ (وہ فاروقؓ ہے) انصاف کرو جو کعبے کا دروازہ کھولے، جس کی آمد پر نعرۂ تکبیر لگے، جس کی آمد پر صحابہؓ میں خوشی کی لہر دوڑ جائے، جس کی آمد پر جبرئیلؑ کہے

ان اھل السماء نستبشر باسلام عمر۔ جس کی آمد کے بعد کعبہ کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے، اگر وہ مومن نہیں تو پھر مومن کون ہے؟ (کوئی نہیں)

انصاف کرو زور سے کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو) پیغمبر ﷺ جس کو فرمائے ذرا لفظ نوٹ کرنا

مروا ابابکر فلیصل بالناس!

فرمایا میرے ابوبکرؓ کو کہو نماز پڑھائے، میرے کراچی کے درودیوارو معراج کی رات ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جمع ہیں بیت المقدس میں مصلے پر کون آیا؟ (حضور ﷺ) بھئی ذرا غور کیجئے مسئلہ سمجھا رہا ہوں مصلے پہ کون آیا؟ کھڑا کس نے کیا؟ جرائیلؑ نے۔ زور سے کہو کس نے؟ (جرائیلؑ نے) آدمؑ کہنے لگے، آج نماز میں پڑھاؤں گا، حضرت ابراہیمؑ کہنے لگے میں ابوالبشر ثانی ہوں میں پڑھاؤں گا، حضرت جرائیلؑ نے حضور ﷺ کا ہاتھ پکڑا تقدم یا محمد ﷺ سب کہو (ﷺ)

دکھلاوے کا درود نہ پڑھا کریں مولوی عبدالشکور کو دیکھا تو قینچی کی طرح لفظ چلنے لگے ایسے نہیں، اللہ ہمیں ہر وقت درود پڑھنے کی توفیق دے۔ آمین کہو بھائیو (آمین) الحمد للہ ہماری ہر حدیث کے ساتھ قال رسول اللہ ﷺ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ﷺ کے ساتھ

بھی محبت عطا فرمائے (آمین)

مرزا خدا کا نبی نہیں

تو حاضرین کرام! توجہ کیجئے کچھ مسائل اچھے آ گئے تو سارے انبیاء کھڑے تھے اور رسول بھی، تین سو پندرہ، اور یہاں ایک نکتہ بھی بتا دوں یہ تین سو پندرہ رسول اور یہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھی جمع تھے بیت المقدس میں یہ غلام احمد قادیانی تھا؟ (نہیں) یہ نبی ہوتا تو کہیں ہوتا "اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی تو ٹٹی میں گر کر نہ مرتا کبھی" تو میں سمجھا رہا ہوں یہ ایک نکتہ علمی ہے۔ قیامت کے دن آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک قومیں آئیں گی۔ آخری جماعت عیسیٰؑ کے پاس آئے گی کہ پچاس ہزار سال کا دن ہے خدا ناراض ہے

اشفع عند ربک۔

اللہ کو سفارش کرو کہ حساب شروع کرے یہ ہوگا کہیں؟ (مرزا) (نہیں) اس کے پاس کوئی جائے گا؟ (نہیں) میں آپ سے پوچھتا ہوں مرتے وقت کل حضور ﷺ کا کام آئے گا یا کوئی اور؟ (حضور ﷺ کا) زور سے بولیے؟ (حضور ﷺ کا) قبر میں پوچھا جائے گا:

من ھذا الرجل الذی بعث فیکم۔

: کون تمہاری طرف بھیجا گیا؟ اگر کوئی کہہ دے کہ یہ غلام احمد قادیانی ہمارا نبی ہے تو نجات ہوگی؟ (نہیں) تو جواب دینے والے کو جواب دینا ہوگا ھذا محمد رسول اللہ (ﷺ) قیامت کے دن حوض کوثر کس کا ہوگا؟ (حضور ﷺ کا) قیامت کے دن لواء الحمد کس کے ہاتھ میں ہوگا؟ (حضور ﷺ کے) قیامت کے دن پکڑی ہوئی امت کو شفاعت کر کے کون چھڑائے گا؟ (حضور ﷺ) اور براق پر سوار ہو کر سب سے آگے کون جائے؟ (حضور ﷺ) جنت میں سب سے پہلے قدم کون رکھے گا؟

(حضور ﷺ) روٹھے رب کو راضی کون کرائے گا؟ (حضور ﷺ)
یہ قادیانی کیا کرے گا؟ یہ گھنٹیاں بجائے گا؟ یہ بے وقوف کیا کرے گا؟
نبی ہو گا تو کچھ ہو گا نا یہ کچھ بھی نہیں کہو یہ کچھ بھی؟ (نہیں) میں تو حیران ہوں
ان بدھو لوگوں پر میں نے سنا ہے کہ پاکستان میں پانچ لاکھ آدمی اس کو نبی مانتے
ہیں دماغ خراب ہے ان کا' یہاں جو تین کپڑے اتار دے وہ ولی بن جاتا ہے'
جس کو مالیخولیا ہو وہ پاکستان کا نبی بن جاتا ہے۔ اللہ ہمیں ہدایت بخشے آمین کہو
(آمین)

جبرائیلؑ نے حضور ﷺ کو مصلے پر کھڑا کیا

سنو! بات علمی آ گئی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء جمع ہیں معراج کی
رات حضرت جبرائیلؑ نے آقا کا ہاتھ پکڑا کہا تقدم یا محمد ﷺ
کہہ دو (ﷺ) اے محمد عربی ﷺ آپ آگے قدم بڑھائیں نماز پڑھائیں
جس کو جبرائیلؑ آگے کھڑا کرے اس کو کوئی نبی آگے سے ہٹا سکتا ہے؟ (نہیں)
او! کراچی والو!

صدیقؓ کو حضور ﷺ نے مصلے پر کھڑا کیا

او! اگر [illegible] کو خود محمد ﷺ کھڑا کرے اس کو حضرت علیؓ ہٹا سکتا
ہے؟ (نہیں) وہ نماز نفلی ہے یہ نماز مدینے کی فرضی ہے' وہ نماز ایک ہے' یہاں
نمازیں سترہ ہیں وہاں جبرائیلؑ نے کہا تقدم یہاں میرے دلبر نے کہا مروا
ابا بکر۔

مدینے کا امام

ابوبکرؓ سے کہو مصلے پہ آئے' وہ انبیاء کے امام ہیں' یہ تمام اولیاء کا امام

ہے 'ابو بکرؓ امام الصحابہؓ ہیں' کہو امام؟ (امام الصحابہؓ ہیں) اگر امام کا لفظ ضروری ہے 'حضرت امام حسینؓ حضرت امام حسنؓ تو پہلا امام 'امام ابو بکرؓ ہے زور سے کہو کون ہے امام؟ (امام ابو بکرؓ) آئندہ اس کی بھی اشاعت کرو کہ امام ابو بکر صدیقؓ زور سے کہو امام؟ (امام ابو بکرؓ ہے) آئندہ اس کی بھی اشاعت کرو کہ امام ابو بکر صدیقؓ زور سے کہو امام؟ (ابو بکر صدیقؓ) امام اول؟ (ابو بکر صدیقؓ) امام صحابہؓ؟ (ابو بکر صدیقؓ) بولو' بولو امام اہل بیت؟ (ابو بکرؓ) امام مدینہ؟ (ابو بکرؓ) امام مصلی رسول؟ (ابو بکرؓ) یہ بھی امام ہے۔ زور سے کہو یہ بھی (امام ہے)۔

تو بہرحال میں عرض کر رہا تھا انصاف پہ کہ انصاف کرو۔ جس کو آقا فرمائیں مروا ابابکرٍ فلیصل بالناس صدیقہؓ نے کہا انہ رجل بکاء حضرت! یہ تو آپ کا عاشق' دیوانہ' پروانہ' مستانہ' غیر سے بیگانہ' عاشق صادق ہے یہ مصلی خالی دیکھے گا تو رو پڑے گا مصلے پر نہیں آئے گا ذرا جملے سنئے سر دھنیئے موتی چنئے فرمایا: لا صدیقہ لا یابی اللہ ورسولہ۔

صدیقہؓ! خدا اور اس کا رسول ﷺ انکار کرتا ہے 'ابو بکرؓ کے سوا محمد ﷺ کے مصلی پر کوئی نہیں آ سکتا (نعرۂ تکبیر اللہ اکبر) انصاف کرو (ختم نبوت زندہ باد) انصاف کریں' زور سے کہو کیا کریں؟ (انصاف کریں) پیغمبر ﷺ کھل کر کہہ رہا ہے پھر بھی کہتے ہیں خلیفہ اول نہیں۔ خلیفہ اول کون ہے؟ (ابو بکر صدیقؓ) خلیفہ بلافصل کون ہے؟ (ابو بکرؓ صدیقؓ) آج دین پوری سے دین لے لو کھل کر سنو! حضرت عمرؓ صدیقؓ کے خلیفہ ہیں حضرت عمرؓ؟ (ابو بکرؓ کے خلیفہ ہیں) حضرت عثمانؓ عمرؓ کے خلیفہ ہیں۔ بھئی سمجھ آ رہی ہے میری بات؟ (جی ہاں) حضرت علی المرتضیٰؓ عثمانؓ کے خلیفہ ہیں زور سے بولو کس کے (حضرت عثمانؓ کے) نبی کا خلیفہ خلیفۃ الرسول جس کو لقب ملا' جو بلاواسطہ رسول اللہ کا خلیفہ ہے' وہ ابو بکر صدیقؓ ہے زور سے کہو کون ہے؟

(ابوبکر صدیقؓ) (نعرۂ تکبیر اللہ اکبر) (شان صحابہؓ زندہ باد)

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ

انصاف کرو! زور سے کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو) وہ دیکھو حضرت علیؓ ملنے آ رہے ہیں عمرؓ کو آیئے! آیئے! السلام علیکم! خیریت ہے؟ جی ہاں وہ ملنے آیا تھا آپ سے ملاقات ذاتی ہے یا ملکی ہے؟ توجہ کریں ذرا مکمل کر آ رہا ہوں بڑا سفر کیا ہے۔

جائے تنگ است مرد آں بسیار وقنا ربنا عذاب النار۔

گاڑی میں جو ماشاء اللہ رش تھا، مجھے بڑا غش تھا، بہرحال بہت سارے لوگ جمع تھے، پھر کوئی سگریٹ پی رہا ہے، کوئی ماشاء اللہ نسوار کھا رہا ہے، کوئی ناک میں نسوار دے رہا ہے کوئی تماشا تھا، اور وہاں میں بیٹھا تھا، تو بہرحال یہ عجیب لوگ ہیں دعا کرو اللہ ہم سب کو سیرت رسول کا دیوانہ بنائے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ

انصاف کرو زور سے کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو) او آپ رو نہیں رہے، آپ کو تھوڑا سا تڑپا دوں۔ حضور ﷺ منبر پر بیٹھے ہیں بھئی یاد ہے؟ (یاد ہے) وہ واقعہ بتا رہا تھا تو آپ نے اعلان فرمایا کسی کا قرضہ ہو تو، کسی کی امانت ہو تو، کسی کو ستایا ہو تو، کسی کا حق ہو تو، مجھ سے لے لے۔ کہو مجھ سے؟ (لے لے) سامنے ایک دیوانہ اٹھا اسید ابن حزیرؓ آپ کو تو یاد ہے، لیلیٰ مجنوں، ہیر رانجھا، سسی پنوں، سیف الملوک، بھری ہوئی صندوق۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو غیرت عطا فرمائے (آمین)

حضور ﷺ کی سیرت کا عکس صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ کی سیرت کا عکس صحابہؓ ہیں۔ کہو حضور ﷺ کی سیرت

کا عکس؟ (صحابہؓ ہیں) ایک صحابیؓ کی داڑھی کے دو بال تھے، کہو کتنے بال تھے؟ (دو بال تھے) ان کو کنگھا کرتے تھے، ان کو تیل لگاتے تھے، ان کو چمکاتے تھے، ایک دوسرے نے کہا ان دو بالوں کی اتنی نگرانی؟ تو جواب دیا کہ

اترک سنت حبیبی لقول هذا الحمقاء۔

مذاق کرنے والو! تمہارے مذاق سے، محبوب ﷺ کی سنت نہیں چھوڑ سکتا، میں نے داڑھی اس لیے نہیں رکھی کہ خوبصورت لگوں، اس لیے داڑھی رکھی ہے کہ محبوب ﷺ کی سنت زندہ رہے۔ ایک صحابیؓ کا گلا کھلا ہوا تھا کہو ایک صحابیؓ کا گلا؟ (کھلا ہوا تھا) حضرت جابرؓ کا زور سے کہو کس کا؟ (حضرت جابرؓ کا) میرا حافظہ صحیح ہے۔ اب تک گلا یوں کھلا ہوا تھا۔ کسی نے کہا بدل نہیں دیتے دھوپ کی وجہ سے سینے پر کالا نشان پڑ چکا ہے تو اس نے کرتے کو پکڑ کر کہا:

هذا رایت رسول الله ﷺ

"میں نے محمد ﷺ کا کرتا یوں دیکھا ہے"۔

میرا سینہ تو جل سکتا ہے محمد ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتا۔ سنت کا عکس صحابہؓ ہیں کہو سنت کا عکس؟ (صحابہؓ ہیں) وہ ہر کام میں دیکھتے تھے سنت کیا ہے؟

امام مالکؒ کو کسی نے تربوز پیش کیا، کہو کسی نے؟ (تربوز پیش کیا) تربوز ہدوانہ چھری لے کر بیٹھ گئے۔

ایها المحدثون ایها المتعلمون بینو کیف اکل رسول الله ﷺ

"محدثو! بتاؤ حضور ﷺ نے تربوز کیسے کھایا؟ کاٹ کر یا توڑ کر؟"

سب نے کہا:

لانعلم لانحفظ لاندری۔

"سب نے جواب دیا کہ ہمیں پتہ نہیں' حضور ﷺ نے کیسے کھایا"۔

پوچھنے لگے اے تربوز لانے والے! کہاں سے لائے ہو؟ کہا' شام سے تین سو میل دور سے اونٹنی دوڑا کر لایا ہوں فرمایا:

ایھا المحب وارجع الی بیتک انا لا اکل ابدا خلاف سنۃ رسول اللّٰہ لے جاؤ اس نے کہا حضرت ہدیہ لایا ہوں قبول کرو یہ سنت کا اتباع تھا' کہو یہ سنت کا؟ (اتباع تھا) حضور میں عدل تھا' کہو حضور ﷺ میں؟ (عدل تھا۔)

عدل مساوات کا دوسرا نام ہے حضور ﷺ کی مساوات' آپ ﷺ سب صحابہؓ کی جماعت میں بیٹھتے تھے' آج مولوی عبدالشکور کا رومال ہے' سویٹر بھی نال ہے' عجیب حال ہے' بہرحال میرے حضور انور ﷺ 'کہو سبحان اللہ (سبحان اللہ) اے! یوم ولادت' عید میلادالنبی منانے والو! سیرت رسول مقبول سننے والو! آقا کی سیرت سنو! میرا پیغمبر صحابہؓ کے جھمگٹے میں ایسے' جیسے چاند ستاروں میں' نبی وفاداروں میں' سردار تابعداروں میں' محمد ﷺ اپنے پیاروں میں' جیسے شمع پروانوں میں' جیسے امام مقتدیوں میں' مرشد مریدوں میں' نبوت صحابہ میں' کہہ دو سبحان اللہ (سبحان اللہ) آنے والا دوسرا تھا' آج تو میرے لیے کرسی ہے' قالین فرشی ہے' بڑا انتظام ہے' بڑا اہتمام ہے' بڑا پروگرام ہے' سرعام ہے' یہ اسلام ہے' مگر ہائے!! صحابہؓ سب پتھروں پر بیٹھے ہیں حضور ﷺ درمیان میں' زور سے کہو حضور ﷺ (درمیان میں)

تو میرے کراچی والو! آنے والو! آنے والا پوچھتا تھا' آج تو اونی غالیچہ ہے' گاؤ تکیہ ہے' اور بیٹھے ہیں 'کانواں والی سرکار' کتیاں والی سرکار' بلیاں والی سرکار' چوہے والی سرکار' ریچھوں والی سرکار۔ دعا کرو اللہ ہمیں مدینے

والی سرکار سے' پیار عطا فرمائے۔ ہماری سرکار سرکار مدینہ ﷺ ہے۔ کہو؟ (سرکار مدینہ ﷺ ہے) اسی کی جوتی میں مرنا جینا ہے' اسی کی محبت سے آباد سینہ ہے' اسی کا شہر مدینہ ہے' جو ان کو چھوڑے وہ کمینہ ہے' یہ تو آج جوش سے ایک جملہ نکل گیا' ورنہ میں گالی نہیں دیا کرتا' میرا سینہ گالی سے خالی ہے' تو خیر بھائیو! میں سیرت بتا رہا ہوں۔

انصاف کرو' زور سے کہو؟ (انصاف کرو) حضور انور سب کو ﷺ (ﷺ) حضور ﷺ جب صحابہؓ درمیان میں بیٹھے ہوتے تھے' تو آنے والا پوچھتا تھا' ایکم من کم محمد؟ ﷺ مجھے کہتے ہیں دین پوری (ابھی ایک آدمی کہہ رہا تھا' عبدالستار کہہ) آمنہؓ سے لے کر آمنہؓ کے لال تک بیان کرنا' انشاء اللہ یہ بیان کریں گے۔ آج میں آپ کو صرف انصاف بتا رہا ہوں عقیدے میں انصاف کرو' اعمال میں انصاف کرو' کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو) تو آج دنیا کچھ کہتی ہے' ابھی ہمارے خانپور میں تقریر ہوئی ہے' کہ بی بی آمنہ بیٹھی تھیں' اور اللہ نے آسمان کا دروازہ کھول کر حضور ﷺ کو پیٹ میں رکھ دیا' کوئی اماں نہیں۔ یہ تو میں نے کہا انصاف کرو قرآن کہہ رہا ہے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ۔

"اے! نبی اس کے نام سے پڑھو جس نے آپ کو پیدا کیا"۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

انما ولدت مطهرا

"میں پاک پیدا ہوا"۔

زور سے کہو کیا؟ (پاک پیدا ہوا) تم جو سیرت بیان کرتے ہو' پتہ نہیں چلتا کہتے ہیں' محمد اوپر گیا تو محمد خدا بن گیا۔ خدا محمد بن گیا۔ ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے' کہو؟ (ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے)۔

ہمارا عقیدہ

علمائے دیوبند کا عقیدہ یہ ہے' سارے کافر اکٹھے ہوں' مسلمان کی شان زیادہ' مسلمانوں میں مومن کی شان' مومن میں ولی کی شان' اولیاء میں ایک صحابیؓ کی شان' تمام صحابہؓ میں صدیقؓ کی شان' صدیقؓ سب سے افضل ہیں۔ اعتراف کرو انصاف کرو کہو کیا کرو؟ (انصاف کرو۔)

سنئے ابھی تو بات شروع ہو رہی ہے' میں بات مختصر کر رہا ہوں' انصاف پٹی بندھی ہوئی ہے یاد ہے بھئی؟ بھول گئے بھئی یہاں ماتھے پر' سفید کپڑے کی پٹی پیغمبر کے بندھی ہوئی تھی' پیشانی خندہ پیشانی' چہرہ نورانی' فضل یزدانی' اللہ کی مہربانی' بیماری کی نشانی' پٹی بندھی ہوئی ہے' کہو پٹی؟ (بندھی ہوئی ہے) آپ ممبر پر بیٹھے ہوئے ہیں' فرماتے ہیں بلاؤ' دیوانے' پروانے' مستانے' تابعدار' جانثار' وفادار' میرے یار' سارے بلاؤ' سارے آگئے' کہو سارے؟ (آگئے) میں بتا رہا تھا کہ حضور ﷺ اس طرح مساوات قائم کرتے تھے کہ جب حضور ﷺ صحابہؓ میں' اس طرح بیٹھے ہوتے تھے' آنے والا پوچھتا تھا' سارے بولو بھئی آنے والا؟ (پوچھتا تھا) آج تو دیکھو مولوی عبدالشکور' یہاں اتنے پھول' ماشاء اللہ کوئی نہ جائے بھول' سارا انتظام ہے۔

سادگی اپناؤ

آج کل تو سارا دن استری کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ مجھے کہہ رہے تھے کہ چادر کو استری کرالو' کپڑے کو استری کرالو' میں نے کہا یہاں کوئی نہیں مستری' مجھے استری دستری کی ضرورت نہیں۔ دعا کرو خدا ہمارے اندر کو صحیح فرمائے' کپڑوں میں کچھ نہیں' مجھے ایک حدیث ملی ہے' مجھے تھپڑ مار رہی ہے

ابغض العباد الی اللّٰہ ان یکون ثوباہ خیر من عملہ۔

"نبی ﷺ نے فرمایا' وہ بد ترین بندہ ہے جس کے کپڑے اچھے ہوں عمل گندے ہوں"۔

سارے کہو کپڑے اچھے ہوں عمل؟ (گندے ہوں)

ان یکون ثیابہ ثیاب الانبیاء وعملہ عمل الجبارین۔

"کپڑے تو نبیوں والے پہنیں' بڑے لمبے کرتے' اور لمبے لوہ۔ کردار خراب ہو"۔

نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ سب سے بد ترین شخص ہے۔

رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لواقسم علی اللہ لابرہ۔

کہہ دو سبحان اللہ (سبحان اللہ) بہت آدمی ملے گے' جن کی آنکھوں میں سرمہ نہیں ہوگا' بال اجڑے ہوئے ہوں گے' کپڑے میلے ہوں گے' امیر اپنی کار میں نہیں بیٹھنے دیں گے' امیر اپنے صوفہ سیٹ' اور فرنیچر پر نہیں بیٹھنے دے گا' امیر لوگ ہاتھ ملانا اپنی توہین سمجھیں گے۔ مگر جب ان میلے کپڑوں سے خدا کو قسم دے گا' کہ مولا تجھے قسم ہے کہ تو ایسے کر جیسے کہے گا خدا ویسے کرے گا۔

دعا کرو' ہمیں اللہ تعالیٰ کپڑوں سے زیادہ عمل عطا فرمائے' میں آج آپ کو بتاؤں تو حیران کر دوں' صحابہ کرامؓ کی پگڑی بکری کے بالوں کی ہوتی تھی' سارے کہو بکری کے بالوں کی؟ (ہوتی تھی) اونٹ کے اون کا کرتا ہوتا تھا' خدا کی قسم کچی مشک میں پانی ہوتا تھا' پتھر کے پیالے ہوتے تھے' کہو پتھر کے؟ (پیالے ہوتے تھے) کوئی دسترخوان کوئی انتظام نہیں' رہنے کو جھونپڑیاں مکان کچا' ایمان پکا' کہو مکان؟ (کچا) اور آج ایمان کچا اور مکان پکا' صبح کو کچھ شام کو کچھ' صبح کو کہتے ہیں' حضور ﷺ آخری نبی ہیں' شام کو کہتے ہیں

قادیانی، صبح کو کہتے ہیں، قرآن تیس پارے، شام کو کہتے ہیں چالیس پارے۔ میں نے کہا دس؟ کہتے ہیں بکری کھا گئی بس جانے کیا تماشا ہے یہ۔ اور یہ کہتے ہیں مرحبا، مرحبا واہ، واہ بکری کھا گئی یہ بدھو۔ دعا کرو خدا تمہیں اور ان کو شعور عطا فرمائے۔ قرآن کو آج تو کسی بکری کو کھلاؤ، یعنی قرآن بکری کھا گئی، اور یہ بکری کھا گئے، بکری قرآن کھا گئی اور یہ بکری کھا گئے، معلوم ہوا کہ یہ بھی کھا گئے یہ کیا تماشا ہے۔

حضور ﷺ میں سادگی تھی

سنو! حضور انور کہہ دو ﷺ؟ (ﷺ) یہ حضور ﷺ کی سیرت بیان کر رہا ہوں سنئے آنے والا پوچھتا تھا، کہہ دو آنے والا؟ (پوچھتا تھا) بس ایک فاروق ؓ کا واقعہ سنا کر، آپ کو تڑپا کر دعا کرتا ہوں، آنے والا پوچھتا تھا: ایکم منکم محمد کہہ دو ﷺ؟ (ﷺ) اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ﷺ سے سچی محبت عطا کرے (آمین) مولوی عبدالشکور، تو اس میدان تک پہنچا ہے، کہ خدا ہمیں ایسی شکل، ایسی نسل، ایسے عمل، ایسی عقل، ایسی رفتار، ایسی گفتار، ایسا اللہ تعالیٰ ہمارا کام، ایسے کام، ایسی صبح و شام، ایسا انداز، ایسا راز و نیاز، ایسی صورت عطا کرے کہ، میں نہ کہوں، کہ میں عاشق رسول ہوں، دنیا دیکھ کر کہے، کہ یہ خادم اسلام جا رہا ہے وہ دیکھو محمد کا غلام جا رہا ہے (نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر) آمین کہو (آمین) اللہ ہمارے کردار میں، لباس میں، حضور ﷺ کی غلامی عطا کرے، آج ہم دیکھ رہے ہیں، کوئی کہتا ہے میں عاشق رسول ہوں کوئی کہتے ہیں، مدینے کے کتے بڑے پیارے ہیں، بندے بڑے کافر ہیں واہ، واہ عاشق رسولو کہتے ہیں مدینے کے کتے پیارے لگتے ہیں وہاں کے معلم، محدث، امام، سارے کافر لگتے ہیں، یہ کیا عشق رسول ہے۔

پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتہ این چہ سود

گفت ایں سگ گاہ گاہ درکوئے لیلی رفتہ بود

میں نے پڑھا ہے کہ مجنوں ایک کتے کے پاؤں چوم رہا ہے کسی نے کہا کیا بات ہے؟ کہنے لگا کہ یہ لیلیٰ کی گلی سے آیا ہے۔ وہ ایک عورت کا عاشق تو کتے کو چومے' اور ہم بندوں کو بھی کافر کہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں' ہمیں عاشق بنائے آمین کہو (آمین)

قاضی احسان مرحوم کا عجیب واقعہ

سنو! حضور انور ﷺ کا انصاف۔ نبی کریم محفل میں تشریف فرما ہیں۔ آنے والا پوچھتا ہے' کہو آنے والا؟ (پوچھتا ہے) ایکم منکم۔ حضور ﷺ کا نام لے کر پوچھتا ہے۔ اس کو پتہ نہیں چلتا کہ ان میں پیغمبر کون ہے۔ سب کے چہرے پر داڑھی ہے۔ کہو سب کے چہرے پر؟ (داڑھی ہے)۔ سب کی مونچھیں کٹی ہوئی' پگڑی کے نیچے ٹوپی۔ ٹوپی سنت ہے۔ کہو یہ بھی؟ (سنت ہے) قاضی احسان احمد شجاع آبادی کہتے ہیں۔

قاضی احسان احمد' اس سٹیج پر آتے تھے' سارے کہو' اللہ ان کی قبر پر رحمتیں نازل فرمائے۔ قاضی احسان احمد فرماتے ہیں کہ ایک لڑکی' ہماری لڑکی' یعنی مسلمانوں کی۔ گرلز سکول جا رہی تھی' دو لٹیں سر سے ننگی' بالکل بے ڈھنگی' پاؤں میں لپٹی' جیب میں فلمی اور جا رہی تھی۔ قاضی صاحب نے کہا کہ بیٹی! تو تو اچھے خاندان کی تھی' تیرا دوپٹہ کہاں گیا۔ ذرا توجہ! جواب سن لو۔ بیٹی! تیرے سر پر تو دوپٹہ تھا۔ تو تو مصطفیٰ کی کلمہ خواہ ہے۔ تو تو بی بی عائشہؓ 'اور فاطمہؓ' کی خادمہ ہوتی۔ بیٹی دوپٹہ کہاں گیا؟ گردن جھکا کر کہا قاضی! جب سے اسلے نے پگڑی اتاری' بیٹی نے دوپٹہ اتار دیا۔ قاضی صاحب! باپ کی غیرت ختم ہوگئی' بیٹی کی عزت ختم ہوگئی۔ تمہارے سر پر بھی اب پگڑی نہیں رہی' تم بھی سر ننگے ہو۔ تمہارے پیغمبر نیچے ٹوپی اوپر پگڑی رکھتے تھے۔ کہو نیچے

ٹوپی؟ (رکھتے تھے)۔ تم نے اخبار میں پڑھا ہوگا‘ کہ لاہور کے جم خانہ ایک کلب ہے کوئی‘ وہاں ایک آدمی شلوار پہن کر گیا۔ انہوں نے کہا "گیٹ آؤٹ" یہاں تو وہ آسکتا ہے‘ جس نے کوٹ اور پتلون پہنا ہو۔ یہ تو آپ اولڈ فیشن ہیں۔ یو آر اولڈ فیشن‘ یو گو۔ جاؤ تم واپس چلے جاؤ۔ گیٹ آؤٹ۔ تمہیں کوئی روٹی نہیں ملے گی یہاں‘ ہمیں تو چاہیے‘ کہ پتلون باقاعدہ چڑھائی ہو۔ گلے میں نکٹائی ہو جیسے پھانسی چڑھائی ہو۔ آپ ہنستے ہیں‘ حقیقت میں پھنستے ہیں۔

دعا کرو اللہ ہمارے لباس میں اسلامی جھلک عطا فرمائے۔ (آمین) ہمیں تو کہتے ہیں یہ آثار قدیمہ ہیں۔ وہ اگلے دن میں لاری میں بیٹھا تھا وہاں ایک آدمی‘ داڑھی نہ مونچھ‘ حال نہ پوچھ۔ مجھے کہتا ہے مولانا آپ اہل سنت ہیں؟ میں نے کہا آپ اہل منت ہیں؟ تو اس حضرت کا چہرہ اس طرح ہو گیا جیسے بندر کا پچھلا حصہ‘ وہ ادھر‘ ادھر جھانکنے لگا۔ میں نے کہا کچھ اور پوچھو؟ کہنے لگا بس۔ کیا دماغ خراب ہو گیا ہے؟

دعا کرو یہ ہنسنے کی بات نہیں‘ پھنسنے کی بات ہے۔ سیرت کا جلسہ ہے۔

حضور ﷺ کی داڑھی

سیرت سننے والو! اللہ تمہارا محمد ﷺ کی صورت سے تعلق پیدا کر دے۔ (آمین) ہماری اماں عائشہؓ کہتی ہیں:

كان رسول الله كثر اللحيه

"حضور ﷺ کی داڑھی گھنی تھی"۔

کہو حضور ﷺ کی داڑھی" (گھنی تھی) يملء صدره۔ یہاں سینے پر حضور ﷺ کی داڑھی نظر آتی تھی۔ اماں کہتی ہیں حضور ﷺ وضو میں خلال کرتے تھے۔ بی بی کہتی ہیں حضور ﷺ دوسرے دن داڑھی

کو لٹکا دیتے تھے۔ صحابہؓ کہتے ہیں:

سنو احدیث سنتے جاؤ' صحابہؓ کہتے ہیں:

کنا نعرف قراۃ من تحرک اللحیہ۔

جب حضور ﷺ مصلے پر کھڑے ہو کر قرآن پڑھتے' تو داڑھی کے بکھرے ہوئے بال' یہاں کندھے سے نظر آتے تھے۔ ان کی حرکت سے یہ معلوم ہوتا محمد عربی ﷺ قرآن کی تلاوت کر رہے ہیں۔ سارے کہہ دو؟ سبحان اللہ تو آپ کی داڑھی سینے پر تھی۔ آپ کی داڑھی؟ (سینے پر تھی) تو ماشاء اللہ' آپ ناراض نہ ہونا۔ میں آپ کو کیسے اہل سنت کہوں' میں تو آپ کو اہل منت کہتا ہوں۔ اہل منت والجماعت کہتا ہوں۔ دعا کرو خدا مجھے آپ کو اہل سنت بنائے۔ (آمین) آنے والا پوچھتا ہے۔

حضور ﷺ کی سادگی

ایکم منکم محمدا۔ کہہ دو ﷺ (ﷺ) تم میں سے محمد عربی ﷺ کون ہے؟ تو محمد ﷺ کا دیوانہ' مستانہ' پروانہ' تابعدار' جانثار' وفادار' پیغمبر کا یار' عاشق صادق' جو پیغمبر کا رفیق ہے۔ صحابہؓ میں عتیق ہے' نہایت خلیق ہے' لقب عتیق ہے' مشہور صدیق ہے۔ کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ ھذا رجل متقی ابیض الوجہ ھذا محمد رسول اللّٰہ۔ یہ حسین' دلنشین' مہ جبین' نازنین' بہترین' بالیقین' صاحب جمال' صاحب کمال' آمنہ کا لال' رحمت سے مالا مال' ہم اس سے خوش حال' یہ محبوب' یہ مرغوب' یہ چمکتا' یہ مسکراتا' یہ چہچہاتا' یہ جو نزدیک ہے' یہ میرا رفیق ہے' جس کا پوچھتے ہو اللہ کا نبی ﷺ وہ یہ ہے۔ سارے کہو سبحان اللہ (سبحان اللہ)۔

دوستو! یہ مساوات ہے' یہ انصاف تھا۔ زور سے کہو یہ؟ (انصاف تھا)

آج لوگوں کی حالت

حضور ﷺ کے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ یاد ہے' جاگ رہے ہو۔ حضرت علیؓ ملنے آ رہے ہیں' یاد ہے؟ (یاد ہے) میں تھکا ہوا ہوں' آپ کا حافظہ پتہ نہیں کیا ہے۔ آپ سے پوچھیں کہ کل اس وقت کہاں تھے' پتہ نہیں کہاں تھے۔ آپ تو بالکل صفر بٹا صفر ہیں۔ کلمہ پوچھو' لا الہ محمد پاک رسول اللّٰہ۔ یہ کلمہ ہے۔ وہ تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں کہ ایک سے کہا کلمہ آتا ہے۔ کہنے لگا کلمہ کہیں ملتا ہے' جلدی آؤ لے آؤ۔ دو روپے دے کر کلمہ لے آؤ۔ خدا اس جماعت کو بھی خوش رکھے' آمین کہو۔ (آمین) اس نے دو لاکھ کافروں کو کلمہ پڑھایا۔ کہو دو لاکھ (کافروں کو کلمہ پڑھایا) رائے ونڈ سے اطلاع ملی ہے دین پوری کو کہ اس دفعہ مولانا الیاسؒ کی جماعت نے دو لاکھ کافروں' عیسائیوں کو محمد ﷺ کا کلمہ پڑھا کر جنت کا ٹکٹ دلا دیا۔ (نعرۂ تکبیر' اللہ اکبر)

ہم کافروں کو مسلمان کرتے ہیں' مسلمانوں کو کافر نہیں بناتے۔ کہو مسلمانوں کو؟ (کافر نہیں بناتے)۔ اب تقریریں ہوتی ہیں' وہ کافر' وہ کافر' وہ کافر۔ جنت میں میں کبڈی کھیلوں گا' جنت میں اکیلا جاؤں گا' جی ہاں۔ یہ خالا جی کا گھر نہیں۔

او بھائیو! دین سنا رہا ہے' دین پوری۔ حضرت علیؓ ملنے آ رہے ہیں' کہو سبحان اللہ (سبحان اللہ) میں سارے دھڑے' تمام مرثیے' تمام کتابوں کو آگ لگاتا ہوں جو صحابہؓ کا بغض پھیلاتے ہیں۔ میرے نزدیک کتاب اللہ کا ایک جملہ کافی ہے۔ رحماء بینھم۔ سارے پڑھو؟ (رحماء بینھم)۔

اللہ کا فرمان سچا ہے

اللہ فرماتے ہیں' زمانے میں تمہاری دشمنی ہوئی۔ میں نے تمہارے دلوں کو ملا دیا ہے۔ ساری دنیا کا بیان غلط' اللہ کا فرمان سچا ہے۔ کہو اللہ کا قرآن؟ (سچا ہے) صحابہؓ کا آپس میں پیار تھا' پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) پیار تھا کہو آپس میں؟ (پیار تھا)۔ حضرت علیؓ اور حضرت ابو بکرؓ کا آپس میں؟ (پیار تھا)' حیدرؓ اور عمرؓ کا؟ (پیار تھا) حیدرؓ اور عثانؓ کا؟ (پیار تھا) حیدرؓ اور اماں صدیقہؓ کا؟ (پیار تھا) حسنینؓ اور صحابہؓ کا؟ (پیار تھا) پیار تھا' پیار ہے۔ کہو پیار تھا' پیار ہے؟ (پیار تھا' پیار ہے)

آج بھی یہ بی بی عائشہ سو رہی ہے۔ یہ بی بی فاطمہؓ سو رہی ہے۔ فاطمہؓ کے پہلو میں حسنؓ سو رہا ہے۔ دعا کرو' اللہ قبر کے اندھیرے سے بچائے۔ (آمین) (بجلی بند ہو جانے کی وجہ سے جلسہ کی کارروائی متاثر ہو رہی ہے)

اندھیرا بھی ایک نشانی ہے۔ اندھیرے کے بعد روشنی آئے گی' پہلے اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ حضور ﷺ آئے تو نور ہو گیا۔ کہو حضور آئے تو؟ (نور آگیا) یہ اشارہ تھا۔ پہلے دور کفر تھا پھر اسلام آیا۔ پہلے اندھیرا تھا پھر نور آیا۔ (ماشاء اللہ) تھوڑی دیر یہ جو اندھیرا ہے پتہ چلا کہ دنیا کا نظام غلط ہے۔ دنیا کا نظام غلط ہو سکتا ہے' خدا کی روشنی کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔

حضرت نے نعرے لگوائے

(نعرۂ تکبیر' اللہ اکبر)' نعرۂ تکبیر' اللہ اکبر) نعرۂ رسالت (محمد رسول اللہ) (شان صحابہؓ' زندہ باد) (حضرت صدیق اکبرؓ' زندہ باد)' (فاروق اعظمؓ' زندہ باد)' (شہادت عثمان غنیؓ' زندہ باد)۔ آپ حضرات جم کے بیٹھیں' ڈٹ کے بیٹھیں' گھبرائیں نہیں بجلی آجائے گی۔

ہمیں حضور ﷺ سے محبت ہے

حضرت علیؓ آئے۔ جاگ رہے ہو کہ آہستہ آہستہ بھاگ رہے ہو؟ (جاگ رہے ہیں) دعا کرو اللہ تمہیں پہاڑ سے زیادہ مضبوط بنائے۔ (آمین) میں کہتا ہوں کچھ لے کر جاؤ۔ مارکیٹ محمدی سے موتی لے کر جاؤ۔ کہو انشاء اللہ؟ (انشاء اللہ)۔ یہاں سیرت بیان ہوگی' کہو یہاں؟ (سیرت بیان ہوگی)۔ گالی دینا' سب و شتم کرنا' تبرا کرنا' ابو لہب' ابو جہل والوں کا طریقہ ہے۔ گالیاں سن کر دعائیں کرنا' یہ مصطفیٰ ﷺ کی سیرت ہے۔ سارے کہو مصطفیٰ کی؟ (سیرت ہے)۔ ہمارا ہاتھ کٹ سکتا ہے' نبی ﷺ کا دامن نہیں چھوٹ سکتا۔ ہماری آنکھیں نکال دو مگر مصطفیٰ ﷺ کے روضے کو دیکھتے رہیں گے' ہمیں مارو گولی' ہمارے سینے سے گولی نکل سکتی ہے' عشق محمد ﷺ نہیں نکل سکتا۔ کہو انشاء اللہ؟ (انشاء اللہ)۔ دعا کرو اللہ ہمیں سچا عاشق بنائے' اور سچے عاشق ہیں۔ کہو سچے عاشق؟ (ہیں)۔ آج بھی میرے پاس حضرت درخواستی موجود ہیں جن کو دس ہزار محمد ﷺ کی حدیثیں یاد ہیں۔ (نعرۂ تکبیر' اللہ اکبر)۔ آج بھی میرے پاس حضرت دین پوری موجود ہیں جو پندرہ سپارے قرآن کے روز تہجد میں تلاوت کرتے ہیں۔ آج بھی رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کا ایک آدمی میرے پاس موجود ہے جس کو چار سال سے روزانہ ہر رات حضور ﷺ کی زیارت ہوتی ہے' یہ راز بتا رہا ہوں۔

حضرت علیؓ ہمارے ہیں

حضرت علیؓ ملنے آئے۔ کہو حضرت علیؓ؟ (ملنے آئے)۔ آج آپ کو خوشخبری [illegible] ں کہ حضرت علیؓ ہمارے ہیں۔ کہو حضرت علیؓ؟ (ہمارے ہیں) اوگوں [illegible] خواہ مخواہ دعویٰ کر رکھا ہے۔ حضرت علیؓ کی داڑھی مبارک'

حضرت علیؓ کا نعرۂ حیدری کیسا ہے یا علیؓ مدد یا اللہ اکبر زور سے کہو۔ نعرۂ حیدری ' (اللہ اکبر) 'نعرۂ حیدری ' (اللہ اکبر)۔ یہ سچ کہہ رہا ہوں یا جھوٹ کہہ رہا ہوں؟ (سچ کہہ رہے ہیں) اللہ اکبر ' اللہ اکبر ' کہو اللہ اکبر (اللہ اکبر)۔ حیدری ہم ہیں۔ کہو حیدری؟ (ہم ہیں) آپ کو کیا غم ہے ' یہ آواز کم ہے۔ آیا ناک میں دم تب ' (ہا' ہا' ہا) دعا کرو اللہ ہنستے ہوئے ہمیں موت دے۔ آمین ' آمین کہو بھائی؟ (آمین) زیادہ نہ ہنسو بھئی ' اتنا ہنسو جتنا رو سکو۔ میں کئی دن بیمار بھی رہا' بخار بھی رہا اور بے قرار بھی رہا۔ پھر بھی تیار ہی رہا۔ کراچی آیا' کراچی پر حق ہے کہ میں آپ کا پرانا خطیب ہوں۔ انشاء اللہ مجھے وقت ملا تو میں کراچی کے کونے کونے کو جگاؤں گا۔ کہو انشاء اللہ؟ (انشاء اللہ)۔

تقویٰ:

حضرت علیؓ ملنے آئے کہو حضرت علیؓ؟ (ملنے آئے) میرے فاروق نے پوچھا کہ حضرت حیدر ہیں؟ کہا ہاں۔ پوچھا کیسے تشریف لائے کوئی نجی کام ہے یا ملکی؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کوئی نجی مشورہ ہے کہو نجی۔ ایک دیا تھا جو حضرت عمرؓ نے بجھا دیا یہ باتیں تو کوئی آپ کو سناتا نہیں' بس یہ کہتے ہیں کہ وہ حقا بند ہو گیا' اور ناراضگی شروع ہو گئی۔ یہ ہو گیا خلافت چھین لی' یہ باتیں ایسی ہیں۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ان غلط باتوں پر کان دھرنے سے بچائے ان کا پیار تھا کہو ان کا؟ (پیار تھا) ہم چاروں کے غلام ہیں کہو ہم؟ (چاروں کے غلام ہیں) ہم ساروں کے غلام ہیں زور سے ' زور سے کہو ہم؟ (ساروں کے غلام ہیں) ہم رب کے غلام ہیں شاہ عرب کے غلام ہیں صحابہؓ ' اہل بیت سب کے غلام ہیں ٹھیک ہے ہے ہا (ٹھیک ہے) مولوی عبدالشکور لاڑکانا نہیں ہے ہم لاڑکانا نہیں کہو ہم؟ (لاڑکانا نہیں) ہماری دونوں آنکھیں کھلی ہیں ادھر قرآن ہے ' ادھر نبی کا فرمان ہے ' ادھر مکہ ہے ' ادھر مدینہ ہے ادھر صحابہؓ ہیں ' ادھر اہل بیت

ہیں، ٹھیک ہے بھائی؟ (ٹھیک ہے) دونوں آنکھیں ٹھیک ہیں! ہم لاڑکانا نہیں کہو الحمد للہ (الحمد للہ)

ہاں بھائی حضرت عمر نے پوچھا یاد ہے بھائی؟ (یاد ہے) کیسے آئے انصاف بتا رہا ہوں کہو کیا بتا رہا ہوں؟ (انصاف) انصاف کرو۔ دعا کرو اللہ تمہیں انصاف کی توفیق بخشے آمین۔ فرمایا پرنالا اکھاڑ دو فرمایا حضرت! یہ تو حضرت عباسؓ کا گھر ہے۔ انہوں نے کہا میں بحیثیت صدر کے کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ اسی وقت پرنالے سے خون آ رہا تھا جاگ رہے ہو؟ (جاگ رہے ہیں) میری تقریر سمجھ آ رہی ہے؟ (آ رہی ہے) ہوش سے بیٹھیں۔ آپ بڑے بڑے ادیب ہیں، عجیب ہیں، خطیب ہیں، اب تو میرے قریب ہیں۔ حضرت نے کہا پرنالا اکھاڑ دو، یہ ایک مکان ہے، مسجد نبوی ؐ کے قریب، اس کا پرنالا مسجد میں آتا ہے، اوپر سے پانی آتا ہے مسجد میں--- اس وقت جو پانی آ رہا ہے، اس میں خون بھی ہے۔ کہو اس میں؟ (خون بھی ہے) اس کو اکھاڑ دو۔ بحیثیت صدر کے حکم دے رہا ہوں۔

صدر کے اختیارات:

صدر کو اتھارٹی ہوتی ہے، آج میں ایک نکتہ بیان کرتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ--- حضرت عمر فاروقؓ فلاں باغ کھا گئے، فدک کا، اگر عمرؓ فاروق رفاہ عامہ کے لیے، بی بی بتولؓ یا عباسؓ کے گھر کو بھی ملکی کاموں میں لاتے، صدر کو اجازت ہے کہو صدر کو؟ (اجازت ہے) کیونکہ رعیت کا کوئی مکان، کوئی مقام، کام آ جائے، جہاں سے حکومت سڑک گزارنا چاہتی ہے، یا حکومت کوئی فرم--- آج مکہ اور مدینہ میں دیکھو---- اب وہاں دروازے بنا رہے ہیں، وضو کی جگہ بنا رہے ہیں--- مکان خرید رہے ہیں یا نہیں؟ (خرید رہے ہیں) زور سے بولو--- (خرید رہے ہیں) مسجد نبوی بڑھا رہے ہیں--- مکان خرید رہے

ہیں--- کوئی ان کو ظالم کہہ سکتا ہے؟ (نہیں) اجازت ہوتی ہے--- کہو؟ (اجازت ہوتی ہے) صدر کو اتھارٹی ہوتی ہے--- کہو صدر کو؟ (اتھارٹی ہوتی ہے) قوم کے فائدے کے لیے' رفاہ عامہ کے لیے' بات سمجھ رہے ہیں آپ--- تو حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ اس پرنالے کو اکھاڑو--- انصاف کا ایک واقعہ--- کہو انصاف کا؟ (ایک واقعہ) بس ان تین واقعات کو پیش کر کے میں دعا کرتا ہوں--- پرنالے کو اکھاڑ دو--- انہوں نے پرنالے کو اکھاڑ دیا--- دوسری طرف لگا دیا--- دوسرے دن حضرت عباسؓ آئے۔ یہ حضورؐ کے چچا تھے۔ کہو یہ حضورؐ کے؟ (چچا تھے) حضور کے دس چچا تھے۔ کہو کتنے چچا تھے؟ (دس) دو مسلمان ہو گئے--- حمزہؓ اور عباسؓ--- زور سے کہو کون؟ (حمزہؓ اور عباسؓ) باقی جہاں اللہ نے چاہا چلے گئے--- مسلمان دو ہوئے--- چھ پھوپھیاں تھیں--- کہو کتنی؟ (چھ پھوپھیاں) بی بی صفیہؓ مسلمان ہوئیں--- باقی جو اللہ کی مرضی تھی' کہو جو اللہ کی؟ (مرضی تھی) میں آگے توہین نہیں کر سکتا--- مجھے اپنا پتہ نہیں کہ خاتمہ کیسے ہو گا--- مگر حقیقت یہی ہے--- کہو حقیقت؟ (یہی ہے) تو خدا آپ کو سلامت رکھے۔

صدر کے خلاف دعویٰ:

حضرت عباسؓ آئے۔ کسی نے کہا یہ پرنالا اکھاڑا گیا--- حضرت عمرؓ کے آرڈر سے--- تو انہوں نے صدر کے خلاف استغاثہ دائر کر دیا--- ابی بن کعبؓ قاضی مدینہ ہیں۔ ان کی عدالت میں صدر کے خلاف دعویٰ دائر ہو گیا--- آج کل صدر کے خلاف رپورٹ دو تو میرا خیال ہے ہمارے جج صاحب کرسی سے نیچے گر پڑیں--- کہ ہیں......! مگر ایسا ہوا' کہو ایسا؟ (ہوا) صدر کے خلاف کہ میرے گھر میں مداخلت کی ہے۔ پرنالا اکھاڑا ہے--- صدر کو چاہیے کہ واضح کرے بات--- اور عدالت میں آئے--- صدر کو بلایا گیا۔ زور سے کہو صدر

کو؟ (بلایا گیا) معمولی صدر نہیں۔ بائیس لاکھ مربع میل کا صدر۔۔۔ ایسا صدر جس کے درے پر زلزلے ختم ہو جاتے۔۔۔ کہو۔ کہو زلزلے؟ (ختم ہو جاتے تھے) میں ایک جملہ پیارا کہتا ہوں۔۔۔ لکھ لو دل پہ۔۔۔ عمرؓ کو نہیں مانتے تو کراچی کے بندے نہیں مانتے۔۔۔ عمرؓ کو مانتے ہیں تو جنگل کے درندے بھی مانتے ہیں۔ پہاڑ بھی مانتے ہیں۔۔ کہو عمرؓ کو؟ (پہاڑ بھی مانتے ہیں) دریا بھی؟ (مانتے ہیں)۔۔۔ ہوا بھی؟ (مانتی ہے) آگ بھی؟ (مانتی ہے) قیصرو کسریٰ بھی؟ (مانتے ہیں) بیت المقدس کے پوپ اور پادری بھی؟ (مانتے ہیں) مسٹر گبن بھی؟ (مانتا ہے) آج تک انگریز بھی؟ (مانتے ہیں) کفر بھی؟ (مانتا ہے) مانتا ہے کہ عمرؓ جیسا خلیفہ مسلمانوں کو نہیں ملا۔۔۔ نہ مانے تو نادان' نہ مانے۔۔۔ مانتے ہیں تو بے ایمان' بھی مانتے ہیں۔۔ میں صحیح کہہ رہا ہوں۔

عدالت میں صدر کی پیشی:

سنو! حضرت عمرؓ کو بلایا گیا عدالت میں۔۔۔ حضرت ابی بن کعبؓ اٹھ کر جگہ دینے لگے۔ فاروقؓ نے کہا۔۔۔ اجلس۔۔۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔۔۔ آپ کیسے جج ہیں۔ کیسے قاضی ہیں۔۔۔ اب عمرؓ صدر بن کر نہیں آیا۔۔۔ ملزم بن کر آیا ہے۔۔۔ میں عباسؓ کے پہلو پہ کھڑے ہو کر جواب دوں گا۔۔۔۔ کیس شروع ہوا۔۔۔ وہاں یہ نہیں ہوتا تھا کہ کیس داخل کرو۔۔۔ اور دس سال پڑے رہو حتیٰ کہ مر جاؤ۔ وہاں صبح کو کیس' شام کو فیصلہ' کہو شام کو؟ (فیصلہ)

غسان کے بادشاہ کا واقعہ:

صبح کو بدو نے کعبہ کے طواف کے دوران غسان کے بادشاہ جبرہ کی چادر پہ پاؤں دیا اور جبرہ نے اس کو تھپڑ مار دیا۔ اور عمر فاروقؓ نے وہیں گریبان پکڑ لیا۔۔۔ بولو گریبان؟ (پکڑ لیا) ابھی طواف شروع ہے۔ عمرؓ نے کہا ٹھہر جاؤ۔۔۔ تم

نے اس کو تھپڑ مارا ہے--- یوں---؟ کہنے لگا میری چادر پہ پاؤں کیوں آیا--- عمرؓ نے کہا یہ تمہارے باپ کا بلاک نہیں۔ یہ خدا کا گھر ہے۔ یہاں آدھا تیری چادر طواف کرے-- آدھا تو کرے۔ اس نے کہا کیا ہوگا؟ عمرؓ نے کہا بدو کا تھپڑ ہوگا اور تیرا منہ ہوگا اور تماشہ دنیا دیکھے گی۔ بدو سے پوچھا تیرا کیا خیال؟ اس نے مکہ جو دکھایا، اس غریب کا آدھا وضو ٹوٹ گیا۔ اس نے سوچا اگر یہ پانچ سیر کا ہتھوڑا آیا تو بتیسی باہر آ جائے گی--- یہ انصاف تھا۔ زور سے کہو یہ؟ (انصاف تھا) حضرت عمرؓ آئے کہہ دو سبحان اللہ؟ (سبحان اللہ)

مولانا ان کے واقعات سنو۔ خدا کی قسم! مجھے آج انگلینڈ کی تاریخ معلوم ہوئی ہے، امریکہ کی-- وہاں حضرت عمر فاروقؓ کے کارنامے--- ان کے اقوال زریں--- ان کی خلافت کے کارنامے وہاں نوٹ ہیں۔ یہ تمام فوج کا محکمہ، پولیس کا محکمہ، سی۔ آئی۔ ڈی کا محکمہ، مردم شماری، یہ سڑکیں، یہ بیت المال، یہ غریبوں کے وظیفے، یہ جو کچھ فوجی تنظیم، جو کچھ ملکی انتظام کے لیے، جس کام کی بھی ابتدا ہوئی ہے--- اس کی ابتدا عمر فاروقؓ نے کی۔ زور سے کہو کس نے کی ہے؟ (عمر فاروقؓ نے) یہ سب فاروقؓ کے نقال ہیں۔ کہو فاروقؓ کے؟ (نقال ہیں) موذنوں کی تنخواہ--- مساجد کی تعمیر--- یہ رات کا پہرہ--- کہو رات کا؟ (پہرہ) آج تو ہمارے بڑے سوتے ہیں۔ پولیس پہرہ دیتی ہے-- وہاں قوم سوتی تھی--- عمرؓ پہرہ دیتا تھا۔ سارے کہہ دو سبحان اللہ--- (سبحان اللہ) عمر فاروقؓ کا انصاف بتا رہا ہوں۔ زور سے کہو کیا بتا رہا ہوں؟ (انصاف) حضرت عمر فاروقؓ حضرت عباسؓ کے دوش بدوش، نہ جوش، نہ خروش، بالکل خاموش، کھڑے ہیں۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے پوچھا تم نے پرنالا اکھاڑا؟--- اکھاڑا۔ کیوں؟ فرمایا کپڑے پلید ہو گئے تھے۔ فلاں، فلاں نمازی کو بلاؤ--- جو مسلمانوں کو چیز نقصان دے--- صدر کا کام ہے کہ وہ مسلمانوں کو نقصان سے بچائے۔ میں نے پرنالے کو پھینک نہیں دیا، میں نے دوسری طرف لگا دیا ہے۔

یہ ضرور میں نے غلطی کی ہے کہ وہاں اس وقت عباسؓ نہیں تھے۔
عباسؓ آپ بتائیں؟ انہوں نے کہا اس مکان کی بنیاد' یہ مکان کا نقشہ میرے بھتیجے مصطفیٰؐ کریم نے بنایا تھا۔ جب یہ مکان بن گیا' حضورؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ پرنالا یہاں لگاؤ۔۔۔ حضورؐ نیچے کھڑے ہوئے۔۔۔ میں چچا محمدؐ کے کندھے پر کھڑا ہو گیا۔۔۔ میرا گواہ انسؓ ہے۔ میرا گواہ ابو ہریرہؓ ہے۔ میرا گواہ فلاں ہے۔۔۔ حضورؐ کے کندھے پر میں کھڑے ہو کر پرنالا لگا رہا تھا۔ چھینٹیں نبیؐ کی زلفوں میں گر رہی تھیں۔۔۔ محمدؐ فرما رہے تھے کہ میں اپنے چچا کو بھتیجا اٹھا کے کھڑا ہوں۔۔۔ حضرت عمرؓ کانپ رہے ہیں۔۔۔ رو رہے ہیں یہ سن کر۔ حضرت ابن بن کعبؓ نے فیصلہ دیا کہ بائیس لاکھ مربع میل کا صدر وہاں مسکینوں کی طرح کھڑا ہو جائے۔ پرنالے کو اکھاڑ کر وہیں لگایا جائے اور جب تک پرنالا نہ لگے' کیچڑ اور گارا عمرؓ کی داڑھی پر پڑتا رہے مگر بائیس لاکھ مربع میل کا صدر وہیں کھڑا رہے' جہاں محمدؐ عربی کھڑے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا بسر و چشم۔۔۔ میرے لیے یہ سعادت ہے۔ یہ نہیں کہا کہ میں صدر ہوں۔ یہ کیا فیصلہ ہے۔۔۔ میں نبیؐ کی جوتی میں کھڑا ہونا فخر سمجھتا ہوں۔ ابی کھڑے ہو کر رو رہے ہیں۔ عمرؓ آج کتنا خوش نصیب ہے۔۔۔ تو وہیں کھڑا ہے' جہاں تیرا آقا کھڑا تھا۔ کیچڑ منہ پر گر رہی ہے۔ زلف سے لیکر منہ پہ مل رہے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ کیچڑ نہیں۔۔۔ محمدؐ کی نشانی ہے۔۔۔ پرنالا لگ گیا۔۔۔ لوگوں نے دیکھا۔۔۔ لوگ رو رہے ہیں۔ جب پرنالا لگ گیا تو حضرت عمرؓ فاروق کے کندھوں سے وہ نیچے اترا۔۔۔ تو حضرت عباسؓ نے پیشانی چومی اور رو کر کہا۔۔۔ کہ عمر انک عدلت بعد النبی تو نے انصاف کر کے دکھایا۔ میں آج مسلمانوں کو گواہ کرتا ہوں۔۔۔ پورا مکان میں خدا کے رستے میں خیرات کرتا ہوں۔ تیرے انصاف نے مجھے حیران کر دیا۔۔۔ میں نے پیشانی چومی اور کہا کہ اگر مجھے موت آ گئی تو میں مصطفیٰؐ کو خبر دوں گا کہ تیرے بعد عمرؓ عدل کر رہا ہے۔ سارے کہو

عدالت عمر؟ (زندہ باد) عدالت عمرؓ (زندہ باد) انصاف کر کے دکھایا۔

دنیا نے دیکھا کہ بائیس لاکھ مربع میل کا صدر دو گھنٹے مسکینوں کی طرح کھڑا رہا ہے۔ سارے کہو سبحان اللہ؟ (سبحان اللہ)

پیر سپاہی سارا مکر تھا:

حضرت علیؓ ملنے آئے--- یاد ہے؟ (یاد ہے) حضرت علیؓ ملنے آئے۔ میرے عمرؓ نے پوچھا کیسے آئے نجی یا ملکی--- کہنے لگے کوئی نجی بات ہے--- ابھی پھونکا دیا تو ساری بجلی گم ہو گئی تھی--- ایک پیر سپاہی پھونکنے والا نکلا تھا ہمارے ملک میں--- پھونک ماری--- سارے حمل ہو گئے--- سارے ٹھیک--- باپ اندھے نا پوترا--- اپنی پتلون سدھی نہیں ہوندی--- اور ہمیں پھونکے دینے آیا ہے--- اور اب خود ایسا بیمار ہوا ہے کہ کسی کا پھونکا کام نہیں آتا--- اور اب وہ حضرت پڑے ہیں--- پھونکے ختم ہیں--- اب اپنے پھونکے نکل رہے ہیں اور دنیا کہنے لگی دیکھا تم کہتے ہو مولوی ولی ہوتے ہیں' سپاہی بھی ولی ہوتے ہیں۔ ولایت اب گھر بیٹھی ہے' یہ سارا مکر تھا۔ کہو یہ سارا؟ (مکر تھا) علماء حق کو بدنام کرنے کے لیے سارا مکر تھا۔

سنو! حضرت حیدرؓ کرار ملنے آئے--- دیا بجھا دیا--- حضرت علیؓ نے پوچھا--- پیارے عمرؓ اندھیرے میں کیسے بات کریں گے--- یہ آپ نے کیا کیا؟ حضرت عمرؓ فاروق نے دوسرا دیا جلایا--- میرے حیدر نے پوچھا وہ بجھایا کیوں؟ یہ جلایا کیوں؟ آپؓ نے بتایا نہیں--- فرمایا علیؓ میں ایک مسکین صدر ہوں--- بیت المال کا امین ہوں--- یہ جو تیل جل رہا تھا--- کڑوا--- دیے میں یہ بیت المال کا تیل تھا اور میں ملکی حساب لکھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ نجی محفل کریں گے۔ باتیں ذاتی کریں--- اور تیل بیت المال کا--- عمرؓ کو قیامت کا ڈر ہے کہ خدا کو تیل کا حساب کیسے دے گا--- (نعرہ تکبیر' اللہ اکبر) (عدالت عمر

فاروقؓ--- زندہ باد) (شان صحابہؓ--- زندہ باد)

جاگ رہے ہو؟ (جاگ رہے ہیں) دو پیسے کا تیل نہیں جلاتا' قیامت کے ڈر سے--- یہ انصاف ہے--- زور سے کہو یہ؟ (انصاف ہے) آج تو ماشاء اللہ انجن کے انجن گم ہیں--- پتہ نہیں کہاں گئے؟

حضور کا آخری وقت میں عدل:

حضورؐ کے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ اچھا' اچھا! کافی ٹائم ہوگیا۔ پتہ نہیں رات کا ایک ہوگیا--- مجمع نیک ہوگیا--- نہیں نہیں بس۔ مجھے معافی ہے--- اللہ شافی ہے--- کہو اللہ؟ (شافی ہے) یہ نہ سمجھیں کہ تقریر اختلافی ہے--- میں اپنے سٹیج پر کھڑے ہو کر اپنا سودا بیچ رہا ہوں--- میں کسی کی تردید نہیں کر رہا--- پٹی بندھی ہوئی ہے' یاد ہے بھئی؟ (یاد ہے) بھول گئے ہو؟ (نہیں نہیں) دیوانے--- پروانے--- مستانے--- تابعدار--- جانثار--- طالب دیدار--- پیغمبر کے یار ہوشیار--- جنت کے حق دار--- وہ سامنے ہیں' آپ فرماتے ہیں ما بقائی فیکم میں کب تک تم میں رہوں گا---بلاوا آئے گا--- چلا جاؤں گا۔ میرے یارو! وفادارو! کسی کا قرضہ--- کسی کی امانت--- کسی کو ستایا ہو--- تو مجھ سے یہیں بدلہ لے لے--- قیامت کے دن میرے خلاف استغاثہ کوئی نہ کرے--- ایک صحابیؓ کھڑا ہوگیا۔ اسید ابن حذیرؓ کھڑا ہوگیا--- اس نے کہا آپؐ نماز پہ جا رہے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں چابک تھا۔ میری پیٹھ پہ کرتا نہیں تھا۔ آپ نے مجھے تین دفعہ کہا--- قم' قم قم الصلوۃ اٹھ' اٹھ' اٹھ نماز کے لیے۔ آپ نے مجھے تین دفعہ چابک مارا۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ بدلہ لے لو۔ اس وقت تو میں چپ ہوگیا تھا۔ آج آپ آفر کر رہے ہیں تو میں بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ کہو اللہ اکبر؟ (اللہ اکبر) حالانکہ خوش طبعی تھی' زور سے نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا بیٹا! مصطفیٰ بدلہ دے گا اور پھر دنیا سے شاید اللہ

روانہ کرے گا۔ آؤ! بدلہ لے لو۔ اس نے کہا سن لو میں زمین پہ بیٹھا تھا' آپ منبر پہ بیٹھے ہیں' منبر سے اتر آئیں۔ میرے بھائیو! ذرا اس کی بے تکلفی اور میرے پیغمبرا کا عدل دیکھو... حضورؐ منبر سے اتر آئے۔ کہنے لگا میرا کرتا اترا ہوا تھا' آپ بھی کرتا اتار دیں۔

او نبیؐ کے کلمہ خوانو! او بڑے بڑے امیرو! مولویو! پیرو! حضورؐ نے کرتہ اتار دیا۔ فرمایا اگر تو بدلہ لینا چاہتا ہے... صحابہؓ کہتے ہیں ہم تو حیران ہو گئے.... ادھر حضورؐ بیمار ہیں... چہرہ زرد ہے... کمزور ہیں... ادھر یہ چابک اٹھا کے کہتا ہے... بدلہ.... کچھ صحابہؓ کھڑے ہو گئے۔ کہنے لگے... مارنے والے! تلوار لے آ... سر سے پاؤں تک ہماری بوٹیاں کر دے... ہمارے محبوب کو کچھ نہ کہو... یہ کیا سوچا تم نے۔ اس نے کہا اسکتوا۔ لا تکلموا نہ بولو۔ چپ کرو۔ میں جانوں میرا حقدار جانے۔ چابک لے آؤ... محمد بدلہ دینے کو آج حاضر ہے... مولانا یہ سیرت ہے۔ زور سے کہو...... یہ؟ (سیرت ہے) پیغمبرؐ تیری جوتی پہ قربان! اس صحابی نے بھی اپنا کرتہ اتار دیا اور نبیؐ کی پیٹھ سے چمٹ گیا۔ ختم نبوت کو بوسہ دیا جو انڈے کے برابر تھی۔ اس میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ اس نے اپنے سینے کو نبیؐ کی پیٹھ سے ملا اور چیخ کر کہا:

ما اريد هوا اردت هذا

میں بدلہ لینا نہیں چاہتا تھا۔ میں تو اپنے سینے کو جہنم سے بچانا چاہتا تھا (نعرہ تکبیر.... اللہ اکبر... شان رسالتؐ زندہ باد... شان صحابہؓ زندہ باد) صحابہ رو رہے ہیں اور وہ جھوم جھوم کر کہہ رہا ہے آؤ دیکھو میرے سینے میں محمدؐ کی رحمت پہنچ گئی ہے... میرے منہ میں محمدؐ کی خوشبو آگئی... آپ نے فرمایا.... رو کر فرمایا.... میرے یاروں کے کلیجے ہل گئے تھے... تو نے عجیب ڈھنگ کیا.... مگر جس کو محمدؐ کا وجود لگ گیا... اس کو جہنم کا سینک نہیں لگ

سکتا... سارے کہو! سبحان اللہ (سبحان اللہ)

دوستو! یہ ربیع الاول ہے۔ ربیع... کا معنی بہار... کہو ربیع کا معنی! (بہار) اول... کا معنی پہلا... یعنی پہلی بہار... موسم بہار آگیا۔ خدا کی قسم دنیا کو قرار آگیا۔ کائنات کو پیار آگیا... سارا جہان گل و گلزار ہوگیا' موسم بہار آ گیا۔۔ خدا کو پیار آگیا۔ آقائے نامدار آگیا... مدینے کا تاجدار آگیا... انبیاء کا سردار آگیا... امت کا غم خوار آگیا... خدا کی قسم غریبوں کا یار آگیا۔

لوگو! خدا کو پیار آگیا... موسم بہار آگیا... حبیب رب غفار آگیا... سب کہہ دو! سبحان اللہ (سبحان اللہ)

یہ میں نے انصاف پر ایک جھلک دی ہے... انصاف کرو... جس کا کھایئے' اسی کا گایئے۔ جس نے زبان دی ہے' پکارے کس کو؟ (اسی اللہ کو) پیشانی کس نے دی ہے؟ (اللہ نے) جھکے کہاں پر؟ (اللہ کے در پر) آنکھ کس نے دی ہے؟ (اللہ نے) دیکھے کس کے گھر کو؟ (اللہ کے گھر کو) دل کس نے دیا ہے؟ (اللہ نے) آباد کس سے ہو؟ (اللہ سے) مال کس نے دیا ہے؟ (اللہ نے) کس کے نام پر خرچ ہو؟ (اللہ کے)

بس یہی توحید! یہی عدل ہے؟ کہو یہی؟ (عدل ہے) دعا کرو اللہ ہمیں ظلم سے بچائے۔ آمین۔ ہم سوسائٹی کے شکر گزار ہیں۔ الحمدللہ... یہ دین کا بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ خدا ان کو اتفاق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ کل' پرسوں بھی جلسے ہوں گے۔ پھر آرام کر کے مفصل خطاب کروں گا۔ اللہ مجھے توفیق بخشیں گے۔ کچھ اور چھوٹے' چھوٹے پروگرام بھی ہوں گے۔ (انشاء اللہ) دعا کرو ہمیں اللہ عملی زندگی عطا فرمائے (آمین) اور اس محفل کی برکت سے کل قبر کی رات کو روشن فرمائے (آمین)

واقول قولی ھٰذا استغفر اللّٰہ العظیم۔

دعاء

یا اللہ ہماری محفل کو قبول فرما (آمین) ہمیں حق کہنے کی توفیق دے۔ (آمین) ہم سب کو انصاف کرنے کی توفیق عطا فرما (آمین) انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین) اللہ تعالیٰ آپ کا آنا' ہمارا سنانا' منظور فرمائے۔ (آمین) خدا کو عرش پہ' نبی کو فرش پہ راضی فرمائے۔۔ (آمین) عقیدہ صحیح اور اعمال نیک عطا فرمائے (آمین) آپس میں اتحاد' جذبہ جہاد عطا فرمائے۔ (آمین) ہمارے جو اکابر چلے گئے ہیں' مولانا یوسف بنوری۔۔۔ مولانا محمد شفیع۔۔۔ مولانا احتشام الحق تھانوی۔۔۔ مولانا غلام اللہ خان۔۔۔ مولانا مفتی محمود رحمہم اللہ خدا ان سب کی قبروں پر رحمت فرمائے اور خدا ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ (آمین) مولانا درخواستی بیمار ہیں' ہسپتال داخل ہیں۔۔۔ اللہ ان کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین) (حضرت درخواستی بھی (اگست ۱۹۹۴ء میں) انتقال فرما گئے۔ ہمارے سب کے اچھے مقاصد خدا پورے فرمائے (آمین)

یاد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ

دلِ زخم زخم لوگو! کوئی ہے، جسے دِکھائیں
کوئی ہم نفس نہیں ہے، غمِ جاں کسے سُنائیں

یکایک جو چھا گئی ہیں، غم و درد کی گھٹائیں
گیا کون اِس جہاں سے کہ بدل گئیں فضائیں

اُٹھا سائبانِ شفقت، بڑی تیز دُھوپ دیکھی
نہیں دُور دُور چھاؤں، کہاں اپنا سر چھپائیں

وہ زندگی کی مُونِس، اِنھی مُحسنوں کی یادیں!
شبِ زیست کے ستارے، وہ خُلوص کی دُعائیں

وہ رِفاقتوں کی راتیں، وہ ہر اِک سے دِل کی باتیں
گئے دَور کے وہ قِصّے، ہمیں یاد کیوں نہ آئیں

وہ شُجاعتوں کے پالے، بڑے صَبر و شُکر والے
وہی حوصلے حُسینیؓ، وہی زیدؓ کی ادائیں

وہ خوش نصیب، قرآں کی حَسیں حَسیں نگارش
زہے وہ صریرِ خامہ، کہ مَلک بھی جھوم جائیں

دمِ مرگ بھی تسلّی، سرِ قبر ہے تجلّی
ہوں مُدام عنبر افشاں، یہاں خُلد کی ہوائیں

ہو نصیب جامِ کوثر، یہ نفیس کی دُعا ہے
مگر اِک حَسیں تمنّا، کہ حضورؐ خود پلائیں

اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد و آلہ وسلم

نفیس الحسینی
ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بمقام لاہور

وضم الاله اسم النبی الی اسمه
اذا قال المؤذن فی الخمس اشهد
وشق له من اسمه کی یجله
فذوا العرش محمود وهٰذا محمد

جہاں روشن است جمالِ محمد
دلم زندہ شدم از وصالِ محمد
خوشا مسجد و منبر و خانقاہے
کہ در وے بود قیل قالِ محمد
بود در جہاں ہر کسے را خیالِ مرا
از ہمہ خوش خیالِ محمد
نمی گویند چنانِ یا چنینی
بہر صورت تسر الناظرینی
ز سرتاپا ز پاتا سر کہ بینم
حسینی دلنشینی نازنینی

خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم گماں سے بلند
خدا کا حسن انتخاب' انتخاب لاجواب

یارب صل وسلم دائماً ابدا
علی رسولک خیر الخلق کلهم
هو الحبیب الذی ترجٰی شفاعته
لکل هول من الاهوال مقتحم

....

درود شریف محبت سے پڑھیں۔

حضرت لاہوریؒ کی سادگی..... تمہیدی کلمات

نوجوانانِ اہلسنت' برادرانِ ملت' حاضرینِ خلقت' مجلس بابرکت' میں آج اس منبر کے قریب کتاب و سنت کی روشنی میں کچھ عرض کرنے کی جسارت و سعادت حاصل کر رہا ہوں جہاں ہمارے مرشد' کھدر پوش' فقیر منش' شیخ التفسیر' روشن ضمیر' سلسلہ قادریہ کے پیر' ایک پھولوں کا ہار اور ایک سادی سی دستار باندھ کر لوگوں کو ہدایت فرمایا کرتے تھے۔ آج منبر ہے' زینت منبر نہیں۔۔ مصلیٰ ہے اور زینت مصلیٰ نہیں۔۔۔

مجھے شیرانوالہ سے تعلق ہے

مجھے وہ کونہ یاد ہے' جہاں میں مغرب کے بعد بیٹھ کر عشاء تک ذکر بالجہر کیا کرتا تھا۔ وہ جگہ سامنے ہے' جہاں حضرت چارپائی پر سوتے تھے' اور میں مغرب سے عشاء تک ان کی خدمت کیا کرتا تھا۔ یہ دروازہ سامنے ہے جہاں میں ان کے ساتھ بیٹھ کر روزہ افطار کیا کرتا تھا۔ بہرحال اس مسجد سے ہمارا روحانی اور قلبی تعلق وابستہ ہے جو ہمیشہ رہے گا۔

نوجوانو کچھ کرلو

میں مسرت کا اظہار کرتا ہوں کہ نوجوانانِ اہلسنت جن کی رگوں میں اسلام کا خون دوڑتا ہے' جن کے ایک ہاتھ میں پرچم صحابہؓ اور دوسرے ہاتھ میں پرچم اہل بیت ہے۔ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى۔ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں کو سعادت بخشی' وہ میدان میں۔۔

مدینے سے یہی آواز آ رہی ہے۔ شبابک قبل هرمک۔ جوانی میں کچھ کرلو، کل بڑھاپا آجائے گا۔

جوانی کی عبادت

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جوانی کا ایک نفل بڑھاپے کی ساری رات کی عبادت سے افضل ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

میں خوش ہوں کہ آپ نے "مقام مصطفیٰ کانفرنس" رکھی۔ ہم نظام مصطفیٰ کے بھی قائل ہیں، اسلام مصطفیٰ، پیغام مصطفیٰ، پروگرام مصطفیٰ، احترام مصطفیٰ، نام مصطفیٰ، کام مصطفیٰ، اور مقام مصطفیٰ کے بھی قائل ہیں۔

مقام مصطفیٰ خالق جانتا ہے

باقی حضور ﷺ کا مقام تو وہی جانتا ہے جو حضور کا خالق ہے۔ وہ خود فرماتے ہیں: وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ کملی والے میں نے آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے۔

مقام مصطفیٰ قرآن کی روشنی میں

آقا کے مقام کو وہی جانتا ہے جس نے آقا کے سر مبارک پر نبوت کا تاج رکھا۔ کبھی فرمایا تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ کبھی فرمایا وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ کبھی فرمایا وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ۔ کبھی فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ

النَّبِیِّ۔ کبھی فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔ کبھی فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ۔ کبھی فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ مصطفیٰ کا مقام۔

خاتم الانبیاء کی ذات ہے وہم و گماں سے بلند
خدا کا حسن انتخاب' انتخاب لاجواب

آقا کا مقام خود ان کے رب سے پوچھئے کہ آقا کا مقام کیا ہے۔ فرماتے ہیں اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی۔ یاد ہے آپ یتیم تھے۔ میں نے آپ کا درجہ بلند کیا۔ وَوَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدٰی۔ آپ میری محبت کے متلاشی تھے میں نے آپ کو اپنی ملاقات اور معراج عطا کی۔

مقام مصطفیٰ ﷺ جبرئیل کی نظر میں

مقام مصطفیٰ ﷺ حضرت جبرئیل سے پوچھو۔

معراج پہ جبرئیل سے تھے پوچھتے شاہ امم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگے' مہ جبیں حق کی قسم
آفاقہا گردیدام مہر بتاں ورزیدام
بسیار خوباں دیدام لیکن تو چیزے دیگری
اللہ کے محبوب سے کس کو مجال ہمسری
حق نے کی ہے عطا سب سروروں کی سروری
آپ پر ہے ختم سب پیغمبروں کی پیغمبری
تو از پری چابک تری و زبرگ گل نازک تری
و ز ہرچہ گوید بہتری حقا عجائب دلبری

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا' میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے ملاقات کر چکا ہوں مگر مقام مصطفیٰؐ سب سے اونچا ہے اور معراج کی رات معلوم ہو گیا۔

بدو گفت سالار بیت الحرام
کہ اے حامل وحی برتر خرام
چو در دوستی مخلصم یافتی
عنانم ز صحبت چرا تافتی
بگفتا فراتر مجالم نماند
بماندم نے روئے بالم نماند
اگر یکسر موئے بالا پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

کہنے لگا' کملی والے! جہاں جبرئیل کی انتہا ہے وہاں محمدؐ کی نبوت کی ابتدا ہے۔

جھوٹے عاشق اور توہین نبوی

مقام مصطفیٰ ﷺ ایک عاشق سے پوچھو۔ حضرت حسانؓ جو پیغمبر کا شاعر ہے' حضور ﷺ اس کو خود منبر پر بٹھاتے۔۔۔ آج تو کوئی نبیؑ کو انسانیت سے نکال کر نور بنا رہا ہے۔۔۔ کوئی کہتا ہے۔

"برائے چشم بینا از مدینہ" برسر ملتاں
بشکل صدر دیں خود رحمۃ اللعالمین آمد

کوئی کہتا ہے کہ۔

مدینہ بھی اچھا ہے' علی پور بھی اچھا ہے
مدینہ بھی مطہر ہے' علی پور بھی مقدس ہے

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے۔

یہ مقام مصطفیٰ نہیں۔ کوئی مقام مصطفیٰ ﷺ اس انداز میں پیش کرتا ہے کہ اس دور میں جس نے مصطفیٰ کا چہرہ نہیں دیکھا وہ اس مولانا (نورانی) کا دیکھ لے۔ یہ مقام مصطفیٰ نہیں۔ میں کسی کی تردید نہیں کر رہا۔

آؤ مقام مصطفیٰ ﷺ حضرت حسانؓ سے پوچھیں۔ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ مقام مصطفیٰ' غلام مصطفیٰ سے سنو۔ دعا کرو خدا ہم سب کو غلام مصطفیٰ بنائے۔ (آمین)

وقت کافی گزر چکا ہے۔ میں آج ملتان سے چار بجے آیا۔ جس طریقہ سے آیا وہ اللہ جانتا ہے۔ ایک بس سے بے بس ہوگیا۔ اس کو مس کر کے دوسری بس میں جا بیٹھا۔ دوسری بھی ماشاء اللہ چونگی پر بس ہوگئی۔ اب کار پے' بے کار آپ کے سامنے پہنچا۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ اس جلسے کو کامیاب فرمائیں۔

میں کچھ پیغام مصطفیٰ بھی دوں گا۔ توجہ کیجئے۔ ایک ہے پیغام مصطفیٰ' ایک ہے پروگرام مصطفیٰ' ایک ہے اکرام مصطفیٰ' ایک ہے احترام مصطفیٰ' ایک ہے نظام مصطفیٰ' ایک ہے مقام مصطفیٰ' ہم سب کو مانتے ہیں' جانتے ہیں' پہچانتے ہیں۔

مقام مصطفیٰ ﷺ قاسم نانوتویؒ کی نظر میں

مقام مصطفیٰ مولانا قاسم نانوتویؒ سے پوچھئے۔ کہتے ہیں:

اڑا کے باد میری مشت خاک کو پس مرگ
کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار
ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا
کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار

جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے
کہ میں ہوں اور سگان حرم کی تیرے قطار

مقام مصطفیٰ شیخ الہند کی نظر میں

مقام مصطفیٰ پوچھو شیخ الہند سے

خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد چشم در راہے ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس
محمد حامد حمد خدا بس
خدا یا از تو حب مصطفیٰ را
محمد است مے خواہم خدارا

اب ترجمہ کیا کروں----

مقام مصطفیٰ سعدیؒ کی نظر میں

مقام مصطفیٰ پوچھو مولانا سعدیؒ سے:

یک جان چه کند سعدی مسکین که صد جان
سعدیم خدائے سگ دربان محمد

"سو سعدی محمد ﷺ کے مدینے کی گلی کے کتے کے پاؤں کی مٹی پر قربان ہو جائیں"۔

مولانا سعدی نے جب حضور ﷺ کا مقام پیش کیا۔ بلغ العلٰی بکمالہ ہماری لاکھوں تقریریں، ہمارے لاکھوں اشعار ہوں، مگر اس میں سعدی نے کمال کیا:

بلغ العلٰی بکمالہ معراج آگیا

كشف الدجى بجماله	محمد کریمؐ کا حسن آگیا
حسنت جميع خصاله	پیغمبرؐ کی سیرت آگئی
صلوا عليه وآله	قیامت تک محمدؐ پہ درود آگیا

سعدیؒ کے جملوں کی عظمت

حافظ شیرازی نے کہا تھا' سعدی! سارا دیوان لے لے اور مجھے اپنے یہ صرف چار مصرعے دے دے۔ کہنے لگے' چپ رہو! میں یہ وہ نذرانہ عقیدت پیش کر چکا ہوں کہ مجھے یقین ہے کہ قیامت کے دن محمد عربیؐ اپنی طرف سے تمغہ غلامی عطا کریں گے۔ ان اشعار کی وجہ سے مصطفیٰؐ مجھے اپنا غلام بنالیں گے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ حافظ شیرازیؒ کی نظر میں

حافظ شیرازیؒ نے حضور ﷺ کا مقام پیش کیا۔

يا صاحب الجمال و يا سيد البشر
من وجهك المنير لقد نور القمر

اب ایک ایک شعر کا ترجمہ کروں تو وقت چاہیے۔ کہتا ہے:

لا يمكن الثناء كما كان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

میں آپ ﷺ کی تعریف کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ خدا کے بعد کسی پر نگاہ اٹھتی ہے تو وہ مصطفیٰؐ کی ذات ہے۔ یہ مقام مصطفیٰؐ ہے۔

حضرت حسانؓ کے لیے دعائے پیغمبر

حضرت حسانؓ پیغمبر کا شاعر منبر پر بیٹھتا ہے۔ حضورؐ نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔

پیغمبرؐ کی نگاہ حضرت حسان پر' حضرت حسان کی نگاہ نبی کریم ﷺ پر۔

حضورؐ کی زبان' فیض ترجمان' گوہر فشاں سے اعلان و بیان' پیغمبر باوفا' اپنے رضاکار کے لیے' اپنے جانثار و وفادار کے لیے پیغمبر دعا کرتے ہیں: اللّٰھم اید بروح القدس۔ "مولیٰ! میرے شاعر کو اپنے جبرئیل کی تائید عطا کر تاکہ میری طرف سے حسان جواب دے' جو کفار مجھے گالیاں دیتے ہیں۔ حسان مقام مصطفیٰؐ بیان کرتا ہے: واحسن منک لم ترقط عینی۔ میں نے سارے عرب کو دیکھا' آپ جیسا میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ حضرت انسؓ کی نظر میں

حضرت انسؓ کہتے ہیں: کان رسول اللّٰہ احسن الناس' عور الناس' ازھد الناس' اعبد الناس' اشجع الناس' اسخ الناس' اجود الناس۔ میرا مصطفیٰؐ سخاوت میں' لیاقت میں' امانت میں' ریاضت میں' ساری کائنات سے اعلیٰ و بالا ہے۔ یہ مقام مصطفیٰؐ ہے۔ سب کہو ﷺ ۔

مقام مصطفیٰ ﷺ دین پوری کی نظر میں

میرے نزدیک مقام مصطفیٰؐ یہ ہے کہ پیغمبر کے مدینے کی گلیوں کی ہوا بھی ہمارے لیے شفا کا پیغام لاتی ہے۔ میرے نزدیک مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مدینے کی گلیوں کے کتوں کے پاؤں کی مٹی بھی ہماری آنکھوں کے لیے سرمہ ہے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ علماءدیوبند کی نظر میں

ہمارے نزدیک مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ترازو بنائیں۔ ایک طرف محمد عربی ﷺ کو بٹھائیں۔ دوسری طرف زہاد' عباد' سجاد' اقطاب' اغیاث' ابدال' اخیار' علماء' صلحاء' اتقیاء' اصفیاء' اولیاء' جن و ملک' حور و فلک' چودہ طبق' عرش و کرسی' مفسر' محقق' مدقق' مبلغ' مدرس بٹھائے۔ جنت بھی رکھ دے۔ ایک طرف صرف کملی والے کو بٹھائے۔ مقام مصطفیٰ باصفا یہ ہے کہ خدا ترازو کو اٹھائے' مقام مصطفیٰ بتائے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات کی شان کم ہے محمد ﷺ کا مقام و شان زیادہ ہے۔ (سبحان اللہ) نعرے-----

ہم کیا چاہتے ہیں؟

"مقام مصطفیٰ ﷺ"۔ بہرحال آپ نے عجیب موضوع دیا۔ میں تو کچھ پیغام مصطفیٰ دینا چاہتا ہوں۔ ہم ملک میں پروگرام مصطفیٰ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ دعا کرو اس ملک میں مصطفیٰ کا پروگرام آئے۔ ہر شخص محمد ﷺ کا غلام نظر آئے۔ نبی تو نبی ہے' جو پیغمبر کو ایک منٹ دیکھ لے ساری دنیا کے ولی اس کی جوتی کے ذروں کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ پیغمبر تو پھر پیغمبر ہوا۔

میرا نبی سید الانبیاء ہے

میں آج گرج کر اپنے مرشد کی مسجد میں کہہ رہا ہوں۔ ہر نبی فقط نبی ہے۔ میرا نبی نبی الانبیاء ہے۔ تمام انبیاء کا بھی نبی ہے۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مقام مصطفیٰ ﷺ اور موسیٰؑ

آپ ﷺ فرماتے ہیں: لو کان موسیٰ حیا ما وسعه الا التباعی۔ آج اگر موسیٰؑ بھی زندہ ہو کر آ جاتا تو محمدؐ عربی کا تابعدار ہوتا۔

آپ ﷺ نے فرمایا' لو انزل فیکم موسی ثم اتبعتموه و ترکتمونی لضللتم اذا۔ اگر آج موسیٰؑ آ جائیں' مجھے چھوڑ کر اس کی نبوت کو تم مانو۔ اس کے امتی بننے کی تم کوشش کرو تو تم گمراہ' تباہ' روسیاہ' برباد اور ناشاد ہو جاؤ گے۔ اب قیامت تک نبوت میری رہے گی۔

مقام مصطفیٰ ﷺ اور تمام انبیاء

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ آدمؑ کو بھی قیامت کے دن سایہ ملے گا تو محمد ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ملے گا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک سارے انبیاء' میرے نبی کے حوض کوثر پر پیالے لے کر پانی پینے آئیں گے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے' انا قائد المرسلین۔ فرمایا' سارے رسول میرے پیچھے' قطار اندر قطار' میری اقتدا میں تابعدار ہوں گے۔ میں محمد سب کا سردار ہوں گا۔ ﷺ

مقام مصطفیٰ ﷺ اور ازواج مطہراتؓ

بہرحال آپ نے مجھے اس طرف چھیڑ دیا۔ فی البدیع عرض کر رہا ہوں۔ دعا کرو اللہ توفیق عطا فرمائیں۔ آج مقام مصطفیٰؐ عرض کر رہا ہوں۔ تھوڑا سا میں پیغام مصطفیٰؐ بھی دوں گا۔

دوستو! نبی نبی ہوتا ہے۔ مقام مصطفیٰ جو بیوی میرے نکاح میں آئے۔ میں مرجاؤں تو وہ بیوہ، چار مہینے دس دن کے بعد کہیں اور نکاح کردو بیوہ کا۔ جو پیغمبر ﷺ کے نکاح میں آئے، قیامت تک امت پہ حرام ہوتی ہے۔ مومنوں کی اماں بن جاتی ہے۔ یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔ سارے کہو ﷺ

مصطفیٰ ﷺ کے اشارہ کی برکت

پیغمبر کی انگلی کا مقام ہم نہیں بتا سکتے۔ نبی اشارہ کرے تو چاند دو ٹکڑے۔ نبی اشارہ کرے تو بارش شروع ہو جائے۔ نبی اشارہ کرے تو بوڑھی بکری میں دودھ بڑھ جائے۔ نبی ہاتھ رکھے تو جابرؓ کی کھجوروں میں برکت ہو جائے۔ قرضہ اُتر جائے۔ نبی ہاتھ سے اشارہ کرے تو درخت دوڑ کر آجائے۔ نبی ہاتھ پھیرے تو جلیبب کا چہرہ چمکنے لگ جائے، نبی ہاتھ لگائے تو حبیبؓ ابن خدیج کی آنکھ ٹھیک ہو جائے۔ نبی ہاتھ سے لعاب لگائے تو علیؓ کا درد چلا جائے۔ نبی ابو بکرؓ کے پاؤں پر انگلی سے لعاب لگائے تو سانپ کا زہر ختم ہو جائے۔ میرا نبی ہاتھ اٹھائے تو ابو ہریرہؓ کی اماں کلمہ پڑھ لے۔ میرا نبی دعا کرے میدان طائف میں تو اللہ تعالیٰ امت پر رحم فرمادیں۔ میرا نبی بدر میں ہاتھ اٹھائے تو فتح ونصرت کے جھنڈے لہرائیں۔ میرا نبی خندق میں جابرؓ کے چار آدمیوں کے کھانے میں برکت کی دعا کرے تو چودہ سو کھا جائیں۔ میرا نبی دعا کرے تو انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری ہو جائیں۔ قیامت کے دن میرا نبی ہاتھ اٹھائے گا تو امت کے لیے جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔۔۔ نعرے

ہمیں مصطفیٰ ﷺ کی چاہ ہے

(کسی نے چائے پیش کر دی) فرمایا' کیا مطلب ہے کہ میں اب بیٹھ جاؤں اور چائے پیوں۔ ہمارے بھائی بھی سادے ہیں کہتے ہیں کہ تقریر چھوڑ دو' چائے پیو۔ یہ میرے بھائی سادے ہیں۔

توجہ کرو۔ کچھ بھی ہے' تھکاوٹ ہے' مگر میں اب اپنے محبوب کی اس تعریف و توصیف و ثناء میں اتنا مست ہوں کہ چائے کیا ہوتی ہے۔ اب چاء نہیں' اب چاہ ہے۔ پیغمبر کی چاہ ہے۔ اب محمد ﷺ کی جوتیوں کی راہ ہے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کے مقام سے آشنا فرمائے۔ (آمین)

شان نبوی میں حسانؓ کے جملے

حضرت حسانؓ کو سنئے' جو قرون اولیٰ میں تھے۔ حضور ﷺ کے سامنے کہہ رہے ہیں' کہتے ہیں:

واحسن منک لم ترقط عینی۔

"تجھ جیسا خوبصورت میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکے گی"۔

حضرت حسانؓ کے اشعار سنئے۔ پیغام مصطفیٰ ﷺ سن کر جانا جس کی ضرورت ہے' مقام تو سارے جانتے ہیں۔ آپ ﷺ کی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ صدیقہؓ کی نظر میں

بی بی صدیقہؓ نے کہا کہ کان خلقه القرآن۔ محمد ﷺ کا مقام دیکھنا ہے تو سارا قرآن پڑھو۔

مقام مصطفیٰ ﷺ اکابر کی نظر میں

ہمارے علماء لکھتے ہیں کہ قرآن علم ہے' حضور ﷺ عمل ہیں۔ یہ قرآن صورت ہے' پیغمبرؐ سیرت ہیں۔ یہ قرآن چپ ہے' محمدؐ بولتا ہے۔ یہ قرآن ذکر ہے' نبیؐ مذکر ہے۔ یہ قرآن نصیحت ہے' محمدؐ ناصح ہیں۔ یہ قرآن وعظ ہے' محمدؐ واعظ ہیں... ﷺ

مقام مصطفیٰ ﷺ کیا ہونا چاہیے

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے مازنام مصطفیٰ است

ہمارے دل میں مصطفیٰؐ کا مقام ہے۔ نبیؐ کا مقام یہ ہونا چاہیے کہ اپنے ماں باپ سے' اپنی اولاد سے' اپنی جائیداد سے' ساری دنیا سے زیادہ ہمارے دل میں محمدؐ کا مقام ہو۔ سارے کہو ﷺ

آقا ﷺ کا مقام دل میں سب سے زیادہ رکھو۔ پیغمبر کا شاعر' شاعری میں ماہر' صحابہ کے سامنے ظاہر' نبی کا دیوانہ' مصطفیٰ کا پروانہ' حضورؐ کا مستانہ' غیر سے بیگانہ' توحید کا فرزانہ' تابعدار و جانثار' وفادار و پیغمبر کا خدمت گزار' حضرت حسان' نوجوان' خادم نبی آخر الزمان کی زبان' فیض ترجمان' گوہر فشان سے اعلان سنو: واحسن منک لم ترقط عینی۔

مرزائیوں سے مکالمہ

میں ایک دفعہ چنیوٹ سے بس میں بیٹھا۔ مرزائی مجھے ملے۔ میں نے چنیوٹ میں کہا تھا: یہ چنیوٹ ہے' ادھر حقیقت ہے ادھر کھوٹ ہے (اشارہ مرزائیوں کی طرف) میں نے کہا کہ ادھر رحمانی تائید ہے' ادھر شیطانی ووٹ

ہے' ادھر دین ہی دین ہے' ادھر دولت و نوٹ ہے' یہ میری ربوے پہ چوٹ ہے۔

میں بھی گاڑی میں بیٹھا اور مرزائی بھی۔ ام چوس داڑھی اور الذی بلبدل الکوٹ والبیٹ والپتلون' کوئی خاموش' کوئی بے ہوش' کوئی سگریٹ نوش' عجیب نمونے تھے۔ جب میرے ہاتھ میں کلہاڑی دیکھی' میرا نقشہ مولویانہ دیکھا تو سارے جمع ہو گئے۔ آپ کون ہیں؟ کیسے آئے؟ میں نے کہا کہ چنیوٹ میں کانفرنس تھی "ختم نبوت" میں وہاں سے خطاب کر کے آ رہا ہوں۔ میرا گھر دور ہے' قریب خانپور ہے' بستی کا نام دین پور ہے' ریاست کا نام بہاولپور ہے' میرا نام عبدالشکور ہے۔ کہنے لگے' آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا' مصطفیٰ ﷺ کو آخر الزماں نبی مانتا ہوں اور قادیانی کو دجال مانتا ہوں۔ میں اس کو جھوٹا مانتا ہوں۔ میں اس کو ذیابیطس کا بیمار مانتا ہوں۔ میں اس کو انگریز کا خود کاشتہ مانتا ہوں۔ میں اس کی موت ٹٹی خانے میں مانتا ہوں۔ وہ آج بھی برانڈرتھ روڈ پر مکان موجود ہے۔ (احمدیہ مارکیٹ میں)

جھوٹے کی محبت جھوٹی

وہ چپ کر کے سنتے رہے۔ میں نے کہا' یہی بات سمجھ آ گئی؟ میں نے کہا' مرزے کا پتہ چلا ہے؟ میں نے مرزے کو جھوٹا کہا' اس کو میں نے خود کاشتہ پودا کہا' انگریز کا پٹھو کہا' دجال کہا' تم چپ سنتے رہے۔ میں نے کہا' تمہارا نبی بھی جھوٹا' محبت بھی جھوٹی ہے۔ میں نے کہا' میرے نبیؐ کے خلاف اگر ایک جملہ گستاخی کا کہو تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔ کئی غازی علم الدین اور غازی عبدالقیوم تیار ہو جائیں گے۔ ہمارا نبی سچا ہے تو محبت بھی سچی ہے۔ جن کا نبی جھوٹا ہے ان کی محبت بھی جھوٹی ہے۔ کچھ بھی کہتے رہو ان کو غیرت نہیں آتی کیونکہ نبی ہو تو غیرت آئے۔ دعا کرو اللہ ہمیں حضور ﷺ کی سچی

محبت عطا فرمائیں۔ (آمین)

محبت نبوی ﷺ میں علم الدین دیوانہ

جب غازی علم الدین سے اسی لاہور میں بیان لیا گیا کہ تونے راجپال کو قتل کیوں کیا؟ اس نے جواب میں کہا کہ جب ہم محمد ﷺ کی گستاخی سنتے ہیں تو ہم پاگل ہو جاتے ہیں۔ ہمیں ہوش نہیں رہتی۔ ہمیں ماں باپ سے لے کر کوئی چیز یاد نہیں رہتی۔ ہمیں پھر صرف عشق محمد ﷺ نظر آتا ہے۔ جج نے فیصلے میں لکھا کہ اتنی کسی کو کسی سے محبت نہیں، جتنی مسلمانوں کو اپنے محمد ﷺ سے محبت ہے۔ سارے کہو ﷺ

جہاں خدا کا ذکر وہاں مصطفیٰ ﷺ کا ذکر

حضرت حسانؓ سے مقام مصطفیٰ ﷺ سنئے۔ تمہیں تو پیغمبرؐ کے مقام کا پتہ ہی نہیں۔ کبھی کیا کہتے ہو کبھی کیا۔ مقام مصطفیٰ ﷺ بہت اعلیٰ ہے۔ وہ اللہ کو معلوم ہے۔

فرمایا: میرے مصطفیٰ ﷺ تیری شان وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ اینما ذکرت ذکرت۔ کملی والے جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں آپ ﷺ کا ذکر بھی ہوگا۔

تقریر میں مزہ کب ہوگا

میں کلمہ پڑھوں۔ میں اس وقت تک عالم نہیں بن سکتا جس وقت تک حدیث رسول اللہ ﷺ نہ پڑھوں۔ میری تقریر میں اس وقت تک مزہ نہیں ہوگا جب تک آقا کی تعریف و ثنا نہ کروں۔ نماز نہیں ہوتی جب تک حضور پاک ﷺ پر درود نہ پڑھوں۔

دوستو! قبر میں سوال و جواب پورا نہیں ہوتا جب تک نبی کے متعلق جواب نہ دیں۔ یہ لاہور ہے' یہاں کئی قسم کا شور ہے' یہ مجمع بھی قابل غور ہے' یہاں بھی فساد عام طور ہے۔ دعا کرو خدا اس لاہور کو جرات ایمانی عطا فرمائے۔ (آمین)

قبر میں مصطفیٰ ﷺ کے متعلق سوال

میں پوچھتا ہوں قبر میں پوچھا جائے گا من هذا الرجل الذی بعث فیکم۔ یہ قادیانی کے متعلق پوچھا جائے گا یا ہمارے نبی کے متعلق؟ (ہمارے نبی کے متعلق) اگر کوئی کہہ دے کہ میں آقا کو نہیں جانتا وہ جنتی ہے یا جہنمی؟ (جہنمی)

قیامت کے دن جھنڈا لواء الحمد کس کے ہاتھ میں ہوگا۔ (حضور ﷺ کے) حوض کوثر کا تقسیم کرنے والا کون ہوگا؟ (حضور ﷺ) بگڑی ہوئی امت کی شفاعت کر کے بخشش کون کروائے گا؟ (حضور ﷺ) یہ غلام احمد قادیانی کیا کرے گا؟ یہ گھنٹیاں بجائے گا۔۔۔ اس کا کیا کام ہے۔

شفاعت کا جھنڈا مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ میں

میں پوچھتا ہوں کہ اگر ہم کلمہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ نہ پڑھیں تو خاتمہ بالخیر ہوگا؟ (نہیں) کس کے کلمے پر خاتمہ بالخیر ہوگا؟ (محمد رسول اللہ کے) حوض کوثر کا مالک کون ہوگا؟ (حضرت محمد ﷺ) شفاعت کا جھنڈا کس کے ہاتھ میں ہوگا؟ (حضور ﷺ کے) قیامت کے دن کس کے جھنڈے کے نیچے پناہ ملے گی؟ (حضور ﷺ کے) روٹھے خدا کو اپنی شفاعت سے کون راضی کرے گا؟ (حضور ﷺ) یہ قادیانی بے وقوف کیا کرے گا؟ یہ سلسل بول میں پھرتا رہے گا۔

دوستو! حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مقام مصطفیٰ یہی ہے سب کہو ﷺ۔

ہماری شکلیں کیوں نہیں بدلیں؟

میں آج علماء کے سامنے گرج کر کہتا ہوں کہ آج ہماری شکلیں اگر بندر اور سور کی نہیں بنیں، جس طرح داؤد، جس طرح لوط کی قوم پر آگ اور پتھر برسے، یہ مقام مصطفیٰ کی برکت ہے۔ مجھے وہ دعا یاد ہے، میرے نبیؐ نے کعبے کے غلاف کو پکڑ کر فرمایا تھا اللھم لا تجعل بامتی مسخا ولا فسخا۔ اللہ میری امت کو زمین میں نہ دھنسانا۔ میری امت کی شکلیں نہ بدلنا۔ سور اور بندر نہ بنانا۔ ان کے گناہوں کو نہ دیکھنا، محمدؐ کی روتی ہوئی دعاؤں کو دیکھنا۔ یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔

حضور ﷺ کی برکت

وہ قرآن سید الکتب ہے جو مصطفیٰؐ پر اترا۔ وہ مہینہ سید الشہور ہے جس میں قرآن آیا۔ وہ رات سید الیالی ہے جس میں قرآن آیا۔ وہ امت سید الامم ہے جو محمد ﷺ کے حصے میں آئی۔ (سبحان اللہ) کہہ دو ﷺ - یہ مقام مصطفیٰؐ ہے۔ یہ حضور ﷺ کی برکت ہے۔

مکہ صرف مکہ تھا۔ حضور ﷺ آئے تو مکہ مکرمہ بن گیا۔ مدینہ صرف مدینہ تھا مدنی کا قدم آیا تو مدینہ منورہ بن گیا۔ یہ مقام مصطفیٰؐ ہے۔ عبدالشکور غلام مصطفیٰؐ ہے، احترام مصطفیٰؐ ہے، یہ مقام مصطفیٰؐ ہے۔

حضور ﷺ کے ساتھ نسبت

جو نبی ﷺ کے جھنڈے کے نیچے آیا' غازی بن گیا۔ جو مسجد میں پہنچا' نمازی بن گیا۔ جس نے قرآن قرات سے پڑھا' قاری بن گیا۔ جس نے کعبے کو دیکھا' حاجی بن گیا۔ جس نے فیصلہ قرآن و حدیث کے مطابق کیا' قاضی بن گیا۔ جس نے محمد ﷺ کا چہرہ دیکھا' کلمہ پڑھ کر صحابی بن گیا۔ (سبحان اللہ) یہ مقام مصطفیٰؐ ہے۔

نبی ﷺ کو ماننے والا کون ہے؟

جو نبی ﷺ کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ جو محمد ﷺ کو مان لے وہ مسلمان ہے۔ جو نبی ﷺ کا قرآن یاد کرے وہ حافظ قرآن ہے۔ جو قرآن کی تفسیر کرے مفسر قرآن ہے۔ جو کھڑا ہو کر قرآن کی تشریح کرے' وہ مبلغ ہے۔ خدا کی قسم جو تحقیق کرے' وہ محقق ہے۔ یہ سارا مقام مصطفیٰؐ ہے۔

پہلے واقعہ کی طرف اشارہ

حضرت حسانؓ کا شعر سن لو اور پیغام مصطفیٰؐ سن لو۔ چونکہ آپ کافی دیر جاگ چکے ہیں اور بہت دور دور سے ساتھی آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مقام مصطفیٰؐ کی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین) آپ نے صبح بھینسوں کا دودھ نکالنا ہے۔ آپ نے صبح قلفیاں تیار کرنی ہیں۔ آپ نے بہت ساری کام صبح کرنے ہیں۔

مسجد نبوی کا عجیب واقعہ

میرے دوستو سنو! جس سے محمد ﷺ ناراض ہیں وہ آج تک روضے پر نہیں جا سکا۔ جائیں تو ذلیل ہو کر آتے ہیں۔ وہاں میلاد کرتے ہیں تو دم

مست قلندر... سارے جیل کے اندر.. وہاں ان کی عزت نہیں ہے۔

میں مسجد نبوی میں تقریر کرتا تھا۔ میں نے پچیس تقریریں مسجد نبوی میں کیں۔ میں نے ایک نماز مصلیٰ رسول پر پڑھائی۔ ہم اپنی تعریف کیوں کریں اللہ کا فضل ہے۔ الحمدللہ انا فصیح فی اللغة العربیة بالمحاورة۔ میں تو عربی مادری زبان کی طرح جانتا ہوں۔

میں وہاں حدیث پڑھتا تھا۔ وہاں حدیث یاد کرتا تھا۔ عصر کے بعد مسجد نبوی میں میری تقریر ہوتی تھی۔ کہہ دو (سبحان اللہ) حضور ﷺ کی مسجد میں ایک دن میں تقریر کر رہا تھا کہ اذان شروع ہو گئی۔ اللہ اکبر.. اللہ اکبر.. میں نے کہا کہ دیکھنا کہیں منبر پر بلال تو نہیں آیا۔ بھاگنا بھاگنا کہیں مصلے پر آمنہ کا لال تو نہیں آیا۔ لوگ دیوانے ہو گئے۔ انہوں نے کہا' ہمیں یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ روضے سے باہر آ گئے ہیں یہ عشق رسول تھا۔ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم)

مسجد نبوی میں مکالمہ

میں وہاں تقریر کر رہا تھا۔ قصور کے ایک عالم تھے۔ (بریلوی) میں نے اس سے کہا' مولانا! پاکستان میں تو آپ ہمیں کافر کہتے ہیں؟ وہابی کہتے ہیں۔ یہاں آئیں آپ بھی تقریر کریں۔ اللہ کی قسم مسجد میں بیٹھا ہوں' حج کر کے آیا ہوں۔ کہنے لگا' چھتر کھانے نے... خاص پنجابی بولتا تھا۔ میں نام نہیں لوں گا۔ میری عادت نہیں۔ وہ بھی فوت ہو گیا ہے۔ اچھا سریلا تھا۔

میں نے کہا' مولانا! پاکستان میں تو آپ بڑے عاشق رسول ہو۔ پاکستان میں تو بڑے فتوے لگاتے ہو۔ یہاں کھڑے ہو کر گیارہویں بارہویں کی بات کرو۔ یارسول اللہ کے نعرے لگاؤ۔ مسئلے بیان کرو۔ کہنے لگا' مولوی جی چھتر کھانے نے۔ تسی ایتھے بول سکدے او اسیں نئیں بول سکدے۔ میں نے

کہا' کامیاب تو وہ ہے جو نبی ﷺ کے دروازے پر بھی بول سکتا ہو۔ (سبحان اللہ) دعا کرو اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)
شہادت ایک درجہ ہے۔ اللہ ہمیں درجہ شہادت عطا فرمائے۔ (آمین)

مصطفیٰ ﷺ کی محبت سے کوئی خالی نہیں

میں آپ کو دعوے سے کہتا ہوں کہ میرا محبوب اتنا حسین ہے' دلنشین ہے' مہ جبین ہے' نازنین ہے' بہترین ہے' بالیقین ہے' محبوب رب العالمین ہے کہ مصطفیٰ کی محبت سے پہاڑ بھی خالی نہیں' درخت بھی خالی نہیں' زمین بھی خالی نہیں' جبرئیل بھی خالی نہیں' جن بھی خالی نہیں' آسمان بھی خالی نہیں۔

ملتان میں توہین نبوی

ملتان میں جلسہ ہوا۔ ناراض نہ ہونا۔ مولانا قمرالدین سیالوی سٹیج پر بیٹھے تھے۔ وہ بھی فوت ہو گئے ہیں۔ مولوی خدا بخش شجاع آباد کے تھے' وہ تقریر کر رہے تھے۔ کہنے لگے' حضرات جس نے ملتان میں اس دور میں نبی کا چہرہ نہ دیکھا ہو' وہ قمرالدین کو دیکھ لے۔ استغفراللہ۔۔ خدا کی قسم وہاں جا کر پوچھ سکتے ہو' ہم ایسے نہیں ہیں۔

مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ سے چشمہ جاری ہوا

آپ ہنستے ہنستے' پھنستے جائیں۔ لوگ کہتے ہیں' دین پوری صاحب! حضرت موسیٰ نے عصا مارا پتھر سے پانی نکلا۔ میں نے کہا کہ پتھروں سے آج بھی کشمیر' کاغان وغیرہ سے پانی نکلتا ہے۔ چلو میں دکھاؤں کہ مدنی ہاتھ رکھے تو انگلیوں سے نہریں جاری ہو جائیں (سبحان اللہ) اور پانی بھی میٹھا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ اور موسیٰؑ

کہنے لگے مولوی عبدالشکور حضرت عیسیٰ قم باذن اللہ فرماتے تو قبر سے تھوڑی دیر کے لیے مردہ زندہ ہو جاتا۔ میں نے کہا کہ میرا نبی نگاہ اٹھائے تو پتھر بھی زندہ ہو کر کلمہ پڑھنے لگتا ہے۔ اونٹ باتیں کرنے لگتا ہے۔ پیغمبر نے نگاہ اٹھائی تو کھجور کی لکڑی کاٹنا بھی نبی کے عشق میں رونے لگا۔ یہ و ہے یا نہیں؟ (جی)

میں نے کہا کہ تمام انبیاء کو معراج فرش پہ ہوا' مدنی کو معراج عرش پہ ہوا۔ کہہ دو (سبحان اللہ) ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مقتدی کھڑے ہیں۔ محمد ﷺ امام کھڑے ہیں۔

معراج کی رات والی اذان

ایک بات کہہ دوں انشاء اللہ مان جاؤ گے۔ جب نبی کریم ﷺ بیت المقدس تشریف لائے۔ جبرئیل! جی محبوب رب کریم! جبرئیل اٹھ اذان و تکبیر کہہ' نماز میں پڑھاؤں گا۔ آج ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شریعت منسوخ ہے۔ شریعت رسول اللہ کی ہے۔ اذان کس کی؟ (رسول اللہ ﷺ کی) تکبیر کس کی شریعت کی؟ (رسول اللہ ﷺ کی) نماز کا طریقہ کس کی شریعت والا؟ (حضور ﷺ والا) قرآن کی تلاوت کس نبی کی شریعت کی؟ (حضور ﷺ کی) فرمایا' ایک لاکھ چوبیس ہزار مقتدی بن جائیں اور سارے پیغمبر کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تاکہ دنیا کو پتا چل جائے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ شریعت قیامت تک رسول اللہ ﷺ کی رہے گی۔

حضرت جبرئیلؑ نے اذان کون سی دی۔ لاہور والی یا مدینے والی؟

ادھر بیٹھے والی) سمجھ آ رہی ہے؟ ہم تو صرف اتنا کہتے ہیں آگے آپ کی مرضی۔

اذان میں پہلے خدا کا نام

کیا میرا نبی خدا سے بڑھ سکتا ہے؟ (نہیں) کیا پہلے رسول اللہ ہیں یا خدا ہے؟ (خدا ہے) تم نے "الصلوٰۃ والسلام" اذان سے پہلے کہہ کر "اللہ اکبر" کو پیچھے کر دیا کہ خدا کی ضرورت نہیں پہلے رسول ہے۔ خدا کی قسم پہلے خدا ہے پھر رسول ہے۔

اگر تم پڑھو محمد رسول اللہ۔ لا الہ الا اللہ..... تو بتاؤ یہ کلمہ صحیح ہے؟ (نہیں) اشہد ان محمد رسول اللہ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ... یہ اذان صحیح ہے؟ (نہیں) ایسا کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ اس لیے پہلے اسی کا نام لینا ہوگا۔ کان اللہ ولم یکن شیئا۔

مصطفی ﷺ کو خدا پر مقدم نہ کرو

میں باوضو بیٹھا ہوں۔ حدیث میں ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ فھوا قطع۔ فرمایا' کل امر ذی بال لم یبدأ بذکر اللہ۔ جو کام شروع کرو اگر اس میں پہلے اللہ کا نام نہ لو وہ کام بے برکتا ہے۔ اسی کام میں برکت ہے جس میں پہلے نام اللہ کا ہوگا۔ علمی بات سمجھ آئی؟ (جی) تم نے رسول کو مقدم کر کے خدا کو پیچھے ہٹایا۔ خدا کا پہلا نمبر ہے یا دوسرا نمبر؟ (پہلا نمبر) ناراض نہ ہونا صحیح کہہ رہا ہوں؟ (جی) آگے خود سوچیں میں آپ کو لڑانے نہیں آیا۔ گیارہ بج کے دس..... میرا خیال ہے میری تقریر اب بس... (نہیں)

قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئی

پیغمبر کی پیشین گوئی صحیح ہوتی ہے۔ قادیانی نے پیشین گوئی کی کہ مجھے محمدی بیگم ملے گی' ملے گی' ملے گی۔۔۔ وہ ذرا خوبصورت تھی یہ اس پر عاشق ہوگیا۔ بڑا حرکتی تھا' بھوری عورتوں کو بڑا تکتا تھا۔ یہ نبی نہیں تھا خطرناک تھا۔

اس نے کہا' یہ مجھے ملے گی۔ وہ نہ ملی۔ سلطان لے گیا۔ اس سے نکاح ہوا اور وہ محمدی بیگم قادیانی کو کافر کہتی تھی۔ اب پھر غلام احمد قادیانی پیشین گوئی کر گیا ہے کہ اگر محمدی بیگم مجھے نہیں ملی تو اس کی لڑکی' کی لڑکی' کی لڑکی' کی لڑکی' کی لڑکی کے ساتھ میرے لڑکے' کے لڑکے' کے لڑکے' کے لڑکے' کے لڑکے کے ساتھ اس کا نکاح ہو جائے گا۔ اب لڑ' لڑ' لڑ' لڑ' کے' لڑ' کے' میں کہتا ہوں لڑ' لڑ' لڑ' کے' مر گئے۔ نہ لڑکی کی لڑکی ملی نہ لڑکے کو لڑکی ملی۔ یہ پیشین گوئی ایسی کرتا تھا۔

اس بے وقوف کی پیشین گوئی یہ ہوتی تھی۔ آندھی آئی تو کہہ دیا کہ یہ میری نبوت کی دلیل ہے۔ طاعون آیا' لوگ مرنے لگے تو کہنے لگا' یہ میری نبوت کی دلیل ہے۔ یہ نبی نہیں تماشا تھا۔ ایسے نبی نہیں ہوتے۔

جو نبوت پر جھوٹ کہے وہ کافر ہے۔ مولانا! یہ سٹیج نازک ہے۔ یہ وہ نہیں کہ گل کاملی کے قصے' میر انیس کے مرثیے پڑھتے رہو۔ یہ وہ سٹیج نہیں ہے۔ یہ تو منبر رسول ہے۔ کہہ دو ﷺ

مقام مصطفیٰ ﷺ پہچانو

مقام مصطفیٰ ﷺ سنئے۔ ہم کہتے ہیں کہ خدا خدا ہے۔ محمد مصطفیٰ ہے۔ وہ ذوالجلال ہے' یہ آمنہ کا لال ہے۔ وہ میرا رب ہے' یہ شاہ عرب ہے۔ وہ ہمارا احد ہے' یہ ہمارا احمد ہے۔ اس کی عبادت ہے' اس کی اطاعت ہے۔ اس کی خلقت ہے' اس کی امت ہے۔ اس کی مغفرت ہے' اس کی

شفاعت ہے۔ اس کی خدائی ہے' اس کی مصطفائی ہے۔ وہ رب العالمین ہے' یہ رحمۃ اللعالمین ہے۔ اس کا ربوبیت کا تخت ہے' اس کا نبوت کا تخت ہے۔ ربوبیت کے تخت پر جا کوئی نہیں سکتا۔ ختم نبوت کے تخت پر قیامت تک کوئی نہیں سکتا۔ (سبحان اللہ) نعرے....

مقام مصطفیٰ ﷺ بزبان علماء دیوبند

آپ ذرا پیغام سنیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ تھکے ہوئے ہیں۔ کسی کو چائے کا شوق ہے' کسی کو سیر کا ذوق ہے۔ ہمیں کس لیے بلاتے ہیں جب آپ کو ذوق بھی نہیں۔ توجہ کرنا مجھے وقت نہیں کہ میں اپنے علماء کے بارے میں بتاؤں۔ مصطفیٰ کی شان' علماء دیوبند کی زبان۔ "نشر الطیب" پڑھئے۔ مولانا تھانویؒ قصیدہ بردہ کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

فاق النبیین فی خلق وفی خلق

ولم یدانوہ فی علم ولا کرم

مولانا مناظر احسن نے "النبی الخاتم" لکھی۔ سلمان ندویؒ نے "سیرت النبیؐ" لکھی۔ سارے کہو ﷺ --- ڈاکٹر عبدالحئیؒ نے "اسوۂ رسولؐ" لکھی۔ ابوالکلام آزادؒ نے "تذکرہ" لکھا۔ ہر ایک نے حضور ﷺ کی سیرت میں جو کتابیں لکھیں ایک ایک کتاب در یکتا ہے۔ بے بہا ہے۔ آقا کی تعریف ہے۔ بتایا گیا ہے کہ حضور ﷺ کا مقام کیا ہے۔

حسن مصطفیٰ ﷺ

حضرت حسانؓ "پیغمبرؐ کا شاعر' جو حضور پاک ﷺ کے سامنے کہتا ہے

واحسن منک لم ترقط عینی۔ تجھ جیسا خوبصورت میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ دیکھ سکے گی۔

مقام مصطفیٰ ﷺ صحابہؓ کی نظر میں

صحابہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا حسن کیا تھا۔ کان الشمس تجری فی وجھہ۔ معلوم ہوتا تھا کہ سورج اتر کر محمد ﷺ کے چہرے میں آگیا ہے۔ (سبحان اللہ)

نظر ہو تو ابو بکرؓ والی

عورتوں کے عاشقو! بھورے لڑکوں پہ مرنے والو! اللہ تمہیں حسن محمدؐ کا دیوانہ بنائے۔ (آمین) آنکھ ابو بکرؓ والی رکھو۔ ابو بکر کہتے ہیں النظر الی وجہ رسول اللّٰہ۔ میری آنکھ ہو اور محمدؐ کو دیکھتا ہی رہوں۔ آنکھ اس صحابی والی رکھو۔ جب اس کو اطلاع ملی کہ حضور ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں' اس نے کہا' اللھم اجعلنی ضریرا۔ مولیٰ مجھے اندھا کر دے۔ جب میرا کملی والا نہیں رہا' تو مجھے کسی چیز کے دیکھنے کی ضرورت بھی نہیں' اور نابینا ہوگیا۔ دعا کرو خدا ہمیں صدیقؓ والی آنکھ عطا فرمائے۔ (آمین)

آنکھ سے چار چیزیں دیکھو

امام غزالیؒ لکھتے ہیں' کہ آنکھ ہو تو چار چیزوں کو دیکھو۔ بیت اللہ کو دیکھو' روضہ رسول اللہ کو دیکھو' کلام اللہ کو دیکھو' دیکھو تو اہل اللہ کو دیکھو۔ اذا راو ذکر اللّٰہ۔ اہل اللہ وہ ہیں جن کے چہرے دیکھنے سے اللہ یاد آ جائے۔

اللہ والوں کی جوتیوں میں موتی

یہاں پر بیٹھ کر حضرت لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے: خدا کی قسم' خدا کی قسم' خدا کی قسم' کہتا ہوں' کہتا ہوں' اللہ والوں کی جوتیوں میں وہ موتی ملتے ہیں جو دنیا کے بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ملتے۔ کہتے تھے یا نہیں؟ (کہتے تھے)

لاہوریؒ کی گورنر کو نصیحت

حضرت لاہوریؒ فرماتے تھے: ادب' عقیدت اور محبت ہونی چاہیے۔ مولانا کے عجیب الفاظ تھے۔ اس وقت گورنر خواجہ ناظم الدین تھا۔ فرمایا' ناظم الدین میں تیرا خیر خواہ ہوں۔ تجھ سے عمر میں بڑا ہوں۔ آ میں تجھے سمجھاؤں۔ اگر تو نے ختم نبوت کے لیے' (اس وقت ختم نبوت کی تحریک چل رہی تھی) کام نہ کیا' اگر تو نے حضور ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلے کو حل نہ کیا' اگر تو نے غداری کی تو احمد علی باوضو کہتا ہے' قبلہ رو کہتا ہے' تیری کار پہ لعنت' تیری گورنری پہ لعنت--- وہ اللہ والے کہاں گئے؟

لاہوریؒ کے جنازے پر پھولوں کی بارش

مولانا احمد علی لاہوریؒ کو سارا دن ہتھکڑی پہنا کر پھرایا گیا۔ فرمایا' میری ضمانت دینے والا کوئی نہ تھا۔ انگریز نے گرفتار کیا تھا۔ جب وقت آیا کہ لاہوری کا جنازہ اٹھا تو ڈھائی لاکھ سے زیادہ انسان اشکبار اپنے مرشد کو آخرت کے سفر کی طرف روانہ کر رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

عورتیں کہہ رہی تھیں: اس کے چہرے سے کفن ہٹا دو' اس کا چہرہ ظاہر کر دو' ہم پھول برسائیں گی' ہم اس چہرے کو دیکھنا چاہتی ہیں جس کی جبین

خدا کے سوا کہیں نہیں جھکی۔ (سبحان اللہ) اس مسجد میں حضرت لاہوریؒ نے نصف صدی درس قرآن دیا، قرآن کی خدمت کی۔

پورے قرآن کا خلاصہ

فرمایا کہ مجھے سارے قرآن کا خلاصہ تین لفظوں میں ملا۔ اللہ کو عبادت سے، رسول اللہ کو اطاعت سے، خلق خدا کو خدمت سے راضی کرو۔ یہ قرآن کا خلاصہ ہے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ بزبان حسانؓ

اب حضرت حسانؓ سے سنئے اور آپ ﷺ کا پیغام، امت کے نام، بر سرعام، اہلیان پاکستان سنئے۔ حضور ﷺ کی کلام، خیر الانام کی کلام، پیغمبر کا پیغام، امت کے نام، اہل اسلام، بر سرعام سنئے، موتی چنئے۔ میں ایک شعر پیش کر رہا تھا۔

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء

کملی والے! قیامت تک مائیں بچے جنم دیں گی۔ اللہ تعالیٰ خوبصورت بچے بنائے گا۔ عطاء اللہ شاہ فرماتے تھے: اللہ نے اس سانچے کو بھی توڑ دیا جس میں محمد ﷺ کو تیار کیا تھا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ بخاریؒ کی نظر میں

بخاری کا جملہ یاد آیا۔ بخاری صاحب فرماتے تھے کہ اللہ نے اپنی خالقیت اور کاریگری محمد ﷺ کے چہرے میں دکھائی ہے۔ فرمایا، جس نے مجھے خالق دیکھنا ہو، میری مخلوق میں محمد ﷺ کو دیکھ لے۔ میں نے اپنی

خالقیت کی کاریگری' صناعی' میں نے خود بیٹھ کر محمدؐ کو تیار کیا۔ سارے کہو (سبحان اللہ)

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ
کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں
نہ دکان آئینہ ساز میں

وہ خدا قادر ہے' خدا قادر ہے کہ حضور ﷺ جیسا پیدا کرے۔ مگر نہیں کرے گا' نبوت جو ختم ہوگئی۔ خدا خالق ہے' اس کی خالقیت ختم نہیں ہوئی۔ وہ خالق رہے گا مگر حضور ﷺ پر اللہ نے کاریگری کا خاتمہ کر دیا۔

حضور ﷺ کی آمد کی برکت

خدا کی قسم جب عبدالمطلب نے نبی کا چہرہ دیکھا۔ جب خود آمنہ نے نبی کا چہرہ دیکھا۔ حلیمہ کہتی ہے کہ جب میں نے اس حسین کا چہرہ دیکھا تو دودھ ابلنے لگا' غم نکلنے لگا' دل اچھلنے لگا' نقشہ بدلنے لگا۔ کہتی ہے کہ جب میں نے اس بچے کا چہرہ دیکھا' میرے گھر والا بیمار تھا' ہوشیار و خبردار ہوگیا' میری اونٹنی بالکل جوش میں آگئی' میرا بچہ روتا ہوا سو گیا' میری ساری زندگی بدل گئی' محمد ﷺ کے چہرے کی زیارت سے۔ سارے کہو ﷺ

حضرت حسانؓ سے مقام مصطفیٰ ﷺ سن لو۔ گھنٹہ گزرنے والا ہے۔ میں مقام مصطفیٰ ﷺ پیش کر رہا ہوں۔ یہ سب مسجد میں کوئی مولوی ہے' کوئی عالم ہے' یہ سب مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔ جو بھی پیغمبرؐ کے قریب ہے وہ خوش نصیب ہے۔

گستاخ صحابہؓ شفاعت سے محروم

کوئی ابوبکرؓ کا دشمن ہے۔ مجھے ایسی ایف آئی آر ملی ہے (لعل عیسن کروڑ کی) کسی نے کہا ہے' نعوذ باللہ۔۔ کوئی شبیر حسین ہے' نقل کفر کفر نہ باشد۔ اس نے کہا ہے کہ ابوبکرؓ سور تھا۔ نعوذ باللہ۔۔ عمر فاروقؓ کتا تھا' عثمان بندر تھا۔ آگے کہتا ہے کہ یہ ملعون تھے۔ پھر کہتا ہے کہ یہ کذاب تھے۔ لعنت' لعنت۔۔۔ ان کو کیا پتہ ہے مقام مصطفیٰ ﷺ کا۔

میں حیران ہوں کہ مسٹر جناح کی توہین قابل گرفت ہے۔ میں کروڑوں مسٹر جناح ایک صحابی کی جوتی پر قربان کر دیتا ہوں۔ مسٹر جناح کی کیا شان ہے صحابہؓ کے مقابلے میں۔ کھلے بندوں ایسی گندی تقریر لاؤڈ سپیکر پر ہوتی ہے' کوئی اس پر ایکشن نہیں ہوتا۔ یہ خدا کے عذاب کو دعوت ہے' جس ملک میں نبی کے یاروں کو سور کہا جائے' وہ نبی کی شفاعت کے کیسے مستحق بنیں گے۔

گنگوہیؒ اور محبت مدینہ

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ ہمارے علماء نبیؐ کے شہر کی کھجور کی گٹھلی کو بھی پاؤں میں نہیں پھینکتے۔

مقام مصطفیٰ ﷺ یہ ہے کہ حضرت گنگوہیؒ کو حضور ﷺ کے شہر کا رومال ملا تو اس کو آنکھوں پہ رکھ لیا۔ کسی نے کہا' حضرت رومال چوم رہے ہو' آنکھوں سے لگا رہے ہو؟ مدینے میں تو نہیں بنا۔ فرمایا' میں رومال کو نہیں چوم رہا' میں تو مدینے کی گلی کی ہوا کو چوم رہا ہوں۔ (سبحان اللہ) یہ مقام مصطفیٰ ﷺ ہے۔

نانوتوی اور احترام مدینہ

جب مولانا قاسم نانوتوی حج پہ جا رہے تھے۔ خدا کی قسم مسجد میں کھڑا ہوں' وضو کر کے آیا ہوں' جب مولانا قاسمؒ حج پہ گئے' بئر علیؓ پر پہنچ کر اونٹنی سے اتر گئے' جوتی اتار دی' پگڑی اتار دی' آٹھ میل پیدل چل پڑے۔ کسی نے پوچھا کہ ابھی تو مدینہ دور ہے۔ فرمایا شاید میرا محبوب یہاں سے گزرا ہو' قاسم جوتی سمیت یہاں پاؤں رکھے' ڈرتا ہوں کہ کہیں بے ادبی میں قاسم کی بربادی نہ ہو جائے۔ میں اس دھرتی پر جوتی نہیں پہنوں گا' جہاں محمد عربی ﷺ چلے تھے۔ یہ مقام مصطفیٰ ہے۔

دربار نبوی ﷺ میں سترہ برس رہنے والے حضرات

حضرت امام مالکؒ سترہ برس مدینے میں رہے۔ ذرا یہ موتی لے لو۔ دو آدمی ہیں جو سترہ برس مدینے میں رہے۔ ایک مہاجر مدینہ امام مالکؒ دوسرے مہاجر مدینہ مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ جھوٹ کہہ رہا ہوں یا سچ؟ (سچ)

قبر کی مٹی سے جنت کی خوشبو

دو آدمی ہیں جن کی قبر کی مٹی سے خوشبو آئی۔ ایک محمد بن اسماعیل بخاریؒ' جس نے بخاری شریف کو مدون کیا۔ اس کی قبر کی مٹی سے چار سال تک جنت کی خوشبو آتی رہی۔

دوسرے احمد علی لاہوریؒ تھے۔

محمد بن اسماعیل بخاری کا عجیب واقعہ

وقت نہیں' میں اس کا تذکرہ کروں تو آپ کو تڑپا دوں۔ یہ محمد بن

اسماعیل بخاری بچپن میں نابینا ہو گئے تھے۔ بولو تو سہی لاہوری۔۔ اتنی بے غوری؟۔۔۔۔ نام ان کا محمد ہے' اسماعیل والد کا نام ہے۔

ماں کی دعا سے امام بخاری کو بینائی مل گئی

والدہ کو سخت صدمہ ہوا۔ بارگاہ خداوندی میں روئیں۔ عجز و انکساری کے ساتھ ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعائیں مانگیں۔ آخر ماں کی دعا تھی خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوئی اور خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی بے چین و مضطرب والدہ کو بشارت دی کہ جا تیری دعا قبول ہو گئی' اور تیرے نور نظر کو' لخت جگر کو پھر نور بصر عطا کر دیا گیا ہے۔ صبح کو اٹھتی ہیں تو دیکھتی ہیں کہ بیٹے کی آنکھیں بالکل ٹھیک ہیں۔ بینائی لوٹ آئی ہے۔

فضائے بدر پیدا کر' فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں قطار اندر قطار اب بھی

خدا اب بھی سنتا ہے۔۔۔۔

امام بخاری کا حافظہ

ایک دن ایک محدث نے اسے بلایا۔ میاں ما اسمک؟ محمد۔ ماسم ابیک؟ اسماعیل۔ من فی؟ من البخارا۔ لندارسة الدین۔ لحصول الدین لتعلیم۔ کم حفظت من احادیث رسول اللّٰہ و کم سمعت؟ اس نے عربی میں پوچھا کہ تم روزانہ آتے ہو' لکھتے بھی نہیں' بیٹھے رہتے ہو۔ محمد بن اسماعیل نے کہا' اپنے لکھنے والوں کو بلاؤ۔ لکھنے والوں کو بلایا اور بسم اللہ کر کے شروع کیا۔ فرمایا فلاں دن فلاں وقت آپ نے یہ حدیث بیان کی۔ اسی وقت بیٹھ کر پندرہ ہزار حدیثیں یاد کی ہوئی سنا دیں۔ (سبحان اللہ)

خدا کی قسم لکھنے والے کہتے ہیں کہ ہماری املاء اور قلم میں غلطی تھی۔ محمد بن اسماعیل بخاری کی زبان میں غلطی نہیں تھی۔ استاد کی چیخ نکل گئی۔ جاکر بخاری کی پیشانی چوم لی۔ کہنے لگا' اتنا بڑا حافظہ؟ مجھے اللہ سے یقین ہے کہ تو ایک وقت میں پورے ملک کا محدّث بنے گا۔ امام بخاریؒ کو قریب بٹھایا۔

محمد بن اسماعیلؒ "بخاری شریف" کیسے لکھتے؟

اس محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے "بخاری شریف" کو لکھا۔ پہلے غسل کرتا' کپڑے تبدیل کرتا' پھر خوشبو لگاتا' وضو کی نیت کرتا' دوزانو بیٹھتا' بسم اللہ پڑھتا' درود پڑھتا' پھر ایک حدیث لکھتا' پھر غسل کرتا' پھر وضو کرتا' خوشبو لگاتا' پھر دوزانو بیٹھتا' پھر دوسری حدیث لکھتا۔ اٹھارہ سال کی مدت میں ایک "بخاری شریف" لکھی' جس کو دنیا کہتی ہے کہ یہ حدیث کیا ہے؟ پھینک دیتے ہیں اس کو۔ یہ کہہ کر کہ یہ غلط ہے۔ (نعوذ باللہ)

شاعر نبوی کے اشعار

عزیزان مکرم! میں عرض کر رہا تھا۔

واحسن منک لم ترقط عینی۔

اے کملی والے تجھ جیسا خوبصورت میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔

واجمل منک لم تلد النساء۔

قیامت تک آپ جیسا بچہ کوئی اماں پیدا نہیں کرے گی۔

خلقت مبرا من کل عیب۔

ہر عیب سے محمد ﷺ پاک ہیں۔

جھوٹے نبی کی بکواسات

جھوٹے نبی غلام احمد قادیانی کو ذیابیطس تھی، سلسل بول تھا، مالیخولیا تھا، تھا یا نہیں تھا؟ (تھا) اس کو کئی قسم کی بیماریاں تھیں۔

کہتا تھا کہ بابو کو کہو میرا خون بھی چیک کرے۔ حیض کا خون--- وہ تو بدھو نبی تھا۔ کہتا تھا کہ میں عورت بن گیا۔ خدا مرد بن گیا۔ خدا نے قوت رجولیت کا اظہار کیا۔ مجھے حمل ہوگیا۔ پھر میں سے میں نکل آیا۔ بے وقوف آدمی تھا۔

دعا کرو اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی توہین سے بچائے۔ (آمین) نبی بے عیب ہوتا ہے۔ سر سے پاؤں تک، نبی کی آنکھ، نبی کا چہرہ، آواز ہر چیز بالکل بے عیب ہوتی ہے۔

سر سے لیکر پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تقریر ہے
حسن مصطفیٰ کو دیکھ کر سوچتی ہے یہ دنیا
وہ مصور کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

معجزۂ نبوی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ایسا پاک، صاف ستھرا، مطہر محبوب پیدا کیا کہ کوئی عیب بھی نہیں تھا۔ آج آپ کے سامنے ایک نکتہ بیان کروں۔ حضور ﷺ صحرا کو باہر جاتے۔ جہاں آپ ﷺ پیشاب فرماتے یا پاخانہ بیٹھتے۔ زمین کو حکم تھا کہ نبی کریم ﷺ کے فضلے کو نگل جا تاکہ محمد ﷺ کا کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔ (سبحان اللہ) یہ عیب کی پردہ پوشی تھی۔

نبی ہر عیب سے پاک ہوتا ہے

فرماتے ہیں حضرت حسانؓ

خلقت مبرا من کل عیب۔

ہر عیب سے نبی پاک ہوتا ہے۔ ہماری آنکھیں چھوٹی ہیں۔ دانت بڑے ہیں۔ قد کیسا ہے؟ کوئی لولا لنگڑا ہے' کوئی کیسا ہے' نبی بے عیب ہوتا ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ تریسٹھ سال کی عمر تک مصطفیٰ ﷺ کے حسن میں فرق نہیں آیا تھا۔ ہم تریسٹھ سال کے ہو جائیں تو دانت باہر' آنکھیں ختم' کان رخصت' قد کبڑا' کچھ نہ پوچھو مگر تریسٹھ سال کی عمر میں بھی آقا ﷺ کے حسن میں فرق نہیں آیا تھا۔ جیسے چہرہ جوانی میں چمکتا تھا تریسٹھ سال کے بعد بھی مصطفیٰ ﷺ کا چہرہ ویسے ہی چمکتا تھا۔ (سبحان اللہ)

امام مالکؒ اور محبت نبوی ﷺ

امام مالکؒ سترہ سال مدینے میں رہے۔ سترہ برس مدینے میں جوتی نہیں پہنی۔ سارے مدینے میں پاؤں سے ننگے رہے۔ سات سات میل دور پیشاب کرنے جاتے۔ ہمیشہ باوضو رہتے۔ کبھی مدینے میں سواری پر سوار نہیں ہوئے تھے۔

کسی نے پوچھا' آپ سات سات میل دور پیشاب کرنے کیوں جاتے ہیں؟ آندھی ہوتی ہے بارش ہوتی ہے۔ فرمایا' میں سات میل دور اس لیے جاتا ہوں کہ یہ مدینہ نبی کی دھرتی ہے۔ سات میل دور اس لیے جاتا ہوں کہ سات میل تک مجھے مصطفیٰ ﷺ کے روضے کی خوشبو آتی ہے۔ وہاں آج بھی خوشبو موجود ہے۔

روضہ مبارک کی مٹی سے خوشبو

خدا کی قسم' سیدۃ النساء' نبی کی لخت جگر' نور نظر' بنت پیغمبر' ذی قدر' حسن و حسینؓ کی مادر' حضرت علی مرتضیٰؓ کی عزت' جس کا حضرت علیؓ شوہر' بنت رسولؐ' نہایت مقبول' بی بی بتول' جس کا ابا محمد مصطفیٰؐ ہے' جس کا شوہر علی المرتضیٰؓ ہے' جس کا بیٹا شہید کربلا ہے' خود دیکھو تو بی بی زہراءؓ ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نبی کے روضے پر جاکر مٹی اٹھا کر سونگھتی تھی۔ کہتی تھی' ما ذا علی من شمہ طربۃ احمد ما علی ان لا یشم مد- لوگو! جس نے میرے ابے کے روضے کی خوشبو سونگھی ہے' اس کو کہو کہ اور کوئی خوشبو نہ سونگھے' کہیں مصطفیٰ ﷺ کے روضے کی توہین نہ ہو جائے۔ وہ خوشبو آج بھی موجود ہے۔

دین پوری کا سیاسی نظریہ

سیاست کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں۔ پہلے بریلوی ہمیں کہتے تھے کہ تمہیں الیکشن کا بڑا شوق ہے۔ اسی لاہور میں ہماری جماعت نے فیصلہ کیا کہ ہم کوئی بی ڈی ممبر' کسی ممبری کے لیے الیکشن نہیں لڑیں گے۔

اگلے دن مولانا نیازی کا بیان تھا کہ یہ الیکشن ہے تو غیر اسلامی' مگر حصہ ہم ضرور لیں گے۔ میں نے کہا' جزاک اللہ ضرور لو۔ ان کو شوق ہے کہ کچھ نہ کچھ ملے' ایک ممبری تو مل جائے۔ کم از کم نالیاں تو صاف کرواتے رہیں گے۔

خدا کی قسم مسجد میں کھڑا ہوں خانپور کی پارٹی میرے پاس آئی کہ آپ نام داخل کروائیں۔ میں نے کہا' میں مرجاؤں گا اپنا نام الیکشن میں داخل نہیں کرواؤں گا۔

ہمارے پاس منبر مصطفیٰ ﷺ ہے

میں نے کہا، میں ایک جماعت کا صدر ہوں۔ میں مصلے کا امام ہوں۔ میں پاکستان کا خطیب ہوں۔ رات دن لاکھوں آدمیوں میں تقریر کرتا ہوں۔ مجھے ایک ممبری کی کیا ضرورت ہے۔ میں محمد کے منبر کا وارث ہوں۔ صحیح ہے یا نہیں؟ (صحیح ہے) ہمارے پاس یہ منبر رسول ہے۔ اس منبر سے اونچی کوئی ممبری نہیں۔ ہم منبر کو چھوڑ کر ممبری نہیں لیں گے۔ ہمیں کیا ضرورت ہے۔ ہمیں یہ منبر کافی ہے۔

ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة. منبری هٰذا علی حوضی کہو سبحان اللہ۔ ہم جب منبر پر کھڑے ہوتے ہیں، تو ہماری نگاہ سیدھی اللہ اور رسول پر، ہماری نگاہ سیدھی جنت میں ہوتی ہے، اور ہماری کسی طاقت پر نگاہ نہیں ہوتی، ہماری نگاہ خدا کی طاقت پہ ہوتی ہے۔ ہمیں یہ منبر کافی ہے، ہم اسی کو آباد کریں گے۔ میں نے کہا، میں بالکل حصہ نہیں لوں گا، میں اس الیکشن کی سیاست میں نام بھی داخل نہیں کرواؤں گا۔ مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں وہاں کے چکر کاٹوں۔ دعا کرو اللہ ہمیں حضور ﷺ کے منبر کا وارث بنائے۔ (آمین) العلماء ورثة الانبیاء۔ اللہ ہمیں نبی کے دین کا وارث بنائے۔ (آمین)

حضرت حسانؓ کے اشعار

ذرا شعر سن لیں۔ توجہ! میں ایک شعر پڑھ رہا تھا

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کو جس طرح نبی چاہتے تھے اس طرح پیدا کیا۔ خدا نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو پوچھ پوچھ کر تیار کیا۔

مقام مصطفیٰ ﷺ بزبان حسانؓ

حضرت حسانؓ کا ایک شعر سن لو مزہ آجائے گا۔ کہتا ہے وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ۔ اللہ نے اپنے نام کے ساتھ محمد کا نام ملا دیا۔ کہو لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول۔ امنو باللّٰہ ورسولہ۔ رسول کا نام اللہ کے نام کے ساتھ ہے۔ قرآن میں آپ پڑھیں۔

فرمایا وضم الالہ اسم النبی الی اسمہ۔
اذا قال المؤذن فی الخمس اشھد
جب موذن اذان دیتا ہے اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ کے ساتھ اشھد ان محمد رسول اللّٰہ بھی کہتا ہے۔
حسان کہتے ہیں اذا قال المؤذن فی الخمس اشھد۔
وشق لہ من اسمہ کی یجلہ
اللہ نے اپنے نام سے محمد کے نام کا مادہ تیار کیا۔
فذو العرش محمود وھذا محمد
خدا محمود نظر آتا ہے۔ میرا مدنی محمد نظر آتا ہے۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

وہ اللہ ہے' یہ رسول اللہ ہے۔ وہ احد ہے۔ یہ احمد ہے' وہ محمود ہے۔ یہ محمد ہے۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

دوستو! یہ میں نے تھوڑی سی جھلک دی ہے۔ اب پیغام سنو۔

اسلام کی طاقت منظم کرو:

چونکہ ہمارے نوجوانوں کا خیال تھا کہ مقام مصطفیٰ کانفرنس ہو۔ میں آج نوجوانان اہل سنت کو آفر کروں گا کہ ہماری جماعت میں آ جائیں۔ آپ ہمارے دوش بدوش آ جائیں۔ ہم آپ کی سرپرستی کریں گے۔ اس نوجوانان اہل سنت کے رضاکاروں کو پورے ملک میں پھیلایا جائے اور منظم کیا جائے۔ جہاں بھی جلسہ ہو' نوجوانان اہل سنت وہاں تیار ہو۔ ٹھیک ہے؟ (جی) ہونا چاہیے یا نہیں؟ (ہونا چاہیے) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّۃٍ اسلام کی طاقت ہونی چاہیے یا نہیں؟ (ہونی چاہیے) میں اپنے بچوں سے کہوں گا کہ ہماری جماعت کے ساتھ الحاق کرلیں۔ جب بھی بلاتے ہیں' ہم حاضر ہو جاتے ہیں...... نئے نئے پلیٹ فارم نہیں ہونے چاہئیں۔ کام اس طرح کریں' مگر سرپرستی بڑوں سے کروائیں۔ ان کو اچھے مشورے ملیں گے۔ ان کو لٹریچر فراہم کریں گے۔ اسی طرح یہ پورے ملک میں' مقام مصطفیٰ' پروگرام مصطفیٰ' پیغام مصطفیٰ' اسلام مصطفیٰ' احترام مصطفیٰ کانفرنسیں کریں گے۔ کہو (انشاء اللہ)

لاہوریؒ سے روحانی تعلق:

ہمارا حضرت لاہوریؒ سے روحانی تعلق ہے۔ لاہوری نے دین پور سے فیض لیا۔ چالیس سال بیعت کے بعد زندہ رہے۔ وہیں کوزے بھرتے تھے۔ دین پور میں جھاڑو دیتے تھے۔ لاہوریؒ نے وہاں سے فیض حاصل کیا۔ پھر ہم حضرت لاہوری کی جوتی میں آ گئے۔ ہمارا چشمہ جب خشک ہونے لگا تو ہم ان کی خدمت میں آئے۔ دعا کرو خدا لاہوری کی قبر پر رحمتوں کی بارش کرے۔ (آمین) خدا تعالیٰ ان کی اس مسجد کو ہمیشہ درس' ذکر' تلاوت' درود اور دین کی فضاؤں سے آباد فرمائے۔ (آمین)

لاہوریؒ کے دو فرزند چلے گئے:

دو بھائی چلے گئے۔ مولانا حبیب اللہؒ بھی چلے گئے' مولانا حمید اللہؒ بھی چلے گئے۔ ایک اکیلا عبید اللہ رہ گیا۔ ساری ذمہ داری اس پر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے والد کا صحیح جانشین بنائے۔ (آمین) اور پانچ وقت خدا ان کو اپنی اس مسجد کو آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ہمارے یہ بھائی ہیں۔ ہم ان کے لیے دعاگو ہیں۔

(نوٹ) حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمتہ اللہ علیہ بھی ۱۹۸۴ء میں انتقال فرما گئے۔ (از مرتب) (انا للہ وانا الیہ راجعون)

پیغام نبوی:

حضورؐ کا پیغام سنو۔ حضورؐ فرماتے ہیں بڑوں کا ادب کرو۔ چھوٹوں پر رحم کرو' علماء کی قدر کرو۔ یہ حضورؐ کا پیغام ہے۔

امتیو! نبیؐ کا پیغام سنو! راستے میں چلو تو نگاہ نیچی رکھو یہ نہیں کہ میرا لال دوپٹہ ململ کا۔ اسی طرح نہ کرو۔ نگاہ نیچے رکھو۔ راستے میں کوڑا پڑا ہو' کوڑا کرکٹ ہٹاؤ۔ جو راستے میں ملے' اس کو السلام علیکم کہو۔ یہ پیغمبر کا پیغام ہے۔ دعا کرو آقاؐ کا پیغام آئے۔

نظام مصطفیٰ کیا ہے؟

نظام مصطفیٰ کے تو بڑے نعرے لگا رہے ہو۔ پتہ نہیں وہ لوگ کیا نظام لائیں گے' جن کا نظام ہی اپنا ہے۔ دعا کرو نظام مصطفیٰ آئے۔

یہ گیارہویں شریف نظام مصطفیٰ ہے؟ (نہیں) ایمان سے بتاؤ' کھل کر مجھ سے بات کرو۔ یہ قبروں پر قوالی --- یہ ٹا۔ٹا۔ٹا ٹن ٹن۔ یہ۔ تڑو۔ تڑو۔ تڑو۔

یہ بینڈ باجے بجانا نظام مصطفیٰ ہے؟ (نہیں) یہ گالیاں دینا نظام مصطفیٰ ہے؟ (نہیں) عزیزو دعا کرو نظام مصطفیٰ آئے۔ (آمین)

نظام مصطفیٰ قرآن و حدیث ہے۔ نظام مصطفیٰ کی عملی شکل خلافت راشدہ ہے۔ صدیقی دور نظام مصطفیٰ ہے۔ فاروقی دور نظام مصطفیٰ ہے۔ حضرت عمر کے دور میں بائیس لاکھ مربع میل میں محمد کا نظام پہنچ چکا تھا۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگی میں نظام مصطفیٰ عطا فرمائے۔ (آمین) یہ منہ پر ڈاڑھی رکھنا نظام مصطفیٰ ہے۔ یہ السلام علیکم کہنا نظام مصطفیٰ ہے۔ بڑے کا ادب کرنا نظام مصطفیٰ ہے۔ چھوٹے پر رحم کرنا نظام مصطفیٰ ہے۔ نماز پڑھنا یہ نظام مصطفیٰ ہے۔ زکوٰۃ دینا' یہ نظام مصطفیٰ ہے۔ حج کرنا نظام مصطفیٰ ہے۔ یہ سارا نظام مصطفیٰ ہے۔

پہلے میں نے بیان کیا مقام مصطفیٰ' اب ہے نظام مصطفیٰ۔ جو اس پر چلے'
وہ ہے غلام مصطفیٰ ﷺ

ہم نور کو بھی مانتے ہیں:

میں ایک جگہ تقریر کرنے کھڑا ہوا تو نور محمد نامی ایک شخص کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ دین پوری والے نور کو نہیں مانتے' یہ دیکھو نور کرسی پر بیٹھا ہے۔ یہ دیکھو نور کی صدارت ہے۔ ہم نبی کو نور بھی مانتے ہیں کہ حضورؐ کی نبوت نور ہے۔ نظام نور ہے' فرمان نور ہے۔

اب پیغام سنو۔ وقت کافی گزر گیا نوجوانوں کی ہمت افزائی تھی۔ آج عہد کر لو کہ نظام مصطفیٰ کو زندہ کریں گے۔

السلام علیکم کہنے کا ثواب:

افشوا السلام نبیؐ فرماتے ہیں جو صرف السلام علیکم

کہے، اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ جو ساتھ رحمتہ اللّٰہ کہے، اس کو بیس نیکیاں ملتی ہیں۔ جو ساتھ وبرکاتہ بھی کہے، اس کو تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ جو کچھ بھی نہ کہے، وہ چلا جائے بلا فیس۔ اس کو آپ سے کیا ریس۔

سلام کا جواب نہ دینا تکبر ہے:

اب تو کسی بڑے آدمی کو السلام علیکم کہو تو وہ گھور، کھتا ہے۔ ایسے جیسے بے چارے کو گرنیڈ لگا ہو یا کرنٹ لگا ہو۔ میں خود کئی دفعہ السلام علیکم کہتا ہوں تو جواب نہیں دیتے۔ اکڑ کر چلے جاتے ہیں۔ یہ تکبر ہے۔ اللہ ہمیں اس سنت مصطفیٰ کو زندہ کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

صحابہ کا سلام کہنے پر عمل:

صحابی مسجد سے باہر تھوک ڈالنے جاتا۔ واپس آکر سلام کرتا۔ مسجد میں چلتے ہوئے درمیان میں ستون آجاتا، پھر ملتے تو کہتے السلام علیکم۔ اسی جدائی میں بھی محمدؐ کی سنت زندہ ہو جاتی۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

سلام کہنے پر رحمت برستی ہے

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی بیٹھا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا السلام علیکم۔ صحابی چپ۔ آپؐ نے فرمایا السلام علیکم ورحمتہ اللّٰہ۔ صحابی چپ۔ آپؐ نے فرمایا السلام علیکم ورحمتہ اللّٰہ وبرکاتہ۔ پھر اس صحابی نے کہا وعلیکم السلام۔ حضورؐ نے فرمایا بڑا چالاک ہے۔ میں نے تین دفعہ سلام کیا اور تم چپ رہے۔ کہنے لگا میں خود چپ بیٹھا تھا۔ تاکہ محمد بار بار سلام کریں اور مجھ پر رحمت برستی رہے۔ (سبحان اللہ) اس سنت کو زندہ کرو۔ افشوا السلا

صرف زبان سے السلام علیکم کہنے پر ثواب ہوگا:

یہ نمستے' یہ آداب عرض' یہ سلوٹ نمبرون' سلوٹ نمبرٹو' میں آرہا ہوں جاتو' یہ کوئی سلام نہیں۔

مسئلہ آج آپ کو بتا دوں۔ اگر ایک آدمی صرف یوں کرتا ہے یعنی اشارہ کر کے سلام کرتا ہے' زبان سے کچھ نہیں کہتا' اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ اگر کہتا ہے السلام علیکم' حضرت السلام علیکم اور ساتھ ہاتھ کا اشارہ بھی کرتا ہے' اس کو ثواب ملے گا۔ اس نے ہاتھ سے دوسرے کو متوجہ کیا اور زبان سے نبی کی سنت کو زندہ کیا۔ جاگ رہے ہو؟ (جی)

بھوکے کو کھانا کھلانے کا اجر:

افشوا السلام واطعموا الطعام ڈاکوؤں کو' چوروں کو' راشیوں کو نہ کھلاؤ۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا اللہ ہمیں غریبوں کو طعام کھلانے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

سنو! من اطعم علی جوع جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائے' اطعمہ اللّٰہ تعالٰی یوم القیامۃ من ثمار الجنۃ اللہ اس کو جنت کے میوے کھلائے گا۔

صلہ رحمی کرنے والے پر رحمت خداوندی:

آپ ؐ نے فرمایا افشوا السلام واطعموا الطعام غریبوں کو کھانا کھلاؤ۔ فرمایا وصلوا الارحام صلہ رحمی کرو۔ یہ نہیں کہ اپنی بیٹی

اس کو دو جو کار والا' بنگلے والا ہو۔ پہلے اپنے چچا زاد بھائی' پہلے اپنے رشتہ داروں سے رشتے کرو۔ نبی فرماتے ہیں من وصل و صلہ اللّٰہ من قطع قطعہ اللّٰہ جو صلہ رحمی کرے گا' خدا بھی اس سے تعلق جوڑے گا۔ جو صلہ رحمی توڑے گا' خدا بھی اس سے تعلق توڑے گا۔ اللہ ہمیں اپنے رشتہ داروں سے رشتہ داری عطا فرمائے۔ (آمین)

دشمن کا مقابلہ کیسے کرو:

آپؐ نے فرمایا واضربوا الحام دشمن سے مقابلہ ہو تو اس کے سر پر لاٹھی مارو۔ اس کا سر پھوڑ دو۔ اپنی قوت کا مظاہرہ کرو۔

رات کے کرنے والے کام:

افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام واضربوا الحام وصلوا باللیل والناس نیام جب لوگ نیند کر رہے ہوں تو تم مصلے پر قرآن پڑھ رہے ہو' دعا کرو خدا ہمیں راتوں کو عبادت کرنے کی توفیق بخشے۔ لوگ نیند کر رہے ہوتے ہیں' کچھ لوگ سینما کا دوسرا شو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ لوگ نیند کر رہے ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ سڑک پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سائیکل والے کو روک کر کہتے ہیں اتر جا' سائیکل مجھے دے ورنہ تمہیں ٹھیک کر دوں گا۔ کچھ لوگ رات کو یہی کام کرتے ہیں۔ کوئی ڈاکو نظر آتا ہے' کوئی چور نظر آتا ہے۔ کوئی راتوں کو اغوا کرتا ہے' دعا کرو راتوں کو خدا دعا کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

اَلَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا مصطفیٰ کو معراج بھی رات کو ہوئی۔ ہجرت بھی رات کو' خدا کی ملاقات بھی رات کو۔

مکمل حدیث مبارکہ:

قال النبی ﷺ افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام واضربوا الحام وصلوا باللیل والناس نیام ادخلوا الجنة بالسلام۔ اب جنت میں چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کے پیغام کو سینے سے لگانے کی توفیق دے۔ (آمین)

دعا:

اللہ تعالیٰ ہمیں جمع ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین) اور دین کی زیادہ خدمت کی توفیق بخشے۔ (آمین) صحابہ کرام و اہل بیت کا علمبردار بنائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول اللہ کا سچا غلام بنائے۔ دعا کرو اللہ کسی کو کسی کا محتاج نہ کرے۔

اللّٰھم احفظنا من کل بلاء الدنیا ہر مصیبت سے خدا ہر ایک کو بچائے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ اتنی دیر بیٹھے رہے۔ میں نے تو نہ پانی پیا ہے' نہ چائے پی ہے۔ جیسے ہی کار سے اترا' وضو کر کے کھڑا ہو گیا۔ کچھ نہ کچھ خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

انشاء اللہ ہمارے دورے رہیں گے۔ ہم آپ کو ہمیشہ جگاتے رہیں گے۔ قرآن و حدیث سناتے رہیں گے' نبوت کی جوتی سے موتی لاتے رہیں گے۔ مدینے کا راستہ آپ کو دکھاتے رہیں گے' محمدؐ سے تمہیں ملاتے رہیں گے۔ (انشاء اللہ) ہم آپ کے پاس آتے رہیں گے' آپ بھی مدینے جاتے رہیں گے کہو (انشاء اللہ)

اللہ تعالیٰ ہمارے پاکستان کو انتشار سے بچائے..... دعا کرو خدا سب کو رزق حلال عطا فرمائے۔ اس مہنگائی کے ظلم سے خدا اس قوم کو بچائے۔ بہرحال میں نے مقام مصطفیٰ کی جھلک دی۔ پیغام مصطفیٰ کا تھوڑا سا نقشہ بتایا۔

احترام مصطفیٰ بھی کرو، کام مصطفیٰ بھی کرو۔ نام مصطفیٰ سے پیار بھی رکھو۔

پروگرام مصطفیٰ:

پروگرام مصطفیٰ یہ ہے کہ پوری امت میں ایک بندہ بھی جہنم میں نہ جائے۔ یہ پروگرام ہے۔ پوری دنیا کو ہدایت مل جائے، یہ حضور ﷺ کا پروگرام ہے۔ کبھی آپؐ دعائیں کرتے ہیں، کبھی آپؐ خطوط لکھتے ہیں۔ کبھی آپؐ طائف تک ۶۵ میل سفر کرتے ہیں۔ یہ آپؐ کا پروگرام ہے۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔

مقام مصطفیٰ کی وضاحت:

سدرہ کے اوپر جانا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ ایک ہی رات میں معراج ہونا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا مقتدی ہونا اور نبی ﷺ کا امام الانبیاء ہونا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ ایک سجدے میں پوری امت کو بخشوا دینا، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے آپؐ کی امت کا جنت میں داخلہ، یہ مقام مصطفیٰ ہے۔ سارے کہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کے مقام، حضور ﷺ کے نظام، حضور ﷺ کے پیغام، حضور ﷺ کے کام، حضور ﷺ کے اسلام سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

احسان خداوندی:

آج الحمدللہ یورپ تک ہماری کیسٹیں، حیدر آباد سے لے کر عرب تک، چل رہی ہیں۔ عرب کے لوگ مبارکیں دے رہے ہیں کہ آپ کی کیسٹیں گلی کوچے میں چل رہی ہیں۔

یہ اللہ کا فضل ہے۔ دعا کرو خدا ہمیں اخلاص عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ میرے مرشد کی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ اسی طرح ذکر، تلاوت، قرآن مجید کی تفسیر اور دین سے آباد فرمائے۔ آمین۔

نسبت کی قدر:

میں نے دو رمضان شریف یہاں گزارے تھے۔ جب میں واپس جانے لگا تو حضرت نے ایک روپیہ دیا اور یہاں سے لے کر (مسجد سے) سڑک تک میرے ساتھ پیدل چلے۔ میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ میں نے پوچھا حضرت آپ کیوں چل رہے ہیں۔ فرمایا دین پور سے نسبت ہے، تم چلے چلو، خود مجھے تانگے پر سوار کروایا۔

لاہوری کی دین پوری پر شفقت:

میں اسی مسجد (شیرانوالہ والی) میں بیٹھا تھا۔ جمعہ کا دن، مولانا احمد علی لاہوری" خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے مجھے فرمایا کھڑے ہو جاؤ۔ میں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا لوگو! میرے دین پور کی بستی کے رہنے والوں میں سے، میرے دین پور کے دین پوری ہیں۔ میری سادہ ٹوپی اور یہی دین پوری لباس تھا۔
(نوٹ) مولانا کا لباس! لمبا کرتہ بغیر بٹن، کھلے آستین، چادر باندھتے تھے۔

حضرت لاہوری نے فرمایا یہ دیکھو۔ یہ مولانا عبداللہ کا بیٹا عبدالقادر" کا پوتا۔ یہ دین پور کی بستی کا رہنے والا۔ یہاں میرے پاس آیا ہوا ہے۔ میں ان کے گھر سے فیض لایا ہوں۔ اس بچے کو دیکھو، اس کا لباس دیکھو اور اپنے بچوں کو دیکھو۔ مجھے کھڑا کر کے حضرت نے نگاہ شفقت فرمائی۔ پھر تو لوگ اتنے زیارت کرنے لگے۔ کوئی موٹر سائیکل پر لے جا رہا ہے۔ جب حضرت نے اشارہ کر دیا تو ماشاء اللہ دین پوری تو دین پوری بن گیا۔ یہ حضرت" کی شفقت

تھی۔ ہم اپنے اس بزرگ کو پھر یاد کرتے ہیں۔

لاہوریؒ کی خدمت میں ایک رات:

ایک رات میں نے ساری رات کھڑے ہو کر حضرت کی مٹھیاں بھریں۔ آپ بار بار فرماتے آپ آرام کریں۔ میں نے کہا آرام تو ہمیشہ کرتا ہوں۔ میری تازی تازی شادی ہوئی تھی۔ فرمایا تمہاری نئی نئی شادی ہوئی ہے' بیوی انتظار میں ہوگی۔ میں نے کہا حضرت بیوی تو روز مل جاتی ہے مگر احمد علی کہاں سے ملے گا۔

لاہوریؒ کی دعائیں:

مجھے یاد ہے کہ حضرت نے یہ الفاظ فرمائے اللہ آپ کو عالم باعمل بنائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اخلاص دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا فیض سارے ملک میں پھیلائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔ میں نے کہا حضرت یہ الفاظ بیوی کے پاس کہاں ملتے' یہ تو احمد علی کے پاس سے مل رہے ہیں۔ میں عشاء سے کھڑا ہوا اور سحری تک اس اللہ کے بندے کی مٹھیاں بھرتا رہا۔ مجھے یقین ہے کہ آج جو کچھ میرے دامن میں ہے' آج میں جو پورے ملک میں کام کر رہا ہوں' کل کا بچہ اور اتنی بڑی عزت... یہ صرف بڑوں کی شفقت ہے۔ ان کی خدمت کا صلہ ہے۔ (السلام علیکم)

سوال و جواب:

کسی نے پرچی دی کہ لوگ مسجدوں پر قبضہ کر رہے ہیں' اس کے جواب میں فرمایا:

یہ آپ کی بزدلی ہے میں کیا کروں۔ ابھی لاٹھیاں لے کر دوڑ پڑو۔ کہتے

ہیں کہ کچھ لوگ مسجدوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ یہ آپ کی بزدلی ہے۔ کیوں کوئی قبضہ کر رہا ہے' کیا آپ مرگئے ہیں یا آپ زندہ نہیں۔ جہاں آپ نے پیسہ خرچ کیا' آپ نے اس کو بنایا' کیا آپ کل کو اپنے گھر پر قبضہ دے دیں گے۔ آج مسجدیں دے رہو ہو' کل گھر دے دینا۔ پھر وہ جو کچھ مانگیں' وہ دے دینا۔ یہ کیا ہے؟ دعا کرو خدا تمہیں بھی طاقت عطا فرمائے۔ (آمین)

میں نہیں کہتا کہ تم جا کر ڈنڈے برساؤ۔ تم مضبوط رہو اور اپنی جگہ کی حفاظت کرو۔ ایک مرلہ زمین ہے تو وہ بھی تمہارا حق ہے۔ مسجد جو تمہاری ہے' جہاں تمہارا امام ہے' جس مسجد کو تم نے اپنے پیسوں سے بنایا' وہ تمہاری رہے گی۔ غیر قبضہ کیوں کرے۔ قبضہ وہاں ہوتا ہے' جہاں کوئی مرجائے' اللہ تمہیں زندہ کرے۔ (آمین) یہ تو تمہاری بزدلی کا ثبوت ہے۔ پھر نام بھی بتاتے ہیں کہ فلاں فلاں مسجدیں' اس کا معنی ہے کہ میں ابھی ایک جتھا لے کر جاؤں اور نعرہ تکبیر' فتح کشمیر' دم مست قلندر سارے مسجد کے اندر' آپ کا مطلب یہی ہے۔

بہرحال آپ اپنے مسائل خود جانتے ہیں۔ پھر آپ بزدل کیوں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قوت عطا فرمائے۔ آمین۔ پھر منظم ہو جاؤ۔ کسی کو کیا جرات ہے کہ آپ کی مسجد پر قبضہ کرے۔ آپ بزدل بن گئے ہو۔

واقول قولی ھٰذا واستغفر اللّٰہ العظیم

عنوان

ختم نبوت

بمقام جھنگ

ختم نبوت

الحمد للّٰه و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی سید الرسل و اکمل الرسل و اجمل الرسل و خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ و لا نبوۃ بعدہ و لا کتاب بعد کتاب اللّٰہ ولا دین بعد دینہ۔ ولا شریعۃ بعد شریعتہ ولا امۃ بعد امتہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہٖ و اصحابہ و ازواجہ و احبابہ وسلم تسلیما کثیرًا کثیرًا فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔

قال النبی ﷺ اول الانبیاء آدم و آخرہ محمد ﷺ

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا رسول من ادرکنی و یولد من بعدی انا حظکم من

الانبیاء وانتم من الامم الاان الرسالہ والنبوۃ قد انقطعت فلا نبی بعدی ولا رسول بعدی انا آخر الانبیاء لا نبی بعدی وانتم آخر الامم ولا امۃ بعدکم۔

قال النبی ﷺ لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب ولکن لانبی بعدی یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون ولکن لانبی بعدی من بدل دینہ فاقتلوہ او کما قال النبی ﷺ

و قال النبی ﷺ سیخرجون فی امتی ثلاثون کذابون دجالون کلہ یضعم انہ نبی و انا خاتم الانبیاء لانبی بعدی۔

وقال النبی ﷺ لحسن ابن علی ابنی ھذا سید سیصلح بہ بین فئتین عظیمتین مسلمین۔ المسلم اخو المسلم۔ کل مومن اخوۃ۔ المسلم کااسنان المومن۔

قال النبی ﷺ ید اللہ علی الجماعہ من شذ شذ فی النار۔

قال النبی ﷺ الجہاد ماضی الٰی یوم القیامۃ الاان الجنۃ تحت ظلال السیوف من قتل دون عرضہ فھو شھید۔ ومن قتل دون دینہ فھو شھید۔ و من قتل دون مالہ فھو شھید۔ صدق اللّٰہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

الانبیاء وانتم من الامم الاان الرساله والنبوۃ قد انقطعت فلا نبی بعدی ولا رسول بعدی انا آخر الانبیاء لا نبی بعدی وانتم آخر الامم ولا امۃ بعد کم۔

قال النبی ﷺ لوکان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب ولکن لا نبی بعدی یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون ولکن لا نبی بعدی من بدل دینہ فاقتلوہ او کما قال النبی ﷺ

و قال النبی ﷺ سیخرجون فی امتی ثلاثون کذابون دجالون کلہ یضعم انہ نبی و انا خاتم الانبیاء لا نبی بعدی۔

وقال النبی ﷺ لحسن ابن علی ابنی ھذا سید سیصلح بہ بین فئتین عظیمتین مسلمین۔ المسلم اخو المسلم۔ کل مومن اخوۃ۔ المسلم کا اسنان المومن۔

قال النبی ﷺ ید اللہ علی الجماعہ من شذ شذ فی النار۔

قال النبی ﷺ الجہاد ماضی الیٰ یوم القیامۃ الاان الجنۃ تحت ظلال السیوف من قتل دون عرضہ فھو شھید۔ ومن قتل دون دینہ فھو شھید۔ و من قتل دون مالہ فھو شھید۔ صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم۔

پھر غیرت اسلام کو دنیا میں جگا دو
پھر قوت ایمان سے باطل کو جھکا دو

اللہ سے ڈرنے والوں کو طاقت سے ڈرانا مشکل ہے
جب خوف خدا ہو دل میں یہ کسریٰ ، قیصر کچھ بھی نہیں

ہم حق بات کا ہر وقت جو اظہار کریں گے
منبر نہیں ہوگا تو سر دار کریں گے
جب تک کہ دہن میں ہے زباں سینے میں دل ہے
کاذب کی نبوت کا ہم انکار کریں گے

خالی ہے تیرا دل ادب ، شرم و حیا سے
ناداں تجھے کیوں بغض ہے ارباب وفا سے
اے شاتم فاروق تجھے اتنی بھی خبر ہے
فاروق کو مانگا تھا محمد عربیؐ نے خدا سے

اگر حق بات کہتا ہوں تو منہ لٹکا جاتا ہے
اگر خاموش رہتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے

موحد چه در پاے ریزی زرش
که شمشیر هندی نهی بر سرش
امید و هراسش نباشد ز کس
همین است بنیاد توحید و بس

ما ان مدحت محمد بمقالتی
ولکن مدحت مقالتی بمحمد

درود شریف پڑھو!

تمہید:

اہالیان جھنگ! علماء کرام' برادران خواص و عام. وقت کافی گزر چکا ہے۔ جو میرے دل کی آواز تھی' ضمیر کی پکار تھی' جو کچھ میں کہنا چاہتا تھا' وہ میرے بھائیوں نے مجھ سے پہلے بڑے جذباتی اور بڑی ہی غیورانہ' غیرت مندانہ انداز میں بے دار ہو کر' ہوشیار ہو کر' خبردار ہو کر' بتا کر انہوں نے جتادیا' جگادیا' بتادیا' سنادیا۔ نعرہ ......

یہ مسئلہ ختم نبوت خون کی سیاہی سے لکھا گیا ہے۔ لاہور کے جیالے نوجوانوں نے ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ اس وقت لگایا' جب گولیوں کی بارش ہو رہی تھی۔ خود ختم ہو گئے مگر ختم نبوت کا جھنڈا نیچا نہیں ہونے دیا۔ (سبحان اللہ)

لاہوری ختم نبوت کے پروانے:

لاہور کا مال روڈ آج بھی گواہ ہے' جنہوں نے ختم نبوت کے پروانوں پر گولی چلائی' ان کا پتہ نہیں کہ اسلام میں رہیں یا نہ رہیں۔ جنت میں تو وہ کبھی نہیں رہ سکتے۔ سب سے پہلے پاکستان کا وہ شخص مجرم ہے' جس نے ظفراللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا۔ اس شخص کو محمدؐ سے کوئی تعلق نہیں (بے شک) سب سے بڑا مجرم وہی شخص ہے' جس نے ظفراللہ قادیانی کو اتنا اعزاز دے کر دس ہزار ختم نبوت کے جاں نثاروں کو گولیوں کا نشانہ بنایا مگر اس کو وزارت خارجہ سے ہٹایا نہیں۔ سب سے پہلے ختم نبوت کے غدار وہی لوگ ہیں' کوئی بھی ان میں شامل ہو۔

ختم نبوت اتفاقی مسئلہ ہے:

یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس پر تمام امت کا اتفاق ہے۔ اگر حاکم وقت کو اپنی کرسی کی فکر ہے تو مسلمانوں کو اپنے محبوب کی عزت کی فکر ہے۔ صدر بدل سکتے ہیں، مگر پیغمبرؐ نہیں بدل سکتے۔

ایک باپ کے کئی بیٹے ہو سکتے ہیں مگر ایک غیور بیٹے کے دو باپ نہیں ہو سکتے۔ دو باپ ہوں تو بیٹا ولد الحرام ہے۔ باپ زانی ہے۔

ایک خاوند چار شادیاں کر سکتا ہے، ایک بیوی کے دو خاوند بیک وقت نہیں بن سکتے۔ دو آدمی ایک عورت کے خاوند ہونے کے دعویدار ہوں تو ایک ان میں سے کنجر ہے۔ یہ عورت نہیں، کنجری ہوگی۔ باپ بھی ایک ہوگا، خاوند بھی ایک ہوگا، اس کی غیرت مند بیوی بھی اسی کے لیے ہوگی۔

اب نبی بھی ایک ہوگا، امت بھی ایک ہوگی۔

غیور آدمی آپؐ کے علاوہ دوسرے کو نبی نہیں مان سکتا:

اب ایک امت میں دوسرا نبی بھی نکل آئے، کوئی بے غیرت اس کو مان لے وہ امت ماننے والی مرتد ہے۔ جو دعویٰ نبوت کرنے والا ہے، نبی بننے والا ہے، وہ قیامت تک دجال ہے۔ فی النار ہے، ٹھیک ہے؟ (جی)

بہرحال اس مسئلے پر ہم نے قربانیاں دی ہیں، میں اس وقت ابھی بچہ تھا، جب ۱۹۵۳ء میں تحریک چلی۔ میں گھوٹکی میں تھا۔ مولانا احمد علی لاہوریؒ سے میری بیعت تھی۔ میں اس وقت گیارہ سال کا تھا۔ پتہ چلا تو وہاں سے سکھر گیا۔ آٹھ آدمی ساتھ لے کر وہاں سفید مسجد ہے، وہاں گیا۔ میں ابھی بچہ تھا۔ عمر کا تو کیا تھا، ویسے سمجھدار اچھا تھا۔ میں وہاں سے اڑھائی مہینے سکھر سنٹرل جیل چلا گیا۔ جیل میں جا کے بھی محمدؐ کی ختم نبوت کے نغمے گاتا رہا۔ (سبحان اللہ)

ختم نبوت پر دلائل بے شمار ہیں:

قرآن کریم کی ایک سو آیات، دو سو پیغمبرؐ کے فرمودات اور تقریباً پانچ سو بزرگوں کے فرمودات، ارشادات اس بات پر گواہ ہیں کہ نبوت کی کرسی پر نہ کوئی آیا ہے، نہ کوئی آئے گا۔ خدا لاشریک ہے، محمدؐ خاتم النبیین ہے۔ (سبحان اللہ)

ختم نبوت پر بخاریؒ کی دلیل:

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ایک نکتہ یاد آیا۔ فرمایا کرتے تھے لا الہ۔ لا نبی بڑی علمی بات ہے۔ فرمایا جو لا۔ الہ پر ہے وہی لا۔ نبی پر ہے۔ جس طرح لا کے بعد کوئی جھوٹا، بروزی، شیخ چلی، کوئی ظلی الہ نہیں بن سکتا، اسی طرح لا نبی کے بعد کوئی بروزی، ظلی، انگریزوں کی ظلی نبی نہیں بن سکتا۔

اگر کوئی لا کے بعد الہ آئے گا تو فرعون جیسا حال ہو گا۔ اگر کوئی لا کے بعد نبی آئے گا تو ٹٹی خانے میں۔ قادیانی کو موت آئے گی۔ ٹھیک ہے؟ (جی) یہ تو ہمارے ساتھ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس مسئلے کی حفاظت ہم خود کریں گے۔ (انشاء اللہ)

شہداء ساہیوال:

ساہیوال میں جن نوجوانوں نے اپنے خون کی قربانی دی، ختم نبوت کی حفاظت کے لیے، مجھے بتایا گیا کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ مرنے کے بعد جنت اور مدنی کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ ان کے چہرے شگفتہ تھے، نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر--- شہیدان ختم نبوت۔ زندہ باد--- شہیدان ساہیوال۔ زندہ باد۔ نام بھی عجیب ہے۔ بشیر مظہر۔ رفیق۔ بشیر نے خوشخبری دی اور شہادت کا اظہار ہو گیا۔

(سبحان اللہ)

عزیزان مکرم میں انہی کی تائید کرتے ہوئے بات کر رہا ہوں۔ دلائل تو ہم بہت دے چکے ہیں۔ دلائل ہمارے پاس اتنے ہیں کہ جن کی تعداد کا شمار نہیں۔

ختم نبوت کی دلیل:

حضور ﷺ فرماتے ہیں اول الانبیاء آدم و آخرہ محمد۔ آدم سے نبوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ آخری تاج محمدؐ کے سر پر رکھا گیا۔ میں تمام کذابوں کو کذاب سمجھتا ہوں۔ اپنے محمدؐ کو سچا سمجھتا ہوں۔

ختم نبوت کا محافظ خدا:

ضیاء الحق اور ہماری مارشل لاء اگر ختم نبوت کی حفاظت نہ بھی کرے، پھر بھی میرے محمدؐ کا محافظ کل بھی خدا تھا، آج بھی اس کا خدا ہے۔ قیامت تک اس کا محافظ رہے گا۔ (انشاء اللہ)

آپ کو پتہ ہے کہ قادیانی شیطانی ہو گیا۔ مرزا ناصر خاسر ہو گیا، مرزا بشیر شریر ہو گیا، مرزا طاہر ظاہر نہیں ہوتا۔ اب ہے مرزا منصور، من سور، اس کو بھی کہو من سور۔

عزیزان مکرم! اللہ تعالیٰ ہمیں حضورؐ کی ختم نبوت کے دامن سے وابستہ فرمائے۔ (آمین)

صدارتی آرڈیننس:

ضیاء الحق نے خود آرڈیننس جاری کیا اور جب اس کے خلاف رٹ کی گئی تو رٹ کو خارج کیا گیا۔ ہم نے خوشی منائی کہ یہ صدارتی آرڈیننس ہے

اور اس کو آئین کی حیثیت دی جا رہی ہے۔ میں اس وقت پنڈی میں تھا جب کہ باہر ساری پولیس جمع تھی اور ختم نبوت کے پروانے خدا کی قسم تختہ دار پر کھڑے ہو کر محمدؐ کی ختم نبوت کا جھنڈا لہرا رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

لوگوں کو روکا گیا ادھر آرڈیننس جاری ہوا' ادھر لوگوں کو روک دیا گیا۔ سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ ادھر ربوہ میں کہا گیا کہ ان قادیانیوں کو تبلیغ کی نشر و اشاعت کی کوئی اجازت نہیں ہو گی' ان کو کوئی حق نہیں ہو گا' ادھر وہ سب کچھ کر رہے ہیں۔

قادیانیوں کی عبادت گاہ کا نام ربڑہ ہونا چاہئے:

ہماری مجلس عمل میں یہ بات پیش ہوئی کہ مرزائیوں کی عبادت گاہ کا نام بھی عبادت گاہ نہیں ہونا چاہئے۔ جس طرح ہندوؤں کا مندر ہوتا ہے۔ سکھوں کا گوردوارہ ہوتا ہے' انگریزوں کا گرجا ہوتا ہے' ان کی عبادت گاہ کا نام ربوہ یا ربڑہ ہونا چاہئے۔ ان کی عبادت گاہ نہیں ہوتی' ربڑہ نام ہو' اس کو رگڑا دو۔

آج لوگ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب ان کے ربڑوں پر لگا ہوا کلمہ مٹاؤ گے۔ سنو! اگر کوئی پاخانہ پر کلمہ لکھے' کوئی پلید جگہ پر کلمہ لکھے تو اس کو رہنے دو گے یا مٹا دو گے؟ (مٹا دیں گے) جس طرح پاخانے پر کلمہ لکھنا ہم برداشت نہیں کرتے' اسی طرح جس جگہ پر یہ عبادت کرتے ہیں' ان کا ربڑہ خانہ ہے' جہاں مصطفیٰؐ کی توہین ہوتی ہے' وہ جگہ پاخانہ سے بھی زیادہ پلید ہے۔ (بے شک)

مرزائیوں کی سزا:

مرتد کی سزا تو اب مارشل لاء نے بھی بتا دی ہے کہ اس کی سزا قتل

ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کی بجائے' ان سب مرتدوں کو کھڑا کر کے گولی سے اڑا دے۔ نہ ان کا جنازہ پڑھا جائے' نہ ان کو دفن کیا جائے۔ کتے اور گدھیں ان کو کھائیں۔ (ٹھیک ہے)

یہ حضورؐ کی عزت کے دشمن ہیں' ہم اس کانے دجال کو برداشت نہیں کرتے۔ کبھی کہتا ہے کہ بی بی فاطمہ کی ران پر سر رکھ کر سو رہا ہوں۔ (لعنت لعنت)

کبھی کہتا ہے کہ حضورؐ سوئر کی چربی کھاتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ کبھی کہتا ہے کہ کربلا سیر پرآنم صد حسین است درگر بنیانم میں دامن جھاڑوں تو سو حسین ظاہر کر سکتا ہوں۔ لعنت لعنت! کبھی (نعوذ باللہ) کہتا ہے کہ حج کی ضرورت نہیں' میرے قادیان میں میرا جلسہ کرلو۔ جس جہاد کو محمدؐ نے فرض کیا تھا' میں اس جہاد کو منسوخ کر رہا ہوں۔ (لعنت لعنت)

کہتا ہے ۔

محمد ہم میں پھر اتر آیا ہے ۔۔۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی شان میں

کہتا ہے کہ میں محمد سے بھی شان میں بڑھ گیا ہوں۔ لعنت لعنت۔

کیا اس کی بیوی ام المومنین ہے؟ (نہیں) کیا اس کو دیکھنے والے صحابی ہیں؟ (نہیں) کیا ان کی عبادت گاہ مسجد ہے؟ (نہیں) کیا ان کو مسلمان کہا جا سکتا ہے؟ (نہیں)

ہم بار بار کہتے ہیں کہ ہم قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا چاہتے۔ اگر حکومت ناکام ہے تو ہمیں اجازت دے۔ خدا کی قسم! اگر مجلس عمل فیصلہ کر دے تو ہم اپنے اکابر کے کہنے پر ایک دن میں ربوہ صاف کر دیں گے۔ ختم نبوت کا جھنڈا لہرائے گا' نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔

ختم نبوت کے محافظوں کا محافظ خود خدا ہے۔ (بے شک) میرے قرآن

کا محافظ کون؟ (اللہ) بیت اللہ کا محافظ کون؟ (اللہ) رسول اللہ کا محافظ کون؟ (اللہ) خدا نے قرآن میں کہہ دیا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ نبی ؐ کا دشمن ذلیل ہو گا۔

جب ناصر کا ہارٹ فیل ہوا' اس وقت میں تقریر کر رہا تھا۔ میں جب اسلام آباد میں مولانا خان محمد صاحب کندیاں والوں کی صدارت میں تقریر کر رہا تھا' سامنے مرزا ناصر کا مکان تھا۔ میں نے کہا اسلام آباد کے در و دیوارو! رضاکارو' تابعدارو' جانثارو' وفادارو! اگر میں حکم دوں کہ یہاں ناصر کے بنگلے کی اینٹ سے اینٹ بجا دو تو کیا کرو گے؟ اگر میں کہوں کے نعرہ تکبیر لگا کر میدان جہاد میں اٹھو' تو لوگوں نے اتنے زور سے نعرہ لگایا کہ تھوڑی دیر کے بعد اطلاع آئی کہ ناصر۔ خاسر ہو گیا ہے۔ ناصر فی النار ہو گیا۔ ناصر جہنم میں ذلیل و خوار ہو گیا۔ ہمارے ایک ہی نعرے سے بزدل کا جگر بھی پھٹ گیا۔ مومن بہادر ہوتا ہے۔

پاکستان کو ان لوگوں نے تماشا بنا رکھا ہے۔ آپ ہم پر ناراض ہیں' پاکستان بننے کے بعد ہم اس کی تائید کر رہے ہیں ورنہ علماء نے جو کہا تھا' وہ بالکل صحیح ہے۔

یہ کہنا غلط ہے کہ پاکستان اسلام کے لیے نہیں بنایا:

اب تمہارے اس شوکت علی نے کہا یہی بیان ظفر اللہ قادیانی اور تمہارے کانے دولتانے نے دیا کہ ہم نے پاکستان اسلام کے لیے نہیں بنایا تھا۔ ہم نے پاکستان آرام کے لیے بنایا تھا۔ چھ لاکھ آدمی شہید ہو گئے۔ یہ آرام طلب کر رہے ہیں۔ بتاؤ ان کا یہ بیان آیا ہے یا نہیں؟ (آیا ہے) چھ لاکھ آدمی شہید ہو گئے' ساٹھ ہزار ہماری بہو بیٹیاں' سکھوں کے قبضے میں چلی گئیں۔ پانچ ہزار سید زادیوں کی عزت لوٹی گئی۔ مسجدوں کو پاخانہ گاہ بنایا گیا اور اب یہ

بیان دے رہے ہیں کہ پاکستان اسلام کے لیے نہیں' آرام کے لیے بنایا گیا ہے۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت!!

جو کچھ آج سکھوں کے ساتھ ہو رہا ہے' یہ بھی قدرت کا انتقام ہے۔ ہم خدا والے ہیں۔ شہداء ختم نبوت کا خون ضرور رنگ لائے گا۔ نوجوانوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔

مرزے کا فرشتہ:

وقت آ رہا ہے' بلکہ وقت آ گیا ہے۔ اب مرزا طاہر وہاں لندن میں اپنے باپ کے پاس بیٹھا ہے۔ یہ انگریزی نبی تھا۔ کہتا ہے. How are you? I am with you ایسے بولتا ہے جیسے انگریز باپ نے انگریزی سکھائی ہے۔ اس کا باپ کہتا تھا کہ میرے فرشتے کا نام بھی ٹیچی ٹیچی ہے۔ اپنی تعلیم یہ تھی کہ مڈل بھی فیل تھا۔

جو نبوت کا غدار ہو' اس کو پھانسی دی جائے:

میں آپ پر ناراض ہوں۔ مرزائیوں نے اعداد و شمار دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ پاکستان میں پانچ لاکھ مرزائی ہیں۔ یعنی پانچ لاکھ پاکستان میں محمدؐ کے غدار موجود ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ حکومت کے غدار کی سزا کیا ہے؟ جو کہے مارشل لاء نہ ہو' فوج غلط ہے' ضیاء غلط ہے' ضیاء وفادار نہیں۔ ضیاء ظالم ہے۔ جو حکومت کا غدار ہو' اس کی سزا کیا ہے؟ پھانسی؟ اور جو نبوت کا غدار ہو' اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ (پھانسی) یہ مرزائی نبوت کے غدار ہیں یا نہیں؟ (ہیں) میں لاکھوں ضیاء --- محمدؐ کی جوتی کے ذروں پر قربان کر دوں۔

صدر صاحب! تم بھی سوچو' تمہاری بھی ذمہ داری ہے۔ جب پاکستان میں ایک نقلی سپاہی' نقلی پانچ پیسے' ایک آدمی جعلی فوجی لباس پہن کر نہیں آ

سکتا تو یہاں جعلی نبی بھی نہیں چل سکتا (بے شک) نعرے.......... مرزائیت مردہ باد۔ انشاء اللہ مردہ باد ہیں۔

ہمیں دوسرا نبی برداشت نہیں:

جب اس پاکستان میں دو صدر برداشت نہیں، آج اگر کوئی اعلان کر دے کہ میں بھی صدر ہوں تو صدر صاحب اس کو اسی وقت گولی مروا دیں گے۔ جب پاکستان میں دو دن کے لیے دوسرا صدر برداشت نہیں تو غیور مسلمانوں کے لیے دوسرا پیغمبر بھی برداشت نہیں (بے شک) یہاں ربوبیت خدا کی رہے گی، نبوت مصطفیٰ کی رہے گی۔

ہر جگہ نبوت حضورؐ کی ہے:

مولانا قاسم نانوتویؒ لکھتے ہیں کہ اگر چاند میں، ستاروں میں اگر کسی جزیرے میں، زحل میں، مشتری میں، عطارد میں، مریخ میں اگر کہیں کوئی مخلوق رہتی ہے، وہ بھی امت محمدؐ کی ہے۔ اسلام اس کو بھی محمدؐ کا دیا ہوا قبول کرنا پڑے گا۔ (سبحان اللہ) عرش اور فرش میں نبوت صرف محمدؐ کی ہے۔

اس لیے اللہ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا معراج کی رات آپؐ کو امام بنایا کہ محبوب تمام انبیاء کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ اب شریعت صرف آپ کی ہے۔ اس لیے اللہ نے محمدؐ کو عرش پر پھرایا کہ جہاں تک میری خدائی ہو گی، وہاں تک تیری مصطفائی ہو گی۔ (سبحان اللہ)

سمجھ نہیں آتی کہ کبھی تو صدر صاحب بیان دیتے ہیں کہ میں قادیانی نہیں ہوں، کبھی کچھ کہہ دیتے ہیں۔ بہرحال یہ صدر صاحب کی ذمہ داری ہے۔ ہم عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رضاکار اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ہم اپنے بزرگوں کے حکم مان رہے ہیں۔

مفتی محمود کو خراج عقیدت:

میں مفتی محمود کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں' جس نے اسمبلی تک اس بات کو پہنچایا۔ ایک سو سات ملکوں نے اس بات کی تائید کی' ایک سو سات اسلامی ملکوں نے اس بات کی تائید کی کہ محمدؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا مرتد ہے۔ اب آپ کو مبارک ہو کہ ہمارے علماء کا ایک وفد افریقہ پہنچا ہے۔ افریقہ کی حکومت نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ جس طرح غلام احمد قادیانی کو پاکستانی' مرتد' کافر' کہتے ہیں' ہم بھی اپنی حکومت میں اس کو مرتد اور کافر کہتے ہیں۔ کل ہم جب ان کو کافر کہتے تھے تو حکومت ناراض ہو جاتی تھی۔ ہمارے خلاف پرچے درج ہو جاتے تھے' ۱۶ ایم۔ پی او ہو جاتا تھا۔

اب تو وفاقی شرعی عدالت' جو صدر نے خود بٹھائی تھی' انہوں نے فیصلہ کیا ہے کہ غلام احمد قادیانی کافر تھا۔ بے ایمان تھا' دھوکے باز' دغاباز تھا' بددیانت تھا۔ یہ اخباروں میں آیا ہے یا نہیں؟ (آیا ہے) کافر تھا' کافر ہے' بے ایمان تھا' دغاباز تھا' دغاباز ہے۔ میں تو آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ اگر کوئی مرزائی کھڑے ہیں تو ان کو بھی سمجھاؤ کہ بے وقوفو! کیا کر رہے ہو؟

مرزے کی خرافات:

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ بھی کوئی نبی ہے جو کہتا ہے کہ میں مہدی ہوں۔ کبھی کہتا ہے کہ میں عورت بن گیا' خدا مرد بن گیا' خدا میرے ساتھ سو گیا' مجھ سے کچھ ہو گیا' مجھ کو حمل ہو گیا' میں پیچھے سے نکل آیا لعنت لعنت!!

بتاؤ خدا یہ کام کرتا ہے؟ (نہیں) یہ کہتا ہے کہ خدا مرد بن گیا' میں عورت بن گیا۔ میرا حیض دیکھو' مجھے حیض بھی آتا ہے۔ یہ نبی ہے یا مخبوط

الحواس ہے؟

کہتا ہے کہ ۔ منم مسیح زماں و منم کلیم خدا۔

عیسیٰ بھی میں ہوں' موسیٰ بھی میں ہوں۔

منم کہ احمد مجتبیٰ مصطفیٰ باشد

محمد بھی میں ہوں' احمد بھی میں ہوں۔ مصطفیٰ بھی میں ہوں۔ کہتا ہے کہ کرشن بھی میں ہوں۔ یہ ہندو ہے' رام چندر بھی میں ہوں۔ علماء بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں یہ باتیں اس کی کتابوں میں لکھی ہیں یا نہیں؟ آپ سیرۃ المہدی بھی دیکھیں۔

مرزا بچپن میں چڑیاں پکڑتا تھا:

بشیر الدین کہتا ہے کہ میرا ابا مرزا غلام احمد قادیانی بچپن میں چڑیاں پکڑتا تھا۔ دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑتا' کھا جاتا تھا۔ بشیر الدین کہتا ہے کہ میرا ابا چھوٹا تھا' گھر میں دو ڈبے رکھے ہوئے تھے۔ مرزے کی بچپن کی ناپاک زندگی آپ کو سنا رہا ہوں۔ ایک ڈبے میں نمک تھا' ایک دوسرے ڈبے میں چینی تھی۔ میرے ابے نے جلدی سے مٹھی بھر کر نمک کھا لیا۔ جب آنکھوں میں پانی آگیا اور مرنے کے قریب ہوا تو اماں نے مکے مار کر نمک نکالا۔ ورنہ میرا ابا سارا نمک کھا جاتا۔ یہ نبی ہے؟

مرزا عورتیں تاڑتا تھا:

چھوٹا تو نمک کھا جاتا تھا' چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ عورتیں نہاتی تھیں تو ان کو تاڑتا رہتا تھا۔ یہ نبی ہے؟ یہ تو کوئی شریف آدمی بھی نہیں۔

مرزا گستاخ رسول ہے:

قادیان میں ہندوؤں نے ان کو جگہ نہیں دی۔ پاکستان میں یہ مصیبت آ گئی۔ ہم تو مدت سے کہہ رہے تھے کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دو۔ ہمیں بھی وہاں جائیداد دو۔ ہمیں بھی اجازت دو' ہم بھی وہاں اپنے پلاٹ لیں۔ انشاء اللہ۔ ان کو سنبھلنے دیں گے نہ ان کو چلنے دیں گے۔ (انشاء اللہ) مسلمان تو اپنے باپ کے دشمن کو برداشت نہیں کرتا۔ یہ محمدؐ کے دشمن کو کیسے برداشت کرے۔
مسلمان جب پیغمبرؐ کی توہین سنتا ہے تو مسلمان دیوانہ بن جاتا ہے' مرزے نے توہین کی ہے' نبوت کی۔
یعنی اس کی بیوی بی بی عائشہ کا مقام رکھتی ہے؟ (نعوذ باللہ) ہم نے قانون بنا دیا ہے۔ اب قانون کو چلانا حکومت کا کام ہے۔ اب ہم بار بار مطالبہ کر رہے ہیں کہ ان کے عبادت خانوں پر اب تک کلمہ لکھا ہوا ہے۔ یہ کلمہ تو مسلمانوں کا ہے' کلمہ اس کا ہے' جو مدنیؐ کو خاتم النبیین مانے۔ ان مرتدوں کو محمدؐ کا کلمہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

بخاری مرحوم کے اقوال:

میں آپ کو بہت موتی دے سکتا ہوں۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے نو سال جیل میں گزارے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی یہی ہے کہ میں ایرے غیرے مرتد کو اپنے نانے کی کرسی پر چین سے نہیں بیٹھنے دوں گا۔
فرمایا کرتے تھے آؤ مجھے گولی مارو۔ گولی سینے سے گزر سکتی ہے۔ عشق محمدؐ میرے دل سے نہیں نکل سکتا۔

مرزا انگریز کا خود کاشتہ پودا:

یہ انگریزی خود کاشتہ پودا تھا۔ مولانا جالندھری نے مجھے وہ پمفلٹ دیا کہ ایک کمشنر نے لندن میں بیٹھ کر ایک میٹنگ بلائی۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ جس طرح جھوٹے ملی ہوتے ہیں' اسی طرح جھوٹا نبی تیار کریں۔ انگریز اس کی Help کرے۔ وہ اوٹ پٹانگ پیشین گوئیاں کرے' الہام اور وحی بتائے۔ ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ اس طرح مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جاسکے گا۔ جہاد کو حرام کیا جاسکے گا۔

یہ خدائے رب اکبر کا نبی نہیں' یہ کمشنر کا نبی ہے۔ خدا کی قسم مولانا جالندھری نے مجھے انگریزی میں وہ پمفلٹ دکھایا۔ وہاں لندن میں انہوں نے یہ پلان بنایا۔

مرزا پہلے غیر مقلد تھا:

یہ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے اہل حدیث تھا۔ غیر مقلد تھا۔ غیر مقلد بے چارے کبھی کبھار ایسے بھی ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے اٹھا اور آریہ سماج کے ساتھ مناظرے شروع کر دیے۔ چلتے چلتے پھر مہدی بن گیا' مہدی سے پھر مجدد بنا۔ مجدد سے نبی بنا' نبی سے رسول بنا' رسول سے محمد بن گیا۔ (استغفر اللہ)

یہ اس کی اوٹ پٹانگ باتیں ہیں۔ دعا کروں اللہ ہمیں غیرت ایمانی عطا فرمائے۔ آمین۔

شہداء ساہیوال:

ساہیوال میں جو نوجوان ختم نبوت کے نام پر شہید ہوئے' وہاں [illegible] بھی ان کے عزیزان کو ڈھونڈتے ہیں کہ وہ کہاں ہیں۔ اب تک ان کے [illegible]

کپڑے موجود ہیں۔ خون کے لگے ہوئے قطرے بتاتے ہیں کہ انہوں نے محمدؐ کی عزت پر جان دے دی ہے۔ (بے شک)

مجھے ساہیوال کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ مرزائی وکیل اندر ہیں۔ مسلمان وکیل کہہ رہے ہیں کہ ان کو رہا کر دیا جائے۔ ایسی وکالت پر لعنت۔ مسلمان وکیل کہہ رہے ہیں کہ ہمارے یاروں کو چھوڑ دیا جائے۔ محمدؐ کی عزت جاتی ہے تو جائے (استغفراللہ) اللہ ہمیں آقاؐ کی عزت کے لیے ہر قسم کی قربانی کی توفیق بخشے۔ (آمین)

حضورؐ ہمارے اور ہم حضورؐ کے ہیں:

ایک حدیث سناتا ہوں۔ آپ جھوم جائیں گے تاکہ ہمیں مزید یقین ہو جائے' ایمان آ جائے۔ حضورؐ فرماتے ہیں انا حظکم من الانبیاء و انتم حظی من الامم یہ حدیث علماء بھی سنیں۔ میرا مطالعہ ہے۔ میرے نبی نے فرمایا کہ میں تمام انبیاء میں سے تمہارے حصے میں ہوں اور تم تمام امتوں میں سے میرے حصے میں ہو۔ میں تمہارا ہوں' تم میرے ہو۔ محمدؐ ہمارا ہے' ہمیں حضورؐ کی ضرورت ہے۔

مجھے بتاؤ:

میں پوچھتا ہوں کہ مرنے کے وقت اگر کوئی کہے لاالہ الا اللّٰہ احمد رسول اللّٰہ یا اس قسم کا کلمہ پڑھے تو کیا اس کا خاتمہ بالخیر ہو گا؟ (نہیں) مرتے وقت کلمہ کس نبی کا کام آئے گا؟ (محمد مصطفیٰؐ کا)

قبر میں من ربک۔ مادینک۔ من نبیک اگر کوئی قبر میں کہے کہ میرا نبی غلام احمد تھا' بتاؤ نجات ہو گی؟ (نہیں) خاتمہ بالخیر ہو گا؟ (نہیں) اس کے کہنے پر فرشتے چھوڑ دیں گے؟ (نہیں) قبر میں بھی حضورؐ کے متعلق

جواب دینا ہوگا۔

لواء الحمد حضورؐ کے ہاتھ میں ہوگا:

قیامت کے دن جھنڈا میرے نبی کے ہاتھ میں ہوگا یا کسی اور کے ہاتھ میں؟ (ہمارے نبی کے ہاتھ میں) جھنڈے کا نام لواء الحمد ہوگا۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام انبیاء میرے جھنڈے کے نیچے آئیں گے۔

حوض کوثر کس کا ہوگا؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ آدم سے لے کر عیسیٰ تک پیالے لے کر آئیں گے۔ میرے چار یار بھی آئیں گے۔ میں پیالے بھر بھر کر دیتا رہوں گا۔ صحابہ لیتے رہیں گے' تمام کے تمام پیتے رہیں گے۔ لواء الحمد بھی حضورؐ کے پاس ہوگا۔ قیامت کے دن حوض کوثر بھی مصطفیٰ کے پاس ہوگا۔

قیامت کے دن حضورؐ جنت کا ٹکٹ دلوائیں گے:

جب گنہگار امت پکڑی جائے گی' پچاس ہزار سال کا دن جو ختم ہونے کو نہیں ہوگا' کون ہوگا جو سفارش کر کے اس امت کو جنت کا ٹکٹ دے دے گا' یہ قادیانی وہاں کیا کرے گا' پکوڑے بیچے گا۔

میں پوچھتا ہوں کہ جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء معراج کی رات جمع تھے' یہ کہیں تھا؟ (نہیں) یہ چوہے کی طرح کہیں کھڑا تھا؟ (نہیں) جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء سے ملاقات ہوئی' ہر آسمان میں انبیاء سے حضور ﷺ نے ملاقات کی' یہ غلام احمد قادیانی کہیں تھا؟ (نہیں) جب قیامت کے دن آدم سے عیسیٰ تک تمام نبی کہہ دیں گے کہ ہم خدا کے سامنے بولنے کے لائق نہیں' ہم ڈرتے ہیں' ان انبیاء میں اس قادیانی کا تذکرہ ہے؟ (نہیں)

یہ تو انسان بھی نہیں۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مغلظات مرزا جمع کیے ہیں۔ قادیانی کی آپ گالیاں سنیں۔ سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔ کوئی کنجر بھی اتنی گالیاں نہیں دیتا' جتنی گالیاں یہ دیتا ہے۔ میں ایک جملہ کہتا ہوں آپ انشاء اللہ مجھے مبارک دیں گے۔ میرا نبی بھی سچا ہے' محبت بھی سچی ہے' امت بھی سچی ہے' یہ قادیانی خود بھی جھوٹا ہے' اس کے پیروکار بھی جھوٹے ہیں۔

اگر اس کو میں کہوں دجال ہے' کذاب ہے' کافر ہے' بے ایمان ہے' دغاباز ہے' بددیانت ہے' مرتد ہے' آپ ناراض ہوتے ہیں؟ (نہیں) اگر کوئی میرے محبوبؐ کے نعلین کے ذرے کی توہین کرے تو تم برداشت کرو گے؟ (نہیں)

معلوم ہتا ہے کہ جو نبی سچا ہے' شان والا ہے' اس کی امت بھی سچی ہے' اس کی محبت بھی سچی ہے۔

میں ایک دفعہ چنیوٹ سے تقریر کر کے واپس روانہ ہوا۔ کلہاڑی میرے ہاتھ میں تھی۔ گاڑی جب چناب کے پل پر پہنچی تو یہ مرزائی وہاں بیٹھے تھے۔ الذی ۔بدل الکوٹ و البیٹ و البتلون عجیب عجیب ان کی لڑکیاں اور ساڑھی ان کی اپنی ام چوس داڑھی۔

یہ مرزائی' مرض آئی۔ میں نے کسی مرزائی سے پوچھا کہ تم مرزائی کیوں بنے۔ کہنے لگے کہ کچھ تو فروٹ کی ٹوکری پر مرزائی بن جاتے ہیں' کچھ بھوری چھوکری دیکھ کر مرزائی ہو جاتے ہیں یا نوکری مل جائے تو محمدؐ کو چھوڑ دیتے ہیں۔

مسلمان کا ایمان حضرت سمیہؓ کی مثال:

مسلمان ایسا نہیں ہوتا۔ مسلمان حضرت سمیہؓ کا ایمان رکھتا ہے۔ سینے پر پتھر ہو' ابوجہل خنجر لے کر کھڑا ہو۔ سمیہؓ کے پاؤں دو اونٹوں سے باندھ کر رسہ

کھینچ کر کہنے لگا سمیہ بتا کیا عقیدہ ہے؟..... کہنے لگی ابوجہل! مجھے محمدؐ کی صداقت پہ ناز ہے۔ نعرے..... ابوجہل! تجھے سرداری پہ ناز ہے' مجھے محمدؐ کی تابعداری پہ ناز ہے۔ سن ابوجہل! تجھے طاقت پہ ناز ہے' مجھے محمدؐ کی صداقت پہ ناز ہے۔ ابوجہل! میں تیری طاقت اور چھرے سے نہیں ڈرتی۔ مارا! ابوجہل نے چھرا مارا کہنے لگی لوگو! گواہ رہنا میں زندہ دو ٹکڑے ہو کر چیری جا رہی ہوں۔ میرے عقیدے میں فرق نہیں ہے۔ میرا خدا بھی ایک ہے' میرا مصطفیٰ بھی ایک ہے۔ (سبحان اللہ)

ہم سب کچھ حضورؐ کے صدقے ہیں:

میں مطالبات کی تائید کرتا ہوں۔ میں مجلس عمل کارکن ہوں' جو مجلس عمل پورے ملک میں تحریک چلا رہی ہے۔ میں بھی اسی میں اپنا نام لکھوا چکا ہوں۔ تاکہ میں بھی محمدؐ کے دیوانوں میں لکھا جاؤں۔ ہم نے جو کچھ کمایا اور کھایا' یہ نبی کی جوتی کے صدقے ہے۔ ہمیں یہ القاب، مولوی' علامہ' مولانا' حافظ الحدیث۔ یہ سب محمدؐ کی جوتی کے صدقے ملے۔ ہم تو حضور کریمؐ کے نام پر سب کچھ کھا رہے ہیں۔ ہمیں عزت بھی محمدؐ کی وجہ سے ملی ہے۔ صحیح ہے۔ ہمارے ہاتھ کاٹ دو گے ہم پھر بھی نبیؐ کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ انشاء اللہ! ہم کسی حکومت کے وفادار نہیں' ہم نبوت کے وفادار ہیں۔

ہم نبوت کے وفادار ہیں:

ہماری وفاداری نبوت کے ساتھ ہے انشاء اللہ! ہمارے بزرگوں نے تو اس وقت بھی نبوت کی وفاداری کی تھی' جب کہ انگریز کا دور تھا۔ عطاءاللہ شاہ بخاریؒ نے کہا کہ غلام احمد قادیانی کذاب' دجال' مرتد ہے۔ کیس ہو گیا۔ پوچھا گیا کہ عطاء اللہ تم نے یہ کہا ہے۔ فرمایا کہا تھا' کہتا ہوں' کہتا رہوں گا۔

نعرے........

انداز خطابت:

جا کر عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قبر پر کہہ دو کہ بخاری قبر میں پریشان نہ ہونا۔ تیرے رضاکار تیرے جھنڈے کو لہرا رہے ہیں۔

مفتی محمود سے کہہ دینا کہ جو فیصلہ آپ نے کیا' وہ فیصلہ سنا رہے ہیں۔

جاؤ بنوریؒ کی قبر پر جا کر کہہ دو بنوری! قبر میں آرام کرو الحمدللہ تیرے غلام تیرے مشن کو زندہ کر چکے ہیں (انشاء اللہ)

یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔ جان جائے' خاندان جائے' ایمان نہ جائے۔ ایمان ہمیں سب سے عزیز ہے۔ ایمان پر ہمیں جنت اور انعامات ملیں گے۔ دعا کرو جان چلی جائے' ایمان بچ جائے (آمین) نبی کا دامن بچ جائے' محمدؐ کی شان بچ جائے' پیغمبر کا فرمان بچ جائے۔

ابو ھریرہؓ کا عشق رسول:

ابو ھریرہؓ نے کہا کملی والے میری اماں تیری شان میں گستاخی کر رہی ہے۔ مجھے اجازت دے دو میں اس کی گدی سے زبان نکال دوں۔ اماں کو گھر سے پکڑ کر دھکا دے دوں۔ کملی والے' میں اماں کو دھکے دے کر' میں اماں کو چھوڑ سکتا ہوں' تیرا دامن نہیں چھوڑ سکتا۔ محبوبؐ رحمتہ للعالمین تھے۔ آپؐ نے فرمایا اللّٰھم اھد ام ابو ھریرۃ مولا! ابو ھریرہ پریشان ہو رہا ہے اس کی والدہ کو ہدایت دے دے۔ ابو ھریرہؓ کہتا ہے کہ میں دوڑ کر گیا۔ میں نے کہا کہ میں دیکھوں کہ میں پہلے پہنچتا ہوں یا نبی کی دعا پہلے پہنچتی ہے۔ میں پہنچا تو دروازہ بند تھا۔ اماں غسل کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا اماں! دوپہر کو غسل کیسا؟ کہنے لگی کہ میں نے غسل اس لیے کیا ہے کہ آج میں تیرے محمدؐ کا

کلمہ پڑھ رہی ہوں (سبحان اللہ) ابو ھریرہؓ نے کہا اماں یہ تو کلمہ نہیں پڑھ رہی' یہ محمدؐ کی دعا کلمہ پڑھا رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

نبی کا دشمن ذلیل ہو گا۔ وہ بھی ذلیل ہے جو روضہ رسول اللہ پر نعرے لگاتے ہیں لا الہ الا اللّٰہ خمینی حجه الله ان سے پاسپورٹ چھینا جاتا ہے' وہاں سے ان کو جوتے مار کر روانہ کیا جاتا ہے۔ جن کے دل میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی عزت نہیں' مدینے میں ان کی بھی عزت نہیں ہے۔ صحیح ہے۔ وہاں خمینی والوں کی عزت نہیں ہے۔ وہاں ان پر آنسو گیس چھوڑا جاتا ہے۔ ان کو حج کی اجازت نہیں دی جاتی۔ وہاں ان کو یہ نعرہ نہیں لگانے دیا جاتا۔ وہاں مدینے والے کہتے ہیں کہ یہاں خمینی حجتہ اللہ نہیں یہاں محمد رسول اللہ ہے۔ ان سے بھی کہو کہ اپنا عقیدہ درست کرو۔ ہم نے ان کو مجلس عمل میں ساتھ رکھا ہوا ہے۔ کل بھی مفتی عنایت اللہ آیا ہوا تھا۔

انبیاء علیہم السلام کے بعد کوئی معصوم نہیں:

یہ بھی بارہ اماموں کو بارہ نبی جانتے ہیں۔ کہتے ہیں ہر امام معصوم ہے۔ ہر امام پر وحی آتی ہے' ہر امام محلل الحرم ہے۔ ہر امام گناہوں سے پاک ہے۔ ہر امام مامور من اللہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ لاکھوں امام نبی کی جوتی کے ذروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ امامت نبی کی غلامی میں ملتی ہے۔ نبوت تو نبوت ہوتی ہے۔

ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ مصطفیٰ پیارے ہیں:

خمینی کہتا ہے کہ اماموں کا شان محمدؐ سے بھی بڑھ گیا ہے۔ یہ غلط کہتا ہے۔ خمینی کہتا ہے کہ مجھے ایرانی رضاکار ملے ہیں۔ محمد کو ایسے صحابہ نہیں ملے۔ لعنت۔ لعنت۔ یہ بات ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ بھی ایک

سازش ہے۔ میں آپ کو لڑانے نہیں آیا' سمجھانے آیا ہوں۔ جو حلال بیٹا ہوتا ہے' جو غیور بیٹا ہوتا ہے' وہ اپنے باپ کی توہین برداشت نہیں کرتا۔ اس کے باپ کی پگڑی کو کوئی ہاتھ لگائے' تو وہ جان دے کر بھی اپنے باپ کی عزت بچاتا ہے۔ ہمیں اپنے ماں باپ سے زیادہ مصطفیٰ پیارے ہیں۔ (بے شک)

ختم نبوت کی عزت کی حفاظت علماء دیوبند نے کی:

ایک واقعہ آپ کو سنا کر رلا دوں۔ یہ واقعہ سندھ میں ہوا۔ میں اس آدمی کو مل کر آیا ہوں۔ کئی دفعہ اس نے میری تقریر میں صدارت بھی کی۔ اس کا نام حاجی مانک ہے۔ آج بھی مانک کی ضرورت ہے۔ آج عبدالقیوم غازی کی ضرورت ہے۔ آج غازی علم الدین کی ضرورت ہے۔

یہ غازی علم الدین بھی ہم نے تیار کیا تھا۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اس دن سر پر پگڑی نہیں رکھی تھی۔ جب پتہ چلا کہ راج پال نے رنگیلا رسول جیسی غلیظ کتاب لکھی ہے۔ کسی نے پوچھا بخاری آج سر پر پگڑی نہیں رکھی' آج اجڑے بال' بکھرے بال' عجیب حال' آپ روئے ہوئے دیوانہ وار کیسے کھڑے ہیں؟ فرمایا سر پر پگڑی یا ٹوپی اسی وقت رکھوں گا' جب میرے نانا محمدؐ کی پگڑی بچ جائے گی۔ کہنے لگے آج میرے نانے کی پگڑی کو ہاتھ ڈالا گیا ہے۔ بخاری کی پگڑی کیا ہے' میری پگڑی اس وقت اچھی لگے گی' جب محمدؐ کی عزت بچ جائے گی۔

وہ دیکھو عائشہ رو رہی ہے۔ وہ دیکھو' بتول میرے سامنے رو رہی ہے۔ بتول کہہ رہی ہے کہ میرے ابے کی توہین کی گئی ہے' عطاء اللہ شاہ بخاری میرا ابا روضے میں بے قرار ہے۔ کوئی ہے جو میرے ابے کی عزت کی حفاظت کرے؟

دو جملے کہے۔ کہنے لگے یا بھونکنے والی زبان نہ رہے گی یا سننے والے کان

نہ رہیں گے۔ میں نے یہ عہد کر لیا ہے۔ ختم نبوت کی عزت کی حفاظت ہم نے کی الحمد للہ۔

نام کے عاشقوں کو ہم نے جگایا:

کچھ لوگ عاشق رسول بنے ہوئے ہیں۔ اللہ ان کو ہدایت دے (آمین) ان کو بھی ہم نے جگایا۔ ہم نے فیض الحسن بخاری کو ساتھ ملایا۔ ہم نے ابو الحسنات قادری کو لاہور کی صدارت دی۔ ختم نبوت کے اس کارواں کو پہلے پہل عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے چلایا' پھر بنوریؒ نے جھنڈا اٹھایا۔ آج مولانا خان محمد کندیاں والے اس جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہیں۔

جب بھی پیغمبر کی بات ہو گی' یہی علماء آگے آئیں گے۔ میرا موضوع تو کچھ اور تھا' میرا ارادہ تھا کہ حضرت معاویہ اور حضرت حسن پر بات کروں کیونکہ یہ جگہ دار المطالعہ امیر معاویہ ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ امیر معاویہ کے دشمن' زیادہ دشمن ہیں یا حضور کے دشمن؟ (حضور کے) ابو جہل وغیرہ نے جو نبی کو پتھر مارے' دندان مبارک شہید کیے' اوجڑیاں آپؐ کے اوپر ڈالیں' تالیاں بجائیں' گالیاں دلائیں' وہ زیادہ دشمن ہیں۔

علی معاویہ بھائی بھائی!:

یہ سب بکواس کرتے ہیں کہ علی اور معاویہ کی دشمنی تھی۔ حضرت معاویہ اور حضرت علی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ خدا کی قسم میں دکھا سکتا ہوں۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میرا اور معاویہ کا خدا بھی ایک ہے' مصطفیٰ بھی ایک ہے' کلام اللہ بھی ایک ہے' کلمۃ اللہ بھی ایک ہے۔

حضرت معاویہ کو جب پتہ چلا کہ رومی کتا حضرت علی کی طرف حملہ کرنا

چاہتا ہے' حضرت معاویہ نے لکھا ایہا الکلب الروم او روم کے کتے! تو بادشاہ نہیں' تو کتا ہے۔ سن میں اور علی بھائی ہیں۔ ایک نبی کے غلام ہیں۔ تو نے علی کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو تمہاری آنکھ نکال دوں گا۔ علی کو تو بھونکا تو تیری زبان نکال دوں گا۔ علی پر تو نے ہاتھ اٹھایا تو تیرا ہاتھ کاٹ دوں گا۔ سب سے پہلے میں رضاکار ہوں' جو علیؓ کی حفاظت کروں گا۔ نعرے...... سیدنا معاویہ۔ زندہ باد! اخوت علی اور معاویہ۔ زندہ باد! محبت علی و معاویہ۔ زندہ باد۔

جس طرح موسیٰؑ اور ہارونؑ کی آپس میں بحث ہو گئی تھی' اسی طرح ان میں بھی رائے کی کچھ بحث ہو گئی تھی۔ دونوں کا عقیدہ بھی ایک تھا۔ دونوں کا عمل بھی ایک تھا' دونوں کا خدا بھی ایک تھا' دونوں کا مصطفیٰ بھی ایک تھا۔

دین پوری صاحب کا جیل میں جواب:

میں جب آپ کے جھنگ جیل میں تھا۔ سپرنٹنڈنٹ میانوالی کا تھا۔ ایک دن مجھ سے پوچھنے لگا کہ عبدالشکور دین پوری آپ ہیں؟ میں نے کہا میں ہی ہوں۔ ادھر مفتی محمود نے' مولانا عبید اللہ انورؒ جیسے بزرگوں نے میری رہائی کے لیے بیان دیے۔ وہ بڑا حیران ہوا۔ کہنے لگا میں تو تمہیں چھوٹا سا مولوی سمجھتا تھا۔ تمہاری تو سارے اخباروں میں خبریں ہیں۔ مجھے ملا اور چائے پلائی۔ کہنے لگا میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ حضرت معاویہؓ کو کیا سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں معاویہؓ کو وہی سمجھتا ہوں جو حضرت حسینؓ سمجھتے ہیں (سبحان اللہ) نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر! اتحاد حسین و معاویہ۔ زندہ باد!

مجھے بتائیں:

حضرت حسنؓ نے حضرت معاویہؓ کی خلافت کو تسلیم کیا؟ (جی) بیعت کی؟ (جی) صلح کی؟ (جی) جب علیؓ کے بیٹے نے صلح کر لی تو علیؓ کے غلاموں کی بھی صلح ہے۔

معاویہ کو هادی مهدی بنا---اللہ سے دعا:

میں ان الفاظ کو یہاں بیان کروں۔ حضور ﷺ فرماتے اللّٰھم اجعلہ ھادیا مہدیا- اللّٰھم علمہ الکتاب و بالحساب ویسر علیہ الحساب مولیٰ! معاویہ کو قرآن کا علم دے دے۔ مولیٰ اس کے سینے کو فراخ کر دے۔ مولیٰ! اس پر حساب آسان کر دے۔ اللہ اس کو ہادی بھی بنا' اس کو دنیا کا مہدی بھی بنا دے۔ (سبحان اللہ)

خال المسلمین میں معاویہ کو وہی سمجھتا ہوں' جو رسول خدا ﷺ نے کہا ہے۔ جو حسن مجتبیٰ کہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تعصب سے بچائے (آمین) کیا حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ کو پتھر مارا؟ (نہیں) کوئی گالی دی؟ (نہیں) کوئی تیر مارا؟ (نہیں) حضرت معاویہ نے حضرت علی کا دل دکھایا؟ (نہیں) ابو جہل نے تو مصطفیٰ کو پتھر مارے' دندان مبارک شہید کیے تھے۔ آپ کو مصطفیٰ زیادہ پیارے ہیں یا مرتضیٰ زیادہ پیارے ہیں؟ (مصطفیٰ)

مصطفیٰ کا دشمن ابو جہل تھا۔ حضرت معاویہؓ دشمن نہیں تھا۔ میں تمہاری ان تمام کتابوں کو غلط سمجھتا ہوں۔ قرآن کی ایک آیت پر رحماء بینھم۔

میں سمجھتا ہوں جن کو نبی کے حرم سے کوئی تعلق نہیں' ان کو نبی کی

آل سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ جن کو صحابہ سے تعلق نہیں' ان کو قرآن سے تعلق ہے؟ (نہیں) بلال کی اذان سے تعلق ہے؟ (نہیں) مدنی کے دیئے ہوئے اسلام سے تعلق ہے؟ (نہیں) ان کو مسلمانوں سے کوئی تعلق ہے؟ (نہیں) ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔

میں ان سے بھی کہتا ہوں کہ مل کر بیٹھیں اور سوچیں ایک امام باڑے جا رہا ہو' دوسرا مسجد میں۔ امام باڑہ مقدس ہے یا مسجد مقدس ہے؟ (مسجد) اسلام میں ماتم ہے یا صبر ہے؟ (صبر) مرثیے ہیں یا قرآن ہے؟ (قرآن ہے) اسلام میں ذاکر کی شان ہے یا عالم کی شان؟ (عالم کی) سچ کہہ رہا ہوں؟ (جی) اللہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے (آمین)

اسلام میں مومن کا درجہ ہے یا ملنگ کا؟ (مومن کا) اسلام میں ملنگ کا کوئی تصور ہے؟ (نہیں) مکہ و مدینہ میں کوئی ملنگ ہے؟ (نہیں) یہ عجیب قوالیاں۔ یہ عجیب تماشے' یہ کچھ نہیں ہے۔

قیامت کے دن ابو بکرؓ و عمرؓ اٹھیں گے تو ساتھ مفسرین ہوں گے۔ حیدرؓ اٹھیں گے تو کیا پیچھے ملنگ اٹھیں گے؟ (نہیں) گڑم گڑم کرنے والے پیچھے آئے تو حیدر کہیں گے یہ کیا مصیبت پیچھے آ گئی ہے۔ اللہ ہمیں ایسے لوگوں سے بچائے (آمین)

حاجی مانک کا ایمان افروز واقعہ:

حاجی مانک کا واقعہ سن لو۔ بڑا ایمان تازہ ہو گا انشاء اللہ۔ خدا نے ختم نبوت پر مناظرے کرنے والے بھی ہمیں دیئے۔ لال حسین اخترؒ کی قبر دین پور میں ہے۔ لال حسین اختر دین پور کا مرید تھا اور وصیت کی تھی کہ میری موت جہاں بھی آئے' مجھے دین پور میں دفن کیا جائے۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ نے دین پور کے قبرستان کو دیکھ کر فرمایا کہ کہیں

پاکستان میں اتنی رحمت کی بارش نہیں برس رہی' جتنی غلام محمد دین پوریؒ کی قبر پر رحمت برس رہی ہے۔

حضرت لاہوریؒ کی خواہش اور مولانا لال حسینؒ کا عمل:

احمد علی لاہوریؒ نے کہا مجھے لاہوری نہیں چھوڑیں گے۔ ورنہ میرا دل چاہتا ہے کہ میری قبر میرے مرشد کے قدموں میں بن جائے۔ مجھے یقین ہے کہ میری نجات ہو جائے گی۔ (سبحان اللہ)

یہ بات مولانا لال حسین اخترؒ نے سن لی۔ اس نے کہا کہ جب میری وفات ہو' میری موت آئے تو میرا جنازہ دین پور لے جانا تاکہ احمد علی لاہوریؒ کے قول کے مطابق میں بھی رحمت سے محروم نہ رہوں۔ آج لال حسین اخترؒ کی قبر حضرت دین پوریؒ کے قدموں میں ہے۔ عبیداللہ سندھی بھی وہاں سو رہا ہے۔ میرا دادا عبدالقادر بھی وہاں سو رہا ہے۔ میاں جی خیر محمد بھی وہاں سو رہے ہیں۔ ایک محدث عبدالرزاق بھی وہاں سو رہا ہے۔ لال حسین اختر بھی وہاں سو رہا ہے۔ (نوٹ) مولانا عبدالشکور دین پوریؒ بھی وہاں سو رہے ہیں۔ شیخ الاسلام حافظ الحدیث و القرآن مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ بھی وہاں سو رہے ہیں (مرتب)

کرونڈی ضلع نواب شاہ' تحصیل پڈعیدن سے پندرہ میل دور ایک بستی کا نام ہے۔ کرونڈی۔ وہاں مرزائیوں نے چیلنج کیا کہ ہم مناظرہ کریں گے۔ مولانا لال حسین اختر وہاں پہنچے' پوری جماعت وہاں پہنچی۔ سندھ کے تمام علماء بڑے چیئرمین وہاں پہنچے۔ ہزاروں کا مجمع ہو گیا۔ مولانا لال حسین اختر نے اپنی پہلی ٹرم میں کھڑے ہو کر کہا کہ میں آج ثابت کروں گا کہ مرزا بھی جھوٹا تھا۔ کذاب تھا' دعویٰ بھی جھوٹا تھا' الہام بھی جھوٹے تھے' وحی بھی جھوٹی تھی۔ پیشین گوئیاں بھی جھوٹی تھیں۔ وہ بھی جھوٹا تھا' اس کی تمام

کتابیں بھی جھوٹی ہیں۔

مناظرہ میں مرزائیوں نے حضور کی توہین کردی:

جو مرزائی مقابلہ میں تھا اس کا نام عبدالحق تھا۔ اس بدبخت کو' اس لعین کو پتہ نہیں کیا خیال آیا' وہاں پر چونکہ اس کی زمین تھی' بہت سارے اس کے مزارعے تھے' مرزائیوں کی ایک بستی تھی' بندوقوں کے ساتھ آیا تھا۔ اس نے کھڑے ہو کر کہا میں بھی ثابت کروں گا کہ محمد بھی ایسا تھا (نعوذ باللہ)

اس نے کہا میں بھی ثابت کروں گا کہ تمہارا نبی بھی ایسا تھا۔ شور پڑ گیا۔ اس نے جو لفظ کہے' مسلمان جذبات میں کھڑے ہو گئے۔ دوسری طرف بندوقیں تھیں۔ کچھ حالات ایسے تھے' پولیس بھی تھی۔ بات ٹل گئی' لڑائی نہ ہوئی۔ مسلمان بڑے پریشان ہوئے۔ مرزائی چلے گئے مناظرہ یہاں پر ختم ہوا کہ مسلمانوں نے کہا کہ یہ جملہ ہم برداشت نہیں کریں گے۔ وہ معافی مانگے۔ یہ اس نے ہمارے سینے پر مونگ دلے ہیں۔ ہمیں اس نے چھری سے ذبح کر دیا ہے۔ مسلمان بے غیرت نہیں ہیں۔ یہ جملے اتنے سنگین ہیں کہ ہمیں موت آ جاتی یہ جملے ہمیں برداشت نہ کرنے پڑتے۔ مسلمان روتے ہوئے گئے۔ مانک کہتا ہے کہ میں اپنے گھر گیا۔ یہ قوم کا شر تھا' بلوچ تھا' بلوچوں کی پانچ سو لڑیاں ہیں۔ میں بھی بلوچ ہوں۔ بلوچوں میں جو سردار ہیں' میری لڑی ان میں ہے۔ رنج بلوچ۔

جھنگ سے حضرت دین پوریؒ حج پر گئے۔ واپس آکر دین پور میں ڈیرہ لگایا۔ اصل ہم بھی ضلع جھنگ کے ہیں۔ ہم آپ کے رشتہ دار ہیں۔ حضرت دین پوریؒ یہاں کے تھے۔ یہاں کے بلوچ تھے۔ یہاں سے دین پور جا کر دین پور کو آباد کیا۔

یہ حکیم عبدالکریم ہمارا قریبی رشتہ دار ہے۔ اٹھارہ ہزاری والا' ہم ایک ہی ہیں۔

حاجی مانک کہتا ہے کہ جب میں نے یہ بات سنی تو سر پکڑ لیا۔ میں روتا رہا۔ یہ بات ساری بستیوں میں پھیل گئی کہ عبدالحق نے اتنی گستاخی اور اتنی زبان درازی کی ہے۔ اتنی بے ادبی کی ہے' اتنی بکواس کی ہے۔ ہر آدمی کی زبان پر یہی بات تھی۔ حاجی مانک کہتا ہے کہ میں گھر آیا تو میرا گھر بدلا ہوا تھا۔ میری بچیاں رو رہی تھیں۔ میری بیوی کا رخ ایک طرف تھا۔ میں نے پانی مانگا' بیوی نے نہ دیا۔ میں نے بیوی سے کہا پانی دو۔ وہ بات ہی نہ کرے۔

مانک کی غیرت کو گھر کی عورتوں نے جگادیا:

اندر سے کنڈی مار کر کہنے لگی مانک سفید داڑھی' اسی سال تو حج کر کے آیا ہے۔ گنبد خضریٰ پر تو روتا تھا' مجھے بھی ساتھ لے گیا تھا۔ تو نے اپنے محبوب کریم کے متعلق یہ جملہ سنا' بے غیرت زندہ واپس آگیا تو بھی محمدؐ کا امتی ہے؟ میں تیری بیوی نہیں ہوں' مجھے اجازت دے دے میں میکے جا رہی ہوں۔ یہ بیٹیاں' تیری بیٹیاں نہیں ہیں۔ میں اس بے غیرت کو اپنا خاوند نہیں بناتی' میری بیٹیاں تجھے ابا نہیں کہیں گی۔ اتنی بڑی تو نے داڑھی رکھی ہے اور مصطفیٰ کے خلاف یہ بات سن کر تو زندہ لوٹ آیا' مر نہیں گیا۔ حاجی مانک کہتا ہے کہ اس جملے نے میرے اندر محمدؐ کی محبت کی سپرٹ بھر دی۔ مجھے کرنٹ سا لگا۔ حضور ﷺ کی زندگی کا سارا نقشہ میرے سامنے آگیا۔ آقا کی محبت نے جوش مارا۔ میں پھر' بے خود ہوگیا۔ میں نے کلہاڑی اٹھائی اور اس مرزائی عبدالحق کی طرف چل پڑا۔ یہ واقعہ سنا کر آپ کا ایمان تازہ کر رہا ہوں۔ اس کی عمر پچاس برس تھی۔ چہرہ حسین' سرخ' منہ پر نور ٹپکتا ہے۔ میں کرونڈی کی طرف جب تقریر کے لیے جاتا ہوں تو وہ صدارت کرتا ہے۔ میں اس کا ماتھا

چومتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ بیسیوں دفعہ مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہو چکی ہے۔ (سبحان اللہ)

مانک نے عبدالحق مرزائی کو قتل کر دیا:

کلہاڑی ہاتھ میں لی اور تو اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔ پستول' ریوالور وغیرہ اس کے پاس نہیں تھا۔ دل میں فیصلہ کر لیا کہ یا مصطفیٰ ؐ کا گستاخ' کتا' بھونکنے والا زندہ رہے گا یا محمد ﷺ کا عاشق جان دے دے گا۔ سیدھا گیا' عبدالحق پھر رہا تھا۔ اسے خیال بھی نہ آیا کہ یہ بوڑھا مجھے کچھ کہے گا۔ پچاس سال حاجی مانک کی عمر تھی۔ سفید داڑھی تھی۔ کہتا ہے کہ میں ویسے تو بوڑھا تھا' مگر دل جوان تھا۔ خون میرا جوان تھا۔ رگوں میں جو خون تھا' وہ جوان تھا۔ میں نے عبدالحق کو قریب جا کر کہا او گستاخ! او مرزائی کتے! او مرتد! آج تیرا آخری دن ہے' تو بچ کر نہیں جائے گا۔ تکڑا ہو جا۔ محمد کا عاشق تیرے پاس پہنچ چکا ہے۔ اس نے میرے ہاتھ میں کلہاڑی دیکھی تو دوڑنے لگا۔ پاؤں میں ڈھیلا اٹکا تو منہ کے بل گرا۔ ڈھیلا نہیں اٹکا تھا' قدرت نے دھکا دیا۔ میں پاس پہنچ گیا۔ میں نے کلہاڑی کے وار کرنے شروع کر دیے۔ میں نے اس کو جوتے سے سیدھا کیا۔ میں نے اس کے سینے پر کلہاڑیاں ماریں۔ میں زور سے وہاں کہتا رہا کہ اس سینے میں نبی کا کینہ ہے۔ پھر میں نے دماغ پر کہلاڑی ماری۔ میں نے کہا تیرا دماغ خراب تھا۔ پھر میں نے زبان سے پکڑ کر کلہاڑی سے کاٹا' میں نے کہا یہ بھونکتی تھی۔ پھر میں نے انگلی کو لکڑی پر رکھ کر کاٹا' میں نے کہا جب تو نے گستاخی کی تھی' انگلی مدینے کی طرف اٹھائی۔ میں اس کتی انگلی کو کاٹ دوں گا' جو محمد ﷺ کی گستاخی کرے گی۔ علاج یہی تھا یہ وہاں سے بھاگا نہیں' چھپا نہیں۔ بندوقوں والے کانپتے رہے۔ کفر بزدل ہوتا ہے۔

مسلمان نکلے تو غازی ہے' لڑے تو مجاہد ہے' آئے تو فاتح ہے' گر جائے

تو شہید ہے۔ جو نبی کی عزت پر اپنی جان دے' وہ کون ہے؟ (شہید)
غازی علم الدین کہتا ہے کہ میرے تانگے پر چار آدمی نہیں بیٹھتے تھے۔ جنازہ اٹھا تو تین لاکھ آدمی جنازہ کے ساتھ تھے۔ اتنے ہار تھے' جس کی کوئی حد نہیں۔ بوڑھے بوڑھے کہہ رہے تھے ہمیں عینک دو' ایک دفعہ تو اس عاشق رسول کا جنازہ دیکھ لیں' جس نے اپنی جوانی محمدؐ پر قربان کر دی ہے۔ (سبحان اللہ)

مانک کو حضور ﷺ کی زیارت:

حاجی مانک کہتا ہے کہ جب میں میانوالی جیل گیا تو حضور ﷺ کی زیارت ہو گئی۔ آپؐ نے کہا بیٹے! گھبرا نہیں تو پھانسی کے تختے پر چڑھا تو تیری شہادت کی موت ہے' میں محمد حوض کوثر پر تیرا انتظار کر رہا ہوں۔

حاجی مانک تھانے میں:

حاجی مانک کہتے ہیں کہ میں نے اس کو ختم کیا' میرے کپڑے اس کے خون سے خون آلود ہو گئے۔ پلید خون سے' مرتد کے خون سے نفرت آ رہی تھی' بدبو آ رہی تھی۔ میں سیدھا تھانے چلا گیا۔ قریب تھانہ تھا۔ تھانے دار نے مجھے دیکھا کہ میرے سر پر پگڑی نہیں' ہاتھ میں کلھاڑی ہے۔ کپڑے خون سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ تھانیدار مجھے جانتا تھا۔ میں شریف آدمیوں میں شمار ہوتا تھا۔ میں کبھی کبھی مسجد میں اذان بھی دیتا تھا۔ تھانیدار نے کہا مانک خیر ہے؟ کیا ہوا۔ میں نے کہا کل جس کتے نے' جس مرتد نے' جس لعین نے' جس گستاخ نے کل گستاخی کی تھی' الحمدللہ آج وہ زبان خاموش ہو چکی ہے۔ اس کے خون کو کتے چاٹ رہے ہیں۔ مجھے ہتھ کڑی لگاؤ' مجھے گرفتار کرو۔ تھانیدار خود کانپنے لگا' رونے لگا۔ اپنی ٹوپی اتار کر اس کے پاؤں میں ڈال دی۔ کہنے لگا

تجھے گرفتار کر کے محمدؐ کی شفاعت سے محروم ہو جاؤں؟ نعرے......

پولیس والے دوڑ دوڑ کر حاجی مانک کے لیے دودھ لا رہے ہیں' رو رہے ہیں۔ کہتے ہیں ہم سے وہ کارنامہ نہ ہو سکا' جو بوڑھے نے کر دیا ہے۔ حاجی مانک! ہم تجھے مجرم کہیں یا محمدؐ کا عاشق کہیں۔ ہم تجھے ہتھکڑی لگا کر کل محمدؐ کے سامنے شرمندہ ہو جائیں؟ میں حکومت کو پیٹی اتار کر دے دوں گا مگر میں تجھے گرفتار کر کے محمدؐ کے سامنے شرمندہ نہیں ہوں گا۔ میں اوپر اطلاع دیتا ہوں۔ مانک تو میرا مہمان ہے۔ تو قاتل نہیں تو محمدؐ کا عاشق ہے۔ (سبحان اللہ)

سکھر پولیس کو اطلاع:

حاجی مانک کہتا ہے انہوں نے میری بڑی خدمت کی۔ سکھر پولیس کو اطلاع دی' وہ بھی آئے۔ میرے قریب کوئی نہ آیا۔ مجھے کہا کار میں بیٹھ جاؤ۔ وہ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ کہنے لگے ہم عورتوں کو پکڑتے ہیں' آج تک ہم نے ڈاکو پکڑے' آج تک ہم نے چور پکڑے ہیں۔ آج اس کو لے جا رہے ہیں' جس کے دل میں محمد کی محبت ہے۔ وہ بھی تبصرہ کر رہے ہیں۔

مانک کہتا ہے کہ میں سکھر جیل میں گیا تو تمام ڈاکو اکٹھے ہو گئے۔ دیکھ کر رو پڑے۔ کوئی کہنے لگا میں نے ماں کو قتل کیا' دوسرے نے کہا میں نے بہن کو قتل کیا' ایک نے کہا میں نے باپ کو قتل کیا' مانک! تیری قسمت کا کیا کہنا تو محمد ﷺ کے دشمن کو قتل کر کے آیا ہے۔ رونے لگے۔ کہنے لگے جیل تو یہ ہے کہ جس سے خدا بھی راضی ہے' مصطفیٰ بھی راضی ہے۔ (سبحان اللہ) کوئی دودھ لا رہا ہے' کوئی فروٹ لا رہا ہے۔

بزرگ مانک کی زیارت کو:

پتہ چلا تو مولانا محمد علی جالندھری وہاں پہنچے۔ مولانا قاضی احسان احمد

شجاع آبادی وہاں پہنچے۔ قاضی احسان روتا رہا۔ فرمایا ہم تیری زیارت کے لیے آئے ہیں۔ میں خود وہاں پہنچا۔ مولانا وہاں پہنچے۔ مولانا امروٹی وہاں پہنچے' عبداللہ درخواستی وہاں پہنچے۔ کراچی سے لے کر لاہور تک اس کو لوگ دیکھنے آئے' جس نے اپنے بڑھاپے میں جوانی دکھائی تھی۔

مانک کہتے ہیں کہ رات کو جیل میں مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں اس کو لاتا نہیں ہوں' حکومت نے مجھے روک دیا ہے۔ میں نے ایک جگہ اعلان کیا تھا کہ میں مانک کو ساتھ لاؤں گا' میرے پاس حکومت کے آرڈر آ گئے کہ آپ اس کو نہ لانا۔ کہیں لوگ کھڑے نہ ہو جائیں۔ کہیں دیکھنے والوں میں قتل عام شروع نہ ہو جائے۔ روک دیا گیا ورنہ میں اس کو لاتا۔ وہ بھی آنے کے لیے تیار تھا۔

مانک کہتا ہے کہ رات کو میں کوٹھڑی میں سویا۔ مصطفیٰ کی مسکراتے ہوئے زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری قربانی کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ مانک نہ گھبرانا' وکیل نہ کرنا' وکالت میں' محمد خود کروں گا (سبحان اللہ) مرزائیت۔ مردہ باد۔

حاجی مانک! تیری غیرت محمد کو پسند آ گئی۔ میں نبی تمہیں مبارک دیتا ہوں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تیری پیشانی میں چوم لوں۔ تو نے ساری زندگی میں جو کارنامہ کیا ہے' فرشتے بھی اس پر رشک کر رہے ہیں۔

مقدمہ ہوا' مرزائی تو اس کام میں بڑے تیز ہیں۔ لندن تک سے ان کے وکیل آئے۔ پورا ربوہ جھونک دیا گیا۔ پیسوں کے انبار لگ گئے۔ یہ سارے جمع ہوئے' ادھر وکالت محمد نے کی۔ (سبحان اللہ)

وکیلوں نے کہا کہ مانک بیان بدل دے:

بیانات ہوئی۔ وکیلوں نے کہا کہ آپ یہ بیان دے دیں کہ میں نے یہ

کام نہیں کیا۔ مانک نے کھڑے ہو کر کہا میں نے یہ کام لیا ہے۔ یہ کلہاڑی اب بھی موجود ہے۔ جو بھی میرے مصطفیٰ ؐ کی گستاخی کرے گا' اس پر میں یہی کارروائی کروں گا۔ (سبحان اللہ)

تین سال مقدمہ چلا۔ جج نے جو فیصلہ لکھا ہے' وہ سن لو اجج نے جب حالات سنے' اس نے فیصلہ لکھا کہ محمد ؐ کا غلام' نبی ؐ کا عاشق' پیغمبر ؐ کا امتی' محمد عربی ؐ کا دیوانہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے۔ اپنے نبی محمد ؐ کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ (بے شک)

جب عبدالحق نے نبی کی گستاخی کی' حاجی مانک دیوانہ بن گیا۔ حاجی مانک کی عقل ٹھکانے نہ رہی۔ حاجی مانک اپنے سے باہر ہو گیا۔ اس نے اس وقت قتل کیا' جب اسکی عقل ٹھکانے نہیں تھی۔ جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو' اس پر قانون لاگو نہیں ہوتا۔ یہ نبی کا دیوانہ ہے۔ میں دیوانے پر کوئی قانون لاگو نہیں کرتا۔ اس نے جو کچھ کیا ہے' ٹھیک کیا ہے اور مرتد کی سزا بھی قتل ہے۔ (سبحان اللہ) خدا کی قسم مانک زندہ رہا۔ ان میں پھرتا رہا۔ محمد ؐ نے اتنی نگاہ ڈال دی ہے کہ آج تک بندوقوں والے اس کا بال بیکا نہیں کر سکے۔ محمد ؐ کی ختم نبوت کی غلامی آج بھی حفاظت کر رہی ہے۔ (سبحان اللہ)

حاجی مانک ستر اسی سال کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ ابھی حوض کوثر سے نہا کر آیا ہے۔ یہ سندھ کا واقعہ ہے۔ میں جب بھی اس علاقے میں جاتا ہوں' اس کو بلاتا ہوں۔ دیکھتا رہتا ہوں' روتا رہتا ہوں۔ مجھے کہتا ہے دین پوری میری طرف کیوں دیکھتے ہو؟ میں نے کہا میں ان آنکھوں کو دیکھتا ہوں' جنہوں نے محمد ؐ کو دیکھا ہے۔ (سبحان اللہ)

کرونڈی سے جا کر تصدیق کریں۔ بات غلط ہو تو مجھے منبر سے اتار دینا۔ یہ کرونڈی پڑعیدن سے پندرہ کلو میٹر دور ہے۔ مانک وہاں رہتا ہے..... اس کو دور سے دیکھ کر آپ سمجھ جائیں گے۔ اس بستی میں کوئی اتنا حسین نہیں'

جس پر محمدؐ کی نگاہ پڑ چکی ہے۔ خدا کی قسم یوں محسوس ہوتا ہے جیسے خون ٹپکتا ہے۔ ستر سال کی عمر ہے' لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی حوض کوثر سے پانی پی کر نکلا ہے۔ (سبحان اللہ)

آٹھویں دن حضور ﷺ کی زیارت:

کہتا ہے کہ آٹھ دفعہ جیل میں مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ ہر آٹھویں دن آپؐ کی زیارت ہو جاتی تھی۔ آپؐ تسلی دیتے تھے کہ مانک نہ گھبرانا۔ محمد ﷺ تیری وکالت کر رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

فیصلہ تو یہ ہے۔ اب وہاں ساہیوال میں جو نوجوان شہید ہوئے' مرزائی ان کی لاشوں کو گھسیٹ کر گھر لے گئے۔ یہ تاثر دیا کہ یہ ہمارے گھروں میں داخل ہو گئے تھے۔ بارہ ایک بجے جا کر لاشیں دیں۔ حالانکہ مارا ان کو مسجد میں تھا۔ پولیس کو سب پتہ ہے۔ سات گرفتار ہیں۔ ابھی چار مفرور ہیں۔ ان کا اسلحہ بھی پکڑا گیا' ان کو اسلحہ اسرائیل سے مل رہا ہے۔ اسرائیل اور مرزائی ایک ہیں۔ اسرائیل عرب کا دشمن ہے' مرزائی پاکستان کا دشمن ہے۔ جو محمدؐ کا دشمن ہے' وہ ملک کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔ جو نبوت کا دشمن ہے' وہ امت کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا (بے شک)

ظفرو قادیانی:

ظفر اللہ کو ظفر اللہ بھی نہ کہو' ظفرو کہو۔ ظفرو نے مسٹر جناح کا جنازہ پڑھا تھا؟ (نہیں) یہ جناح کو مسلمان نہیں سمجھتے' یہ تو خود اسلام کی رو سے مرتد ہیں اور مرتد کی سزا میں نے مقرر نہیں کی' خود مصطفیٰ نے مقرر کی ہے۔ ہم تو صرف احتجاج اور مطالبوں پر کھڑے ہیں۔ اس کا فیصلہ کرنا ہو گا۔ آئینی فیصلہ ہو چکا ہے۔ آئینی فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ مرتد ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

یہ محمدؐ کی امت سے خارج ہیں۔ پاکستان نبی کے کلمے پر بنا ہے۔ یہاں صرف محمدؐ کے کلمہ خوان رہیں گے۔ (انشاء اللہ) یہ پاکستان نبی کی جوتی کے صدقے بنا ہے۔ یہاں محمدؐ کی جوتی کا بسیرا رہے گا (انشاء اللہ) اللہ ہمیں اس عقیدے پر قائم رکھے (آمین)

مولانا نے جو قراردادوں میں کہا ہے' میں اتفاق کرتا ہوں۔ اس وقت اتفاق کی ضرورت ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں اتفاق دے (آمین)

دعا کر کے جانا او بے وفا اگر آپ کو مجلس عمل کے قائدین حکم دیں کہ آپ نے قربانی دینی ہے تو آپ قربانی دیں گے؟ (جی) تم تو دعا سے پہلے بھاگ رہے تھے بولو قربانی دو گے؟ (دیں گے)

اگر ہمارے علماء ختم نبوت کے غلام یہ کہیں کہ آپ نے گولیوں کی بوچھاڑ میں سینہ تان کر ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانا ہے تو نعرہ لگاؤ گے؟ (انشاء اللہ لگائیں گے) جو ہر قربانی کے لیے تیار ہیں' وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ ختم نبوت۔ زندہ باد!

خدا کی قسم اتنا والدین کو اپنی اولاد سے پیار نہیں' جتنا محمدؐ کو اپنی امت سے پیار ہے (سبحان اللہ)

اللہ ہمیں بھی اس نبیؐ کا وفادار بنائے...... (آمین)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اکابرین سے سچا پیار عطا فرمائے...... (آمین)

آپ سب سے میں راضی ہوں کہ آپ پورا ایک گھنٹہ بڑے انہماک سے' محبت سے' الفت سے' رغبت سے' عقیدت سے' پیار سے کتاب و سنت کی باتوں کو سنتے رہے' موتی چنتے رہے..... اللہ آپ کا آنا' بیٹھنا' بٹھانا منظور فرمائے اور اس رات کی برکت سے خدا قبر کی رات کو روشن کر دے۔ (آمین)

ہمارا عہد:

ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم جان دے دیں گے مگر نبی کا دامن نہیں دیں گے۔ ہم حلف وفاداری اٹھاتے ہیں کہ ہم جان دے دیں گے، محمدؐ کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ ہم جان دے دیں گے مگر ختم نبوت کا اعلان نہیں چھوڑیں گے، ہم خاندان دے دیں گے مگر نبیؐ کا قرآن اور نبی کا شان نہیں چھوڑیں گے۔ ٹھیک ہے؟ (جی)

محمدؐ کی عزت کے لیے مرنا حرام موت ہے یا شہادت کی موت ہے؟ (شہادت کی موت ہے) پیغمبرؐ کی محبت فرض ہے یا نہیں ہے؟ (فرض ہے (آپ کو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ پیار ہے یا آپؐ سے زیادہ پیار ہے؟ (آپؐ سے) مولانا! جہاں حقیقی باپ کام نہیں آئے گا، وہاں محمدؐ کام آئیں گے۔ (سبحان اللہ) جہاں کوئی پانی نہیں دے گا، وہاں محمدؐ پانی پلائیں گے، جہاں کوئی چھتری نہ ہوگی، محمد سایہ دیں گے۔ جہاں سارے پریشان ہوں گے، وہاں محمد رو رو کر جنت کا ٹکٹ لے کر دیں گے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

السلام علیکم واقول قولی ھٰذا واستغفر اللّٰہ العظیم۔

ایک روز ایک لڑکا مسجد میں بیٹھا بھنگ پی رہا تھا۔ ملک شرف الدین عرف حضرت شاہ شہباز نے مار پیٹ کر اسے مسجد سے باہر نکال دیا۔ رات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حکم ہوا کہ شہباز یہ میرا لڑکا ہے اس کو تعزیر نہ کر۔ مولانا شہباز جب بیدار ہوئے تو اس کو مسجد میں بیٹھے پھر بھنگ پیتے دیکھا اور اب پہلے سے زیادہ مار پیٹ کر اس کو مسجد سے نکال دیا۔ خواب میں آپ کو پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو دیکھا کہ وہ لڑکا اپنے سر کو آپ کے زانوئے مبارک پر رکھے فریاد کر رہا ہے کہ شہباز نے مجھے پھر مارا ہے۔ وہ آپ کے فرمان کو بھی دل میں جگہ نہیں دیتا اور نہ اس پر عمل کرتا ہے۔ حکم ہوا کہ اے شہباز میں نے تجھے اس فعل سے منع کیا تھا تو نے پھر ویسا ہی کیا۔ جب خواب سے بیدار ہوئے تو دیکھا کہ وہ لڑکا پھر مسجد میں بیٹھا بھنگ پی رہا ہے۔ اب تو آپ نے اسے پہلے سے بھی کہیں زیادہ مارا اور مسجد سے باہر نکال دیا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر خواب میں دیکھا کہ وہی لڑکا آپ کے زانوئے مبارک پر سر رکھے گریہ زاری کر رہا ہے۔ تب آپ نے فرمایا "اے شہباز! میں نے تین بار تجھ سے کہا کہ یہ میرا لڑکا ہے اس سے دست بردار ہو مگر تو نے کچھ التفات نہ کی" اس پر مولانا شہباز نے ایک انگشتری اپنے ہاتھ سے اتار کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دی اور عرض کیا کہ مجھے شریعت کی انگشتری عنایت ہوئی تو جب تک شرع شریف کی انگشتری بندہ کے ہاتھ میں رہی بندہ نے حکم شرع قائم رکھا۔ اب ایسی حرکت مجھ سے سرزد نہ ہوگی تب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مہربان ہوئے اور فرمایا کہ یہ تمہارا امتحان اور آزمائش تھی۔ اللہ تعالٰے یہ شریعت کی انگشتری تم کو اور تمہارے فرزندوں کو مبارک کرے (مشاہیر اسلام جلد اوّل از ملک نواب علی خاں اعوان برنالوی صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۰)

آپ نے ۱۰ ربیع الاوّل ۹۳۴ھ وصال فرمایا۔ قبر برہان پور (بھارت) میں ہے۔ والد کا نام ملک عبد القدوس الٰہی تھا۔

شہداء اسلام

بمقام قصور

شہداء اسلام

الحمد للّٰہ الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علٰی من لارسول بعدہ ولانبی بعدہ ولا کتاب بعد کتاب اللّٰہ ولا دین بعد دینہ- ولا شریعۃ بعد شریعتہ ولا امۃ بعد امتہ- خاتم الانبیاء و المرسلین امام الاولین و الآخرین- ارسلہ اللّٰہ الی الناس بالحق بشیرا ونذیرا و داعیا الی اللّٰہ باذنہ و سراجا منیرا- صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وازواجہ و احبابہ واتباعہ وسلم تسلیماً کثیرا کثیرا فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم- بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم-

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا-

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایکم مثلی ابیت اطعمنی ربی و یسقین واذا مرضت فھو یشفین۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انا دعوۃ ابراھیم و بشارۃ عیسٰی و رؤیا امّی۔ انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قاعدھم اذا وفدوا انا خطیبھم اذا انصتوا و انا مبشرھم اذا یئسوا وانا شفیعھم اذا حبسوا۔

وعن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی امر اللہ عمر واصدقھم حیاءً عثمان واقضاھم علی و سیدۃ نساء اھل الجنۃ فاطمۃ الزھراء وسیدا شباب اھل الجنۃ الحسن و الحسین و افرضھم زید ابن ثابت واقرأھم ابی ابن کعب واعلمھم بالحلال والحرام معاذ ابن جبل و لکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابوعبیدۃ ابن الجراح اللّٰھم اغفر للعباس و ولدہ مغفرۃ ظاہرا وباطنۃ لاتغادر ذنبا۔

وقال النبی ﷺ لیس شیئی احب الی اللّٰہ من قطرتین قطرۃ دموع تسیر من خشیۃ اللّٰہ و قطرۃ دم یحراق فی سبیل اللّٰہ۔

وقال النبی ﷺ اشد البلاء علی الانبیاء

ثم الامثل فالامثل۔

و قال النبی ﷺ سید الشهداء الحمزه۔ الحمزة اسد اللّٰه واسد رسوله۔

وقال النبی ﷺ المطعون شهید وصاحب الحریق شهید و الغریق شهید و صاحب ذات الجنب شهید والمبطون شهید ومن قتل دون عرضه فهوشهید ومن قتل دون اهله فهوشهید ومن قتل دون ماله فهوشهید من مات فجاءة فهو شهید من مات فی طلب العلم مات شهیدا۔

عن عبداللّٰه ابن مسعودؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ احبوالله لما یغذوکم من نعمه و احبونی لحب اللّٰه واحبوااهل بیتی لحبی الا مثل اہل بیتی کمثل سفینة نوح۔ فمن رکبها فقدنجاومن تخلف عنها هلک۔

وقال النبی ﷺ ان اللّٰه اختارنی واختارلی اصحابی علی العالمین سو النبیین و المرسلین و اختاری منهم اربعة یعنی ابابکروعمروعثمان وعلیا اصحابی کلهم علی الخیر۔

وقال النبی ﷺ ترکت فیکم امرین ترکت فیکم شیئین ترکت فیکم ثقلین باختلاف الروایة لن تضلوا ما تمسکتم

بهما كتاب الله و سنتي- كتاب الله و عطرتي الصبر عند الصدمة الاولى والصبر على ثلثة اقسام الصبر على البر والصبر عن الشر والصبر على البلاء-

وعن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ ان الايمان و فی رواية ان الاسلام ليأرز الى المدينة كما تأرز الحية الى جحرها لا تجتمع امتی على الضلالة يد الله على الجماعه من شذ شذ فی النار

صدق الله مولانا العظيم و صدق رسوله النبی الكريم

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے۔ جہان کل مین پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے' جس کام کے لیے آئے' وہ کام نہ بگڑے۔ سر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے' یا الٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے۔ پھر نئے سرے سے مسلماں کو مسلمان کر دے' وہ پیغمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں' اس کی امت کو ذرا تابع قرآن کر دے' احساس صداقت رکھتا ہو' آئین عدالت رکھتا ہو' آنکھوں میں حیا' دل میں غیرت' توفیق شجاعت رکھتا ہو۔

اسلام سے مجھ کو الفت ہے' ایمان کی حلاوت رکھتا ہوں۔
ابوبکر و عمر عثمان و علی چاروں سے محبت رکھتا ہوں۔

محمد را خدا دادست لشکر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
راہ ملتی ہے شب کو تاروں سے
اور ہدایت نبی کے یاروں سے

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر
شریک خدا اور جواب محمد
ما ان مدحت محمدا بمقالتی
و لکن مدحت مقالتی بمحمد
محمد کی آمد بشیرا نذیرا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

درود شریف پڑھو۔

تمہید

علماء امت، حاضرین خلقت، مجلس بابرکت، عرصہ دراز کے بعد آپ کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔
قصور سے قلبی تعلق ہے۔ یہاں ایک سادات گھرانہ رہتا ہے اس میں پہلے بھی حاضری ہوئی۔ الحمد للہ یہاں مدرسہ بھی قائم ہے اور پانچ وقت بلالی اذان اور اللہ کے قرآن کی آواز ہر وقت گونجتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام قصور والوں کے قصور معاف فرمائے۔ (آمین)

موضوع

میرے ذمہ موضوع یہ لگایا گیا ہے کہ شہداء اسلام، شہید کا مقام اور اسلام میں شہادت کی فضلیت کیا ہے۔ آپ میرے لیے دعا کریں میں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں بھی میدان جہاد میں حق کے لیے شہادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

درجات

قرآن کی روشنی میں پہلا درجہ نبوت کا ہے۔ نبوت کے بعد صداقت ہے۔ صداقت کے بعد شہادت ہے' درجہ بدرجہ' طبقہ بطبقہ ان کا مقام قرآن بیان کرتا ہے۔

جس طرح حافظ شیرازی نے فرمایا:

یا صاحب الجمال و یاسید البشر
من وجهک المنیر لقد نورالقمر
لایمکن الثناء کما کان حقه
بعد ازخدا بزرگ توئی قصه مختصر

اللہ کے بعد رسول اللہ کا مقام ہے۔ تمام ملائکہ' جن' فرشتے' حوریں' رسل' انبیاء' میرا پیغمبر افضل المخلوقات ہے۔ سید الکائنات ہے۔ اللہ کے بعد اگر کسی کے شان پر نگاہ پڑتی ہے تو وہ آمنہ کا لال ہے۔ (بے شک)

حضور ﷺ کی شان

آقا ﷺ کی شان اللہ کا قرآن بیان کرتا ہے۔ ہر پیغمبر کی زبان میرے آقا کا شان بیان کرتی ہے' زمین و آسمان میرے آقا کا شان بیان کرتے ہیں' سارا جہان میرے آقا ﷺ کی شان بیان کرتا ہے۔ اللہ ہمیں شان والے نبی کے دامن سے وابستہ فرمائے۔ (آمین)

یوں دیکھیں تو جہاں ہماری بینائی کی پرواز ختم ہو جاتی ہے وہاں پیغمبر ﷺ کی براق چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ (سبحان اللہ)

جنت تلاش کرتا ہوں تو نبی ﷺ کی گلی میں چمک رہی ہے۔ ما بین منبری وروضتی روضه من ریاض الجنة۔

سید الملائکہ کو دیکھتا ہوں تو پاؤں پر' پر ملتا نظر آتا ہے۔ ایک لاکھ

چوبیس ہزار انبیاء کی طرف دیکھتا ہوں تو وہ سارے مقتدی نظر آتے ہیں۔ میرا محبوب مقتدا نظر آتا ہے۔ (سبحان اللہ)

عرش پاؤں میں نظر آتا ہے، مصطفیٰ کی پرواز آگے چلتی ہوئی نظر آتی ہے۔

حضور ﷺ کی شان سب سے زیادہ ہے، ہمارے علماء حقانی نے لکھا ہے کہ:

"اگر اشرف المخلوقات کہو تو وہ مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے"۔

حضور ﷺ اماں عائشہؓ کی نظر میں

میں نے اماں صدیقہؓ سے پوچھا، اماں تم تو نو برس آقا ﷺ کے ساتھ رہی تم بتاؤ، میرے محبوب کی شان کیا ہے۔

اس نے کہا:

لنا شمس وللا فاق شمس۔

"ایک سورج آسمان پر چمک رہا ہے، ایک سورج میرے حجرے میں چمک رہا ہے"۔

لنا شمس وللا فاق شمس۔ یہ وہ سیدہ عائشہؓ بیان کر رہی ہیں جن کو آقا ﷺ نے صدیقہ فرمایا، طیبہ فرمایا، طاہرہ فرمایا، حمیرہ فرمایا، حبیبہ فرمایا، بنت صدیق فرمایا۔

وہی بی بی صدیقہؓ بیان کر رہی ہے جو گڑیا کھیلتی ہوئی آئی، مومنوں کی اماں بن گئی۔

جس کے لیے قرآن کی سترہ آیتیں نازل ہوئیں۔ آقا ﷺ نے جس کے گھر کو قیامت تک کے لیے پسند کر کے اس حجرے کا نام بھی گنبد خضریٰ رکھ دیا۔

بی بی فرماتی ہیں:

لنا شمس وللآفاق شمس۔

"ایک سورج آسمان پر چمک رہا ہے"۔

لوگو! ایک سورج میرے حجرے میں چمک رہا ہے' دنیا کے سورج کو مسلسل ایک گھنٹہ دیکھو تو بینائی ختم۔ آنکھیں اندھی ہو جائیں گی' یہ آسمان کا سورج بینائی چھین لے گا۔

میرے حجرے کے سورج کو اندھے دیکھیں تو ان کو بھی بینائی آ جائے۔ (سبحان اللہ) جلیبیب کالا تھا' چمکنے لگ گیا۔ حب ابن حدیق آنکھوں سے اندھا تھا' محمد ﷺ نے لعاب لگایا تو روشن ہو گیا۔

آسمان کے سورج کے قریب جاؤ گے تو گرمی سے پگھل جاؤ گے۔ محمد ﷺ کے قریب جاؤ تو جنت کا دروازہ مل جائے۔ (سبحان اللہ)

فرماتی ہیں' آسمان کا سورج رات کو غروب ہو جاتا ہے۔ آؤ میں دیکھاؤں میرے حجرے کا سورج رات کو بھی چمکتا رہتا ہے۔ (سبحان اللہ) آسمان کا سورج گرہن میں پکڑا جاتا ہے' میرے حجرے کا سورج پکڑے ہوؤں کو چھڑا دیتا ہے۔

آسمان کا سورج بادلوں میں چھپ جاتا ہے اور میرے حجرے کا سورج زلفوں میں یوں لگتا ہے جیسے چاند بادلوں سے باہر نکل آیا ہو۔ آسمان کے سورج کی روشنی زمین پر کام آتی ہے میرے حجرے کے سورج کی روشنی' قبر' حشر اور اندھیرے دل میں بھی کام آتی ہے۔

یہ آسمان کا سورج اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ قیامت کے دن یہ سورج بے نور ہو جائے گا' اندھا ہو جائے گا۔ نبوت کا سورج قیامت کے دن بھی چمکتا ہوا نظر آئے گا۔

آسمان کا سورج دن کو روشنی دیتا ہے' میرے حجرے کا سورج رات کو

بھی چمکتا رہتا ہے۔

لنا شمس وللآفاق شمس
وشمسی خیر من شمس السماء
فان هذا الشمس تطلع بعد فجر
و شمسی تطلع بعد العشاء

"یہ آسمان کا سورج صبح طلوع ہوتا ہے' شام کو غروب ہو جاتا ہے اور میرے حجرے کا سورج جب سے طلوع ہوا قیامت تک طلوع ہی رہے گا"۔

یہ بی بی صدیقہ ؓ نے کملی والے کی شان میں فرمایا' اور بہترین فرمایا ہے۔ وقت نہیں ورنہ حضرت حسان حافظ شیرازی' جامی' قاضی' مثنوی بیان کرنا شروع کر دوں تو ساری رات بیٹھا رہوں۔

اللہ کی ثناء

میں دو موتی دے دوں جس پیغمبر کی میں تعریف کر رہا ہوں جب میں ان کے قدموں میں گیا' میں نے پوچھا محبوب فرمائیں' بتائیں' جگائیں' سنائیں۔ وہ کون ہے جس نے آپ ﷺ کو بھیجا' فرمایا:

لا احصی ثنائک کما ثنیت علی نفسک۔

"مولیٰ! ساری دنیا میری تعریف کر رہی ہے۔ یا اللہ میں نے ساری زندگی تیری ثناء کی' ساری زندگی ثناء کرنے کے باوجود میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کر سکا"۔ یہ حضور ﷺ کے الفاظ ہیں۔

وہ کون ہے جس نے آپ کو بھیجا

میں نے پوچھا' محبوب بتائیں وہ کون ہے۔ فرمایا: اذکر واللّٰہ

یقال لک انک مجنون۔ میرے اللہ کا اتنا ذکر کرنا کہ دنیا تمہیں دیوانہ کہے۔ میں نے پوچھا کملی والے! وہ کون ہے جن کے آپ ﷺ بھیجے ہوئے ہیں' فرمایا: میرے پاؤں پر ورم' میری آنکھوں پر ورم' میری پنڈلیوں پر ورم' ساری رات قیام اور سجدے میں گزار دیتا ہوں مگر ماعبدناک حق عبادتک۔ مولیٰ مجھ سے بازپرس نہ کرنا' میں مصطفیٰ ﷺ ابھی بھی تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا۔

بھیجنے والا کون ہے؟

میں نے پوچھا حضرت وہ کون ہیں؟ فرمایا' میں اسی کا رسول ہوں جس کے کعبے کے پاس میں آیا تو میں نے اپنے سر سے پگڑی اتار دی' ٹوپی اتار دی' کرتہ اتار دیا۔ میں اونٹنی سے نیچے اتر گیا۔ مولیٰ! میں ساری کائنات سے زیادہ روشن ضمیر ہوں' تیرے در پہ آ کر میں محمد بھی فقیر ہوں۔

میں احرام باندھ کر آیا ہوں سر پہ ٹوپی نہیں' وجود پر کرتہ نہیں' پاؤں میں جوتا نہیں۔ لبیک اللھم لبیک۔ مولیٰ! ساری امت میرے در پہ آرہی ہے' میں محمد فقیر بن کر تیرے در پہ آ رہا ہوں۔ توجہ کرنا علمی باتیں کر رہا ہوں' علماء پاس بیٹھے ہیں۔ مجھے تیس سال ہو گئے بولتے ہوئے' دعا کرو اللہ مجھ سے اچھے جملے کہلوائے۔ (آمین)

کوئی سوال کرنا چاہے اجازت ہے۔ کھڑے ہو کر کرے یا لیٹ کر کرے میں دعا کرتا ہوں اللہ اس امت کے اختلاف کو ختم فرمائے۔ (آمین)

مرکز سے تعلق ضروری ہے

کوئی سینے پر ہاتھ باندھ کر نماز میں کھڑا ہے' کوئی ناف کے نیچے' کوئی سٹینڈ اپ (Stand Up)۔ جیسے بینک پر گن مین (Gun Man) پہرہ دے

رہا ہے۔ کسی نے ہاتھ چھوڑ کر نماز شروع کر دی' تم ہر چیز کو بدل رہے ہو۔ دعا کرتا ہوں اللہ تمہیں مرکز سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

آج یہودیوں' نصرانیوں اور عیسائیوں کا کوئی مرکز نہیں' مسلمانو! تمہارا مرکز اللہ کا گھر ہے' محمد ﷺ کا در ہے۔ (سبحان اللہ) اللہ تمہیں مرکز سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ کی تعریف نبی ﷺ کی شان

توجہ کرنا' میں اپنے موضوع پر آ رہا ہوں مگر پہلے اللہ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ کی تھوڑی سی شان' توصیف کر رہا ہوں۔ اللہ کا شان بڑھے تمہارا ایمان بڑھے۔ (آمین)

آقا ﷺ جب اس کے دربار میں احرام باندھ کر آتے ہیں' غلاف کعبہ پکڑے ہوئے کبھی فاروق رضی اللہ عنہ کو مانگ رہے ہیں' کبھی امت کے لیے معافی مانگ رہے ہیں۔ کبھی بی بی کہتی ہیں' حضور ﷺ سجدہ میں اللہ کے حضور اتنی دیر تک پڑے رہتے کہ میں کھڑی کھڑی انتظار کر کر کے تھک جاتی تھی۔ محمد ﷺ ساجد نظر آتے تھے' خدا مسجود نظر آتا تھا۔ (سبحان اللہ)

اللہ ہمیں اپنی اور اپنے محبوب کی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین)

آپ کو پتہ نہیں کس نے چکر دے دیا کہ آپ کتاب و سنت سے جدا ہو گئے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تمہیں مرکز سے تعلق عطا فرمائے۔ (آمین)

میں ایک پیارا جملہ بول رہا ہوں' خدا کو اس طرح مانو جس طرح مصطفیٰ ﷺ نے کہا۔ مصطفیٰ ﷺ کو اس طرح مانو جس طرح خدا نے کہا ہے۔ (سبحان اللہ)

خدا کو محمد ﷺ بنائیں تو خدائی گئی' محمد ﷺ کو خدا بنائیں تو مصطفائی گئی۔ خدا کو خدا رہنے دو' محمد ﷺ کو مصطفیٰ رہنے دو۔

ان کا نبوت کا تخت ہے' ان کا ربوبیت کا تخت ہے۔ ربوبیت کے تخت پر جا کوئی نہیں سکتا۔ نبوت کے تخت پر قیامت تک آ کوئی نہیں سکتا۔

حضور ﷺ کی شان برحق ہے

حضور ﷺ کی تعریف برحق ہے۔ حضور ﷺ کا نام بھی محمد ﷺ ہے۔ محمد ﷺ کا معنی تعریف کیا ہوا' اپنے' پرائے دشمن بھی تعریف کریں۔ ابوجہل تعریف کرے' ابولہب تعریف کرے' عرب و عجم تعریف کریں' شمال و جنوب تعریف کریں' تورات' زبور' انجیل' وید' گرنتھ تعریف کرے' زمین و آسمان تعریف کریں' کون و مکان تعریف کریں' سارا جہان تعریف کرے۔ خود رب رحمان تعریف کرے' اللہ کا قرآن تعریف کرے' اس کو محمد ﷺ کہتے ہیں۔ یہ میرے نبی ﷺ ہیں۔ ہم نے نبی ﷺ کو نہیں سمجھا۔

پہلا نمبر اللہ کا دوسرا محمد رسول اللہ ﷺ کا

یہ پیغمبر ﷺ کی شان تھی۔ بہرحال میں نے چند موتی دیئے' اب آگے چلوں۔ پہلا درجہ اللہ کا ہے اس لیے کلمے میں بھی لا الٰہ الا اللّٰہ پھر محمد رسول اللّٰہ۔

ازان میں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر' اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ پھر اشہد ان محمد رسول اللّٰہ۔

درود شروع کریں اللھم صل علی۔ پہلے نام اللہ کا۔ بچہ پیدا ہو تو اس کے کان میں اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر۔

یہ نہیں ہجرے میں آ کر تالیاں بجائیں' گانے گائیں اور ناچیں۔ بندروں کی طرح۔ بچہ پیدا ہو تو اس کو نہلا کر اس کی انگلی پکڑ کر ازان سناؤ۔

پہلے کس کا نام سناؤ؟ اللہ کا۔ جب کائنات میں کچھ نہ تھا کون تھا؟ (اللہ)
جب ساری دنیا قبروں میں اپنی جگہ پر سو جائے گی پھر کون رہے گا؟ (اللہ) وہ
تھا' وہ ہے' وہ رہے گا۔ (بے شک)

اذان شروع اللہ اکبر سے ختم کرو۔ لا الہ الا اللّٰہ پر' ابتدا میں بھی
اسی کا نام انتہا میں بھی اسی کا نام۔ نماز شروع کرو اللہ اکبر' ختم کرو'
السلام علیکم ورحمہ اللّٰہ۔ ابتدا بھی اسی کے نام سے انتہا
بھی اسی کے نام پر۔

بچہ پیدا ہو تو اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر سناؤ' موت قریب آئے تو لا
الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ابتدا بھی اسی کے نام سے انتہا بھی
اسی کے نام پر۔

اصلی اذان بلالی ہے

آج جن لوگوں نے اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام شروع کیا ہے وہ یہ بتانا
چاہتے ہیں کہ خدا سے پہلے محمد ﷺ ہیں۔ خدا دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ پیغمبر
ﷺ کی توہین کر رہے ہیں' حضور ﷺ کی تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں'
وہ محبت میں بدعت کر رہے ہیں۔ ان سے کہو وہیں سے اذان شروع کرو جہاں
سے آمنہ کے لال نے حکم دیا اور بلال نے دس سال اذان دی۔ آج ان
لوگوں کی اذان خیالی ہے' اذان صحیح وہی ہے جو بلالی ہے' نعرے.....

مکہ اور مدینہ والوں کی عادت

مدینہ والوں کی عادت ہے کہ جب بھی کوئی گڑ بڑ ہو تو کہتے ہیں' صل
علی النبی' اور مکہ والوں کی عادت ہے کہ جب کوئی گڑ بڑ ہو تو کہتے ہیں
اللہ وکیل' کہہ دو اللہ وکیل۔

مکہ میں اللہ کا نام زیادہ لیتے ہیں کیونکہ تیرہ سال حضور ﷺ نے اسی کے نام کی تبلیغ کی اور مدینے میں صلوا علی النبی کیونکہ گنبد خضریٰ کا مکین وہاں ہے۔ مدینے کی گلی کوچوں سے حضور ﷺ پر درود کی آواز گونجتی ہے۔ اللہ ہمیں اپنی عبادت اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نصیب فرمائے۔ (آمین)

مخلوق میں پہلا درجہ حضور ﷺ کا

مخلوق میں پہلا درجہ نبوت کا ہے رسولوں میں' انبیاء میں' آقا ﷺ کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے۔ فرشتوں سے اعلیٰ ہے' رسولوں سے اعلیٰ ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو قیامت کے دن سایہ ملے گا تو حضور ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ملے گا۔

قیامت کے دن سب انبیاء بھی حضورؐ کے سایہ میں ہوں گے

سنو! میرے محبوب فرماتے ہیں:

آدم ماسواه ودون ذلك فی القیامة تحت لوائی۔

"فرمایا' آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک سب میرے جھنڈے کے نیچے آئیں گے۔ سارے رسول پیالے لے کر میرے حوض کوثر پر آئیں گے' سب کو حوض کوثر کا پانی میں محمد ﷺ پلاؤں گا"۔

فرمایا' سارے انبیاء حساب میں ہوں گے' نفس و نفسی میں ہوں گے۔ میں محمد ﷺ جنت کا ٹکٹ لے کر داخلہ بھی لے لوں گا اس لیے حضور ﷺ دنیا میں بھی سب کے سردار' وہاں بھی سب کے سردار ہوں گے۔ میرا نبی سید الاولین والاخرین ہے' سید الرسل ہے۔ میرا نبی سید الکائنات ہے'

ساری کائنات کا سردار ہے۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہنے والے گستاخ ہیں

بعض لوگ نبی کریم ﷺ کو آپ جیسا کہتے ہیں جس طرح آپ کے فیصل آباد میں جلسہ ہوا۔ ایک نے (نورانی کی آمد پر اعلان کرتے ہوئے کھڑے ہو کر کہا، عظیم باپ کا یہ عظیم فرزند آ رہا ہے۔ جس نے اس دور میں مصطفیٰ ﷺ کو نہیں دیکھا اس مولوی صاحب کو دیکھ لے۔ (لعنت، لعنت) بس بس بس کرو، میں نام نہیں لیتا، میں جھگڑالو نہیں ہوں۔ میں نے اکثر بزرگوں کے چہرے دیکھے ہیں۔ میں نے مولانا حسین احمد مدنیؒ کو دیکھا، مولانا لاہوریؒ کو دیکھا، مولانا احمد علی لاہوریؒ سے میں نے بیعت کی۔

میرا مقصد فساد و عناد نہیں، میرا مقصد حقائق کا کھولنا ہے۔ فضائل و مسائل بتائے ہیں، صراط مستقیم دکھانا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں صراط مستقیم عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور ﷺ پر خدا کی ہر نعمت ختم

مصطفیٰ کریم ﷺ ساری کائنات سے اعلیٰ و بالا ہیں۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ مصطفیٰ کریم ﷺ پر صرف نبوت ختم نہیں بلکہ نبوت بھی ختم۔ شرافت، لیاقت، امانت، ریاضت، صداقت، دیانت، عبادت، شجاعت، صورت، سیرت، درجت، برکت، رحمت جو اللہ کی عنایات ہیں سب محمد ﷺ پر ختم ہیں۔ پیغمبر کے مقابلے کا نہ کوئی آیا نہ کوئی آئے گا۔ (بے شک) یہ ہمارا عقیدہ ہے۔

ہمارا عقیدہ یہ بھی ہے کہ آج عرش پر، کعبے پر، جنت پر، سارے انبیاء کے مزارات پر اتنی رحمت نہیں برس رہی جتنی گنبد خضریٰ پر برس رہی ہے۔

(سبحان اللہ)

دعا کرو اللہ آپ کو عقیدہ صحیح عطا فرمائے۔ (آمین) یہ تو میں نے سیرت کی ایک جھلک' سیرت کی چمک' سیرت کا سبق' بلا دھڑک' باکڑک آپ کو دے دیا ہے۔ دعا کرو خدا قصور والوں کے قصور معاف کرے۔ (آمین)

مخلوق میں دوسرا درجہ

پہلا درجہ نبوت کا ہے۔ اب ذرا آگے چلیں' دوسرا درجہ صداقت کا ہے۔ اُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ۔ جن پر انعام' جن پر اکرام' فیوضات' القاب' عطاء' نوازش' احسان' منت' کرم نوازی' مہربانی' شفقت اور برکات ہوئیں وہ پہلے نمبر پر نبی ہے دوسرے نمبر پر صدیق ہے۔ قرآن نے خود کہا کہ پیغمبر ﷺ کے بعد دوسرا نمبر صدیقؓ کا ہے اور میں باوضو بیٹھا ہوں' روبرو بیٹھا ہوں' ہوبہو بیٹھا ہوں' حضور ﷺ نے یہی ترتیب بتائی۔ ابوبکر فی الجنۃ' عمر فی الجنۃ' عثمان فی الجنۃ' علی فی الجنۃ' یمین محمد قرین محمد' امان محمد' امین محمد' یسار محمد' یمین محمد' سپردار مہر و نگین محمد' ابوبکر صدیق دین محمد۔ نبوت کے بعد صداقت ہے' نبوت کی پہلی صفت صداقت ہے۔

یہ حدیثیں مجھے یاد ہیں۔ ایک جملہ بولتا ہوں سونے سے لکھ لو! اگر کوئی آدمی سر نیچے ٹانگیں اوپر کرے' جتنی چاہے کتابیں ایران اور لکھنؤ سے منگوائے' تمام ذاکر' مرثیہ خوان منگوائے۔ ماتم کر کر کے اس کا منہ سوج جائے' سارا دن زنجیر زنی کرے پھر بھی یہ جھوٹا ہے۔ پیغمبر ﷺ کا ایک جملہ قیامت تک سچا ہے۔ ابوبکر فی الجنۃ۔ (سبحان اللہ)

سارا ایران کہے ابوبکرؓ (نعوذ باللہ) منافق تھا' ابوبکرؓ فاسق تھا' ابوبکرؓ ایسا تھا سارے جھوٹے ہیں۔ خمینی سے لے کر لکھنؤ تک سب جھوٹے ہیں۔ محمد کریم ﷺ کل بھی سچے تھے آج بھی سچے ہیں' قیامت تک محمد ﷺ کا فرمان سچا ہے۔ دو ہزار حدیثیں میرے سامنے گونج رہی ہیں۔

ابوبکر فی الجنۃ' عمر فی الجنۃ' عثمان فی الجنۃ' علی فی الجنۃ۔ ان کے کہنے سے کچھ نہیں ہوگا' جنت جہنم کے مالک یہ نہیں' جنت و جہنم کا مالک کون ہے؟ (اللہ)

ابوبکرؓ و عمرؓ آج بھی جنت میں ہیں

میں آج گرج کر کہتا ہوں' مجھے اور آپ کو پتہ نہیں جنت ملے یا نہ ملے صدیقؓ و عمرؓ آج بھی جنت میں ہیں' قیامت تک جنت میں رہیں گے۔ جنت بھی ان کے پاس ہے جنت والا بھی ان کے پاس ہے۔ ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے)

سعادت کی ترتیب

میں ایک ترتیب سعادت کی بتا رہا ہوں۔ پہلا درجہ نبوت کا ہے' دوسرا درجہ صداقت کا ہے۔ اُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ۔ قرآن بھی یہی کہتا ہے' مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ۔ تمام مفسر لکھتے ہیں کہ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ سے مراد صدیقؓ ہے۔ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ سے مراد فاروقؓ ہے۔ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ سے مراد عثمانؓ ہے۔ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا سے مراد حیدر کرارؓ ہے۔ تمہاری ترتیب غلط ہے' خدا کی ترتیب سچی ہے۔ (سبحان اللہ)

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا ۔ رحمان بھی سچا ہے' قرآن بھی سچا ہے' نبی آخر الزمان بھی سچا ہے۔

تمام شہداء برحق ہیں

میرے پاس وقت نہیں' آج مجھے موضوع شہادت کا دیا گیا۔ شہدائے اسلام پر کچھ عرض کرنا تھا۔

شہادت کے لیے تو تین چار گھنٹے چاہئیں' صرف حضرت حمزہؓ کی شہادت بیان کروں تو ساری رات بیٹھا رہوں۔

اگر فاروقؓ کی شہادت شروع کر دوں تو مسجد نبوی تک چلا جاؤں' عثمانؓ کی شہادت بیان کروں تو چالیس دن چاہئیں۔ (کہو اللہ اکبر)

شہدائے کربلا' برحق' شہدائے مدینہ' برحق' شہدائے احد' برحق' شہدائے بدر' برحق' شہدائے خندق' برحق' شہدائے بنی مصطلق' برحق' شہدائے اسلام' برحق' شہدائے ختم نبوت' برحق' شہدائے جنگ آزادی' برحق' شہدائے نظام مصطفیٰ ﷺ برحق' شہدائے خیرپور ٹامیوالی' برحق۔

نبوت ختم شہادت قیامت تک جاری

نبوت ختم ہو گئی' قیامت تک شہادت چلتی رہے گی' بے شک۔ خیرپور ٹامیوالی میں بھی ایک سید کو شہید کر دیا۔ ان کی عادت ہے کہ سادات کو شہید کرتے ہیں وہاں بھی ایک سید منظور..... ہمدانی۔ وہ بھی قرآن پڑھ رہا تھا' کمرے میں بیٹھا تھا جس طرح حسینؓ کو مظلوماً شہید کیا اسی طرح اس سید کو بھی مظلوماً شہید کیا۔ اس سید کے خون نے بھی رنگ لایا' تحریک پیدا کر دی' خود سیدھا آنکھیں بند کر کے حسینؓ کے جھنڈے کے نیچے چلا گیا۔ (الحمد للہ)

سادات کے حصے میں شہادت لکھی ہوئی ہے' اپنی جان اپنے نانے کے

دین پر قربان کریں گے تو سادات کریں گے۔ (انشاء اللہ)

شہادت بڑا درجہ ہے جو کسی کو بڑا انعام ملے کامیاب ہوا۔ اس شخص کو مبارک دیں یا ماتم کریں؟ مبارک دیں۔

لوگ کہتے ہیں' ہائے حسین۔ میں کہتا ہوں واہ حسینؓ۔ تیروں میں قرآن پڑھا' نماز قضا نہ کی' خون سے تیمم کیا' صبر کی حدیں پوری کر دیں' ہزاروں سے ٹکرا گئے۔ آخر تک گھر میں پردہ قائم رکھا اتنی مصیبت میں بھی خدا اور رسول ﷺ کا دامن نہ چھوڑا۔ کہہ دو' واہ حسینؓ' واہ حسینؓ۔

حسینؓ نے پانچ تحفے دیئے' کہنے لگا نماز یوں ادا ہوتی ہے' قرآن یوں تلاوت ہوتا ہے' صبر یوں کیا جاتا ہے۔ ہزاروں سے یوں ٹکرایا جاتا ہے۔ اس حالت میں جبکہ پینے کے لیے بھی پانی نہیں۔ میں روزہ رکھ کر کھڑا ہوں' افطار کروں گا تو حوض کوثر پر کروں گا' واہ حسینؓ۔

پہلا درجہ نبوت کا دوسرا درجہ صداقت کا۔ معین محمد' قرین محمد' امان محمد' امین محمد' یار محمد' یمین محمد سپردار و مہر و نگین محمد' ابوبکر صدیق دین محمد ﷺ۔ نبوت کے بعد صداقت ہے' نبوت کی پہلی صفت صداقت ہے۔ نہیں سمجھے غیر بالغ ہو' نہیں سمجھے۔ پہلے دن نبی ﷺ نے اعلان کیا' هل وجدتمونی صادقا او کاذبا۔ "مکہ والو! سچا ہوں یا کوئی اور بات ہے؟" سب نے کہا: جربناك مرارًا الا وجدنا عنك صدقا۔ ہم نے چالیس سال تجربہ کیا ہے' اس دھرتی پر محمد ﷺ تجھ جیسا سچا کوئی نہیں۔ (بے شک)

میرا موضوع شہادت ہے

شہادت پر بولنا تھا زیادہ بول نہیں سکوں گا بیمار ہوں۔ ہسپتالوں سے اٹھ کر آیا ہوں' بالکل اطمینان سے بیٹھو اور دل میں دعا کرو' سب پڑھ لو'

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اس کے تین ترجمے کرتے تھے۔ اِهْدِنَا سیدھا راستہ دکھا۔ اِهْدِنَا سیدھا راستہ بتا۔ اِهْدِنَا امت کا ہاتھ پکڑ کر سیدھے راستے پر چلا۔ (سبحان اللہ) یا اللہ ان کو سیدھے راستے پر چلا، جو مدینے سے جنت کو جا رہا ہو۔ (آمین)

دعا کرو اللہ تمہیں مکہ اور مدینے والا، قرآن و حدیث والا، صحابہؓ و اہل بیتؓ والا راستہ عطا فرمائے۔ (آمین)

علماء بیٹھے ہیں، ایک حدیث سنا کر میں شہادت پر چلوں۔ چل نہیں سکوں گا چند موتی دوں گا۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ نے انسانیت موت کے دروازے پر ایک کتاب لکھی ہے اس کے ۳۲ صفحات ہیں۔ اگر میں ۳۲ گھنٹے بیٹھا رہوں تو حضرت حسینؓ کے خون کی تعریف پوری نہیں کر سکتا۔ بہرحال ہمیں سبق ملا ہے۔

بڑی علمی باتیں، سن سن کے نا، چن چن کر بتا رہا ہوں۔

اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ۔ پہلا درجہ نبوت کا، دوسرا درجہ صداقت کا، تیسرا درجہ شہادت کا۔ اب درود پڑھو تو شہادت بتاؤں۔

میرے اکرم نے رسول اکرم ﷺ کے غلاموں کی شہادت کا یہ جلسہ رکھا ہے اور مجھے دفتر میں بتایا کہ دین پوری، دین کی بات پوری کرنا اور ہمیں شہادت سنائیں۔

کافر کا کوئی مقام نہیں

شہادت بہت بڑا عظیم درجہ ہے۔ کافر لڑے تو جنگ ہے اپنی زندگی سے تنگ ہے، اکثر بے حیا، ننگ دھڑنگ ہے، نہ اس پر شہادت کا رنگ ہے،

گھسیٹ کر اس کو کتے کی موت پھینک دو۔

مسلمان کفر سے ٹکرائے تو غازی ہے۔ رات کو کھڑا ہو جائے تو عابد ہے۔ جھک جائے تو ساجد ہے' میدان میں نکلے تو مجاہد ہے' لڑے تو جہاد ہے۔ نکلے تو غازی ہے' کامیاب ہو کر آئے تو فاتح ہے۔ مسلمان زخمی ہو کر گرے ختم ہو جائے تو شہید ہے۔

حضور ﷺ نے بھی شہادت مانگی

ہمارے نبی ﷺ نے شہادت مانگی:

لوودت ان اقتل فی سبیل اللّٰہ ثم احییٰ ثم اقتل ثم احییٰ ثم اقتل۔

"یا اللہ! اپنے نبی کو بستر پر روانہ نہ کرنا' کملی والے کو بھی میدان میں شہادت نصیب کرنا"۔

حضور ﷺ دعا فرما رہے تھے۔ (سبحان اللہ)

حضور ﷺ کی انگلی زخمی ہو گئی خون بہنے لگا۔ فرمایا:

"یا اللہ! یہ میرا شہادت کا خون ہے اس کو قبول کر لینا"۔

حضور ﷺ کو احد میں پتھر لگا' دندان مبارک سے خون نکلا۔ داڑھی رنگین ہو گئی داڑھی پر خون' منہ پر خون۔ فرمایا' "دیکھ لے اے اللہ! محمد کتنا سرخرو ہے کہ خون سے اپنے منہ کو رنگین کر کے تیرے سامنے کھڑا ہے۔ یا اللہ دیکھ! جنہوں نے نبی کو بھی زخمی کیا' تیرے نبی کو خون سے رنگین کر دیا۔ محمد کو ناز ہے اتنی دلہے کو مہندی اچھی نہیں لگتی جتنا محمد کو شہادت کا خون اچھا لگ رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

شہادت بڑی چیز ہے---- حضور ﷺ کے زمانہ کی لوری

ہائے دین پوری کے پاس وقت نہیں ورنہ آپ کو بتاؤں شہادت کیا ہے۔ حضور ﷺ کے زمانہ میں عورتیں لوریاں دیتی تھیں۔ آج تو میری بہنیں لوریاں دیتی دودھ پلاتے وقت کہتی ہیں' "پی اناں ہویں پی۔ منہ کالا ہووے پی' بھنمیاں پی' پیو دی داڑھی منداایں پی" بکواس کرتی ہیں۔

حضور ﷺ کے زمانہ میں جب بچے کو دودھ پلاتیں تو لوریاں دیتیں۔ یا اللہ! اس بچے کو زندگی دیناہ مجاہدو بہادروں والی' اس بچے کو زندگی دیناں' مومنوں والی' نبی ﷺ کے غلاموں والی' میرے بچے کو بستر ے پر رخصت نہ کرنا' موت دے تو میدان شہادت والی۔

وہ مائیں پیدا کرتی تھیں غازی
دھنی تلوار کے میدان کے غازی
وہ مائیں جبکہ لیتی تھیں بلائیں
یوں بیٹے کو کرتی تھیں دعائیں
عبادت میں کٹے بیٹا جوانی
شہادت میں ختم ہو زندگانی
وہ مائیں گھر کی دیواروں کی زینت
نہ یہ مائیں کہ بازاروں کی زینت
وہ مائیں مسجد میں بھی نہ جائیں
نہ یہ مائیں کہ پوجیں خانقاہیں
وہ مائیں جن کا دل آہن جگر شیر
نہ یہ مائیں کہ بکتی ہیں ٹکے سیر
بھلا وہ بیٹے مسجد کو کیوں جائیں
کہ جن کی ہوں نامعقول ایسی مائیں

جب اماں نیک ہو تو بیٹا بھی نیک ہوتا ہے

جب اماں فاطمہ ؓ تھی ' بیٹا حسین ؓ تھا ' اماں ہاجرہ ؓ تھی ' بیٹا اسماعیل ؑ تھا۔ اللہ کی قسم! اماں فاطمہ ؓ تھی ' بیٹا عبد القادر جیلانی ؒ تھا ' اماں خدیجہ ؓ تھی تو بیٹے بھی طیب ' طاہر ' قاسم تھے۔ جب اماں آمنہ ؓ تھی تو بیٹا محمد ﷺ تھا۔

ضیاء الحق اور نور جہاں

جب اماں نور جہاں ہو ' پتہ نہیں بیٹا کہاں ہو۔ صدر ضیاء الحق تو کہتا ہے کہ نور جہاں بڑی مشہور ہے۔ واہ ضیاء صاحب واہ ' کہتا ہے کہ میں اور نور جہاں اگر اکٹھے چلیں تو لوگ مجھے نہیں پہچانیں گے نور جہاں کو پہچانیں گے ' واہ ضیاء صاحب واہ۔

دعا کرو اللہ میرے ملک کو گانے بجانے سے پاک کرے۔ (آمین)

عورت کی آواز پر پابندی

نور جہاں! تیری آواز پر تیرے محمد ﷺ نے پابندی لگائی ہے تو اذان تک نہیں دے سکتی ' عورت قرآن زور سے نہیں پڑھ سکتی ' ذکر زور سے نہیں کر سکتی ' درود زور سے نہیں پڑھ سکتی ' حج پر لبیک زور سے نہیں کہہ سکتی ' گیت گا سکتی ہے؟ (نہیں) نماز میں کسی غیر مرد کے ساتھ نہیں ٹھہر سکتی۔ کار میں بیٹھ سکتی ہے؟ (نہیں) عورت حج پر کسی غیر مرد کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ گانے کے لیے جس کے ساتھ چاہے جا سکتی ہے؟ (نہیں)

نور جہاں! اللہ تمہیں محمد ﷺ کا غلام بنائے۔ کاش! یہ تیری اچھی آواز گیت گانے کے کام نہ آتی۔ محمد ﷺ کا قرآن پڑھنے کے کام آتی ' حوریں بھی رشک کرتیں۔ دعا کرو اللہ میرے قصور والوں کے قصور معاف

کرے۔ (آمین)

شہادت ایک درجہ ہے ---- بی بی خنساءؓ کا واقعہ

بی بی خنساءؓ ایک عورت تھی، اس کے چار بیٹے تھے۔ خاوند فوت ہو گیا، شہید ہو گیا۔

اس نے اپنے بیٹوں کو کھڑا کیا، پیشانی چومی، سب بیٹوں کے ہاتھوں میں تلواریں دیں۔ ہم تو اپنے بیٹوں کے ہاتھوں میں بوتلیں دیتے ہیں، حلوے کی پلیٹیں دیتے ہیں، بیٹوں کو ٹی وی لا کر دیتے ہیں، بیٹوں کے ہاتھوں میں کیمرے دیتے ہیں، بیٹوں کو کتے لا کر پالنے کے لیے دیتے ہیں۔

بی بی خنساءؓ نے چاروں بیٹوں کے ہاتھوں میں تلواریں دیں اور فرمایا:

"بیٹو! خدا کی قسم میں نے لوگوں کے چرخے کات کر، لوگوں کی چکیاں پیس کر، پیسہ پیسہ جمع کر کے تمہارے لیے جہاد کا سامان خریدا ہے"۔

اور چاروں کو تلواریں دیں اور پیشانی چومی اور کھڑے ہو کر کہا:

"بیٹو! جب سے تمہارا والد فوت ہوا، میں نے اپنے دامن پر دھبہ نہیں آنے دیا۔ غیر مرد سے میں نے بات نہیں کی کسی غیر مرد کو جرات نہیں کہ میری طرف دیکھ سکے، جو محمد ﷺ نے عفت کی امانت دی تھی اس کو میں نے بے داغ رکھا اور پاکدامن رکھا"۔

"بیٹو! میں نے تمہارے بچپن میں بغیر وضو کے تمہیں دودھ نہیں دیا۔ میں نے تمہیں قرآن اور درود پڑھ کر آپ کو دودھ پلایا۔ خیال کرنا، میدان جہاد میں جا کر میرے دودھ کی لاج رکھنا، میرے دودھ کو ضائع نہ کرنا"۔

"بیٹو! میدان جہاد میں جاؤ تو کفر سے ٹکراؤ، اگر تم چاروں شہید ہو گئے تو میں ماتم نہیں کروں گی، ناز کروں گی کہ میں شہید بہادر فرزندوں کی اماں ہوں۔ چاروں شہید ہو گئے"۔

جب میدان میں لڑ رہے تھے۔ فاروقی دور میں ایک دوسرے سے کہتے تھے بھائی! بوڑھی اماں کے سفید بال دیکھے تھے' رو رو کر دلاسے دے رہی تھی۔ اماں کو شرمندہ نہ کرنا' اماں کے سامنے سرخرو ہو کر جانا۔ نعرہ تکبیر' اللہ اکبر۔ جہاد کا یہی نعرہ ہے' یہ غوثیہ نعرہ امام بری' کھوٹی نہ کھری' بھٹائی کرشائی' یہ نعرے پاکستان کے ہیں۔ اسلام کا' توحید کا' جہاد کا نعرہ' فاروقی نعرہ' میدان بدر کا نعرہ' فتح مکہ کا نعرہ' نعرہ تکبیر اللہ اکبر تھا۔ سب سے بڑا کون ہے (اللہ) خدا کا نام لیں تو آپ کا چہرہ بدل جاتا ہے۔

چاروں بیٹے نعرے لگاتے ہوئے نکلے' چاروں ٹکڑے ہو کر گر پڑے۔ ماں کو اطلاع ملی' بڑھیا! تیرے چاروں بیٹے ٹکڑے ہو گئے ہیں' ماں نے بال نہیں نوچے' کپڑے نہیں پھاڑے' ماتم نہیں کیا' اس نے ہائے وائے نہیں کیا' پہلا جملہ کہا: الحمد للّٰہ جو دودھ پلاتے وقت بیٹوں کو گود میں لے کر دعا کی تھی قبول ہو گئی۔

میں شہیدوں کی اماں ہوں' چلو چل کر میرے بیٹے مجھے دکھاؤ۔ لوگ آئے کہ تماشا دیکھیں' بی بی ماتم کرے گی' بال نوچے گی' کپڑے پھاڑے گی۔ چاروں کو دیکھ کر کہا' لوگو! میرے بیٹے اپنی ماں کے سامنے سرخرو ہیں۔ یہ شہادت سے نہا چکے ہیں' یہ جنت کے ٹکٹ لے چکے ہیں۔ مجھے مبارک دو' میں بہادر شہید بیٹوں کی اماں ہوں۔

ایک ایک بیٹے کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ کسی بیٹے کی پیٹھ پر تیر اور تلوار کا نشان نہ تھا۔ کہنے لگی اگر پیٹھ پر تیر یا تلوار کا نشان ہوتا تو تمہیں بزدل سمجھ کر دودھ نہ بخشتی۔ اب مجھے ناز ہے کہ میں بہادر بیٹوں کی اماں ہوں۔ جاؤ مصطفیٰ ﷺ کے سامنے سرخرو ہو جاؤ' قیامت کے دن ملاقات ہو گی' خدا کے سامنے پیش کروں گی کہ میں نے تیرے دین پر چار بچے قربان کر دیئے۔ (سبحان اللہ)

یہ شہادت ماتم کے لیے ہے یا صبر کے لیے؟ (صبر کے لیے) شہادت عظیم درجہ ہے یا شکست ہے؟ (عظیم درجہ ہے)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا واقعہ

ذرا آپ کو تڑپادوں' وہ دیکھو دمشق کے چوراہے پر لاش کھڑی ہے یہ عبداللہ بن زبیرؓ کی لاش ہے۔ حجاج ابن یوسف نے عائشہؓ کے بھانجے کو اسماءؓ کے بیٹے کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا' پگڑی سر پر نہیں ہے' صرف تہہ بند ہے' کرتہ بھی نہیں ہے۔ چوک میں لٹک رہا ہے' بی بی اسماءؓ ۸۰ سالہ بڑھیا ہے۔

یہ اسماءؓ وہی ہے جس نے محمدؐ کو ہجرت کی رات کھانا پکا کر دیا تھا۔ یہ اسماءؓ وہی ہے جس نے اپنا کمربند کھول کر نبی کے ستو والے تھیلے پر باندھا تھا۔ یہ اسماءؓ وہی ہے جو روزانہ چار میل سفر کر کے پیغمبر ﷺ کو غار میں تازہ کھانا پہنچاتی تھی' یہ اسماءؓ وہی ہے جس کو ابو جہل نے دروازے پر تھپڑ مارا' اس کا سر پتھر پر لگا خون نکل آیا کہنے لگی ابو جہل! سن! تجھے طاقت پہ ناز ہے' مجھے ٹکڑے کر دے۔ میں محمد ﷺ کا راز تیرے حوالے نہیں کروں گی۔ یہ اسماءؓ وہی ہے جس کی پیشانی پر نبی ﷺ نے لعاب لگائی' دار الشفاء محمد سے خدا نے زخم کو ٹھیک کر دیا۔

یہ اسماءؓ وہی ہے جس کو حضور ﷺ نے دعا سکھائی تھی۔ اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئا۔ بی بی نے کہا تھا حضرت مجھے دعا سکھاؤ۔ مجھے دین دنیا کی بہتری مل جائے' مجھے رزق بہت مل جائے۔ حضور ﷺ نے دعا سکھائی' پیغمبر ﷺ کی زبان' میرا اعلان' محمد ﷺ کا بیان' سن لو مسلمان' لے آؤ ایمان۔ اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا۔
(کہہ دو سبحان اللہ)

یہ وہی اسماءؓ ہے' ۸۰ سالہ بڑھیا۔ چھڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر آئی۔ بیٹا

پھانسی کے تختے پر تھا' تین دن سے وہاں لٹک رہا تھا' لاش سے اعضاء کے ٹکڑے ہو کر گر رہے ہیں' خون بہہ رہا ہے۔ خون جم گیا' آنکھوں کی بینائی ختم ہو گئی ہے' نظر نہیں آ رہا۔

اسماءؓ نے فرمایا:

"لوگو! آؤ تمہیں میں ایک جنتی دکھاؤں جو شاہسوار اپنی سواری پر جنت کا منتظر کھڑا ہے"۔

وہ دیکھو لوگو! میرا بیٹا حریت کا خطبہ دے رہا ہے۔ وہ دیکھو میرا بیٹا پرواز کر رہا ہے۔ حوریں اس کو لینے آئی ہوئی ہیں۔ لوگو! دیکھو میں شہید کی اماں ہوں۔ کہنے لگی بیٹا! مبارک ہو میں ماتم نہیں کروں گی۔ میں ناز کرتی ہوں کہ میں بہادر عبداللہ ابن زبیرؓ کی اماں ہوں۔ محمد ﷺ کو جا کر میرا اسلام کہہ دینا' جا جا کر پیغمبر ﷺ کے قدموں میں بتا دے کہ محمد ﷺ میں جان دے چکا ہوں مگر بزدلی سے کسی طاقت کے سامنے جھکا نہیں۔ بیٹے! مجھے تیری شہادت پہ ناز ہے۔

شہادت عظیم درجہ ہے---فاروق اعظمؓ کا قاتل ایرانی مجوسی ہے

فاروقؓ شہید ہوا' فاروقؓ کو ایرانی نے مارا۔ ایرانی ابولولو فیروز' رافضی انگوٹھی میں فیروزہ پتھر رکھتا ہے جس نے سب سے پہلے اپنے آپ پر حملہ کیا' خودکشی کی۔ اپنے آپ کو خنجر مارے وہ فاروقؓ کا دشمن ایرانی تھا۔

سات صحابہؓ کو اس نے زخمی کیا۔ اس ایرانی کتے نے جب اس کو پکڑنے لگے تو اس نے سات صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ ایک صحابی نے جب اس کے اوپر کمبل ڈالا تو اس نے اپنے آپ کو خنجر مار کر مار دیا جو فاروقؓ کا دشمن ہو گا قیامت تک وہ اپنے آپ کو مارتا رہے گا۔ یہ اس ایرانی کی نشانی ہے' فاروقؓ شہید مدینہ ہے۔

حضرت حسینؓ دس محرم کو شہید ہوئے۔ فاروقؓ یکم محرم کو شہید ہوئے' اسلام کی تاریخ' ہجرت کی تاریخ کا آغاز فاروقؓ کے خون سے ہوتا ہے۔

مولانا آزادؒ مسلمانوں کے وارث تھے

مولانا ابوالکلام آزادؒ لکھتا ہے' میں اس کی قبر پر گیا' بہت ... رو تا رہا' آنسو تھمتے نہیں تھے۔ آزاد' آزاد' سو رہا تھا۔ دس کروڑ مسلمانوں کا سہارا ابوالکلام آزاد سو رہا تھا۔ میں نے کہا' آزاد! تو سو گیا' آج ہندو تیرے مسلمانوں پر حملہ کر رہے ہیں وہ مسلمانوں کا وارث تھا' مسلمانوں کا خیر خواہ تھا۔ اللہ آزاد کی قبر پر کروڑوں رحمتیں برسائے۔ (آمین)

عمرؓ زخمی نہیں پورا مدینہ زخمی ہوگیا

مولانا ابوالکلام آزادؒ لکھتے ہیں کہ جب عمر فاروقؓ کو تین خنجر لگے عمرؓ زخمی ہوا۔ فرماتے ہیں کہ عمرؓ زخمی نہیں' مدینہ زخمی ہوگیا' خلافت زخمی ہوگئی۔ خطابت کر رہا ہوں' خلافت ہی زخمی نہیں ہوئی معلوم ہوتا تھا پورا عرب زخمی ہوگیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اسلام زخمی ہوگیا۔

شاہراہ مدینہ:

شاہ فیصل نے دو سڑکیں بھی بنوائی ہیں۔ مکہ سے مدینہ۔ یہ سڑکیں اسی خطوط پر بنائی ہیں جہاں سے محمد ﷺ نے ہجرت کی تھی۔ وہی راستہ ہے' جہاں جہاں حضور ﷺ ٹھہرے۔ وہاں پر بورڈ لگا دیئے۔ آج بھی راستہ بتاتا ہے کہ محمد ﷺ آگے گزر رہے ہیں۔ اس جھونپڑی میں پانی پی رہے ہیں۔ جہاں پتھر کے نیچے سوئے تھے' آج بھی میں ان پہاڑوں کو غور سے دیکھتا رہا۔

مجھے ڈرائیور کہنے لگا ما تنظر الی الجبل؟ یا اخی انت مجنون کیف اس نے کہا ان پہاڑوں کی طرف کیا دیکھتے ہو۔ میں نے کہا ان پہاڑوں کو دیکھ رہا ہوں جن کو محبت سے محمد ﷺ نے دیکھا ہے۔

(سبحان اللہ) اللہ آپ سب کو لے جائے۔ (آمین)

آج کل تو مدینے سے نکالے جا رہے ہیں' چار سو کو نکال دیا گیا۔

نوٹ: شیطان جنت سے نکالا گیا۔ ہمارے پاکستانی مدینے سے نکالے گئے۔ اللہ ان کو مدینے کا ذوق عطا کرے۔ آمین۔

تم کیا عاشق رسول ہو؟ لیلیٰ! مجنوں کے شہر کے کتے کے پاؤں کی مٹی کو چومتی ہے۔ تم مدینے کے امام کو کافر کہتے ہو۔ ظالمو! تم تو عرب کے دشمن ہو' مدینے کے دشمن ہو۔

حضرت حمزہؓ پندرہ شوال کو شہید ہوئے۔ عمر فاروق ستائیس ذوالحج کو زخمی ہوئے۔ حضرت عمر یکم محرم کو شہید ہوئے۔ حضرت عثمانؓ اٹھارہ ذوالحج کو شہید ہوئے۔ اسلام میں ایک شہید تو نہیں بلکہ اسلام میں تو شہداء کے خون سے ندیاں بہہ رہی ہیں۔ مصلیٰ رسول دیکھتا ہوں تو عمر کے خون سے رنگین ہے۔

قرآن کھولتا ہوں تو خون عثمان سے رنگین ہے۔ مسجد کوفہ دیکھتا ہوں تو خون علیؓ سے رنگین ہے۔ کربلا دیکھتا ہوں تو خون حسینؓ سے رنگین ہے۔ حسین کی شہادت کی خبر کربلا کا میدان دے رہا ہے۔ عثمان کی شہادت کی خبر اللہ کا قرآن دے رہا ہے۔

ان کی مظلومیت تو کسی کو یاد نہیں۔

حسین کا تین دن پانی بند ہوا۔ عثمان کا چالیس دن پانی بند ہوا۔ حسین خلافت کے حق کے لیے جا رہے ہیں۔ عثمان محمد ﷺ سے ملی ہوئی خلافت کو نبھا رہے ہیں۔ حسین کے ساتھی بہتر آدمی مقابلے میں ٹکرا گئے۔ عثمان کی

بیوی ہے' جس کا دوپٹہ بھی اتار اگیا۔ جس کی انگلیاں بھی کاٹی گئیں۔

حسین کی حویلی میں بے پردگی نہیں۔ عثمان کی حرم کی بے پردگی ہوگئی۔ حسین تیرے ساتھ لشکر تھا جو مقابلہ کرے' عثمان کی بیوی کی انگلیاں کاٹی گئیں۔ حسین تو نے اجازت دی کہ لڑائی کرو۔ عثمان نے کہا کہ مدینے میں تلوار نہ اٹھاؤ۔ حسین تو نے کہا کہ مجھے مدینے روانہ کردو۔ انہوں نے چھٹی نہ دی۔ عثمان تیرے لیے معاویہ کے بھیجے ہوئے چار سو فوجی آئے۔ عثمان نے ان سے کہا باغی مجھے گھسیٹیں' میری داڑھی نوچیں' مجھے ٹکڑے کردیں میں مدینے میں قتل تو ہو جاؤں گا' محمد ﷺ کا شہر نہیں چھوڑوں گا (سبحان اللہ)

عثمان قیامت تک مظلوم ہیں:

حسین! تو کربلا میں مظلوم تھا۔ عثمان! تو قیامت تک مظلوم ہے۔ کوئی کہتا ہے عثمان نعوذ باللہ خائن ہے۔ لاہور سے ایک نے لکھا ہے کہ عثمان نے اپنے رشتہ داروں کو پانچ لاکھ درھم دے دیے۔ نبی ﷺ کے صحابی کو خائن کہا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے صحابہ کی شکایت نہ کرو۔ جو صحابہ کا دشمن ہے' وہ محمد کا دشمن ہے۔ جو صحابہ سے پیار کرتا ہے' محمد سے پیار کرتا ہے۔ ٹھیک ہے؟ (جی)

عثمان تو مظلوم ہے۔ تو قیامت تک مظلوم ہے۔ عثمان کے جنازے کو پتھر مارے گئے۔ جو لاکھوں کو کفن دیتا تھا' اس کو کفن نہ ملا۔ جو لاکھوں کے جنازے پڑھتا تھا' اس کے جنازے پر اٹھارہ آدمی تھے۔ عثمان! جب تیرا پانی بند تھا اس وقت بی بی ام سلمہؓ نکلی۔ آؤ تمہیں رلاؤں۔

بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

بی بی ام سلمہؓ نبی ﷺ کی حرم ہیں۔ پہلے ام حبیبہ آئیں۔ ابوسفیانؓ

کی بیٹی۔ میرے مصطفیٰ کی حرم۔ میرے معاویہؓ کی بہن' ان کے خچر کو ڈنڈے مار کر بھگا دیا۔ حضرت ام حبیبہؓ نے کہا او کتوا باغیو! میں محمد ﷺ کو شکایت کروں گی کہ انہوں نے اپنی اماں سے بدسلوکی کی۔ میرے مصطفیٰ ﷺ تیری بیوی کے خچر کو ڈنڈے مارے گئے۔

پھر بی بی ام سلمہؓ آئی۔ توجہ کرنا چن چن کر موتی دے رہا ہوں۔ بی بی ام سلمہؓ ایک برتن میں پانی لائیں۔ تھال میں۔ گھیرا ڈال لیا۔ بی بی ام سلمہؓ نے کہا کتو! ہٹ جاؤ کوفیو' باغیو اور ظالمو! ماں اپنے بیٹے کو پانی دینے جا رہی ہے۔ اگر تم نے مجھے دھکے دیے' میں گنبد خضریٰ والے کے سامنے جا کر شکایت کروں گی کہ محمد یہ وہ لوگ ہیں' جنہوں نے تیری بیوی کو دھکے دیے تھے۔ پھر وہ ڈر گئے۔ بی بی نے پانی پہنچایا۔

عثمانؓ و حسینؓ کے قاتل کوفی ہیں:

حضرت عثمانؓ کوٹھے پر چڑھ آئے۔ کہنے لگے او کوفیو! یہ سارے کوفی تھے۔ حسینؓ کے قاتل بھی کوفی ہیں۔ عثمانؓ کے قاتل بھی کوفی ہیں۔ آج میں سچا الزام لگاتا ہوں۔ عدالت لے کر چلتا ہوں۔ جو عثمانؓ کے قاتل تھے' وہی حسینؓ کے قاتل تھے۔ میری تحقیق ہے حسینؓ کے قاتل پر لعنت۔ عثمان کے قاتلوں پر بھی لعنت اور جو عثمانؓ کے دشمن تھے' وہ قرآن کے دشمن تھے۔ جو حسینؓ کے دشمن ہیں' وہ قرآن و حدیث کے دشمن ہیں (بے شک) میں کسی پر الزام نہیں لگاتا کھری بات کرتا ہوں۔

آج حضرت حسینؓ کی شہادت غلط بیان کرتے ہیں کہ دو ہڑے آگئے تھے۔ کڑیاں آگئی تھیں۔ حضورؐ کے چہرے پر غبار اٹھا۔ بتول جھاڑو دے رہی تھی۔ یہ سب کچھ جھوٹ ہے۔ یہ راوی بات کرتے ہیں۔ راوی غرق ہو جائیں گے۔ ہم جھوٹ نہیں کہیں گے۔ ہم سچ کہیں گے۔ (انشاء اللہ)

حضرت عثمانؓ کو خواب میں زیارت حضور ﷺ :

حضرت عثمانؓ رات کو کوٹھے پر چڑھ آئے۔ جمعہ کے دن عثمانؓ شہید ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کو خواب میں حضور ﷺ نظر آئے۔ ساتھ ابو بکرؓ و عمرؓ کھڑے تھے۔ آقا غمگین کھڑے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا آقا تیری امت نے بڑا ستایا ہے۔ کئی دنوں سے پانی بند ہے۔ جس مسجد کو میں نے بنایا تھا' اس مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیتے۔ مصطفیٰ ﷺ مجھے زور سے قرآن نہیں پڑھنے دیتے' مجھے گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے۔ مجھے بئر رومہ سے پانی نہیں پینے دیتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا عثمان! گھبرا نہ' روزے کی نیت کر لے' افطاری میرے ساتھ آکر کرنا (سبحان اللہ) یہ رات کو خواب آیا۔

عثمانؓ داماد ہیں' حسینؓ نواسہ ہیں:

شہید اسلام' شہید مدینہ نے اسی وقت ایک پاجامہ پہنا۔ مولوی عبدالشکور کہتا ہے ساری دنیا کے مظلوم جمع کرو' ان سب سے عثمانؓ زیادہ مظلوم ہے۔ حسینؓ نواسہ ہے' عثمانؓ داماد ہے۔ حسینؓ باون سال کے تھے' عثمانؓ بیاسی سال کے تھے۔ عمر رسیدہ ہے۔ حسینؓ کربلا میں مظلوم ہے' عثمانؓ مدینے میں مظلوم ہے۔

حسینؓ تیرا خون گرا' کربلا کا میدان گواہی دے رہا ہے۔ عثمانؓ! تیرا خون گرا' قیامت تک اللہ کا قرآن گواہی دے رہا ہے۔ تو شہید قرآن ہے۔

حضرت عثمانؓ کوٹھے پر چڑھ آئے۔ او کوفے والو! او باغیو! میں محمد ﷺ کا داماد ہوں۔ میں ذی النورین ہوں۔ مجھے حضور ﷺ نے فرمایا کہ سو بیٹیاں ہوتیں تو عثمان کو دے دیتا۔ باغیو! اس سے حیا نہیں کرتے ہو' جس سے محمد ﷺ بھی حیا کرتے تھے۔

میری سفید داڑھی کی حیا کرو۔ میں تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ اللہ نے مجھے

سب کچھ دیا ہے۔ مدینے کا کوئی گھر نہیں، جو میرا ممنون نہ ہو۔ اس مسجد میں مجھے نماز نہیں پڑھنے دیتے، جس پر میں نے پچیس ہزار خرچ کیا۔ او ظالمو! اس کنوئیں سے مجھے پانی نہیں دیتے، جس کو بارہ ہزار میں خرید کر میں نے وقف کیا تھا۔

او کوفے والو! اس ہاتھ کو زخمی کرو گے، جس کے ہاتھ کو مصطفیٰ ﷺ نے اپنا ہاتھ کہا تھا۔ تمہیں کیا ہو گیا۔ تم کیا کر رہے ہو، گردنیں جھکا کر کھڑے تھے۔

کسی کو قتل کیا جاتا ہے تین وجھوں سے:

حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ کسی کو قتل کیا جاتا ہے تو تین وجہ سے:

۱- یا تو اس نے کسی کو قتل کیا ہو۔ میں نے زندگی بھر کسی کو قتل نہیں کیا، کسی کو دھکہ نہیں دیا۔ خدا کی مخلوق کو میں نے کبھی نہیں ستایا۔ پھر تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو؟

۲- اسلام میں کسی کو قتل کیا جاتا ہے کہ اس نے شادی شدہ ہو کر کسی سے زنا کیا ہو۔ میں نے کبھی کسی کی لڑکی کو زنا کی نگاہ سے بھی نہیں دیکھا۔ مجھ سے فرشتے حیا کرتے ہیں، مجھ سے محمد ﷺ بھی حیا کرتے تھے۔

۳- او کوفیو! کسی کو قتل کیا جاتا ہے کہ وہ مرتد ہو جائے لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ الحمد للہ جو مجھے محمد ﷺ نے کلمہ پڑھایا، میں اسی کلمے کا پابند ہوں۔ مرتد وہ ہے جس نے کلمہ کو تبدیل کر لیا ہو، جنہوں نے قرآن تبدیل کر لیا ہو، جنہوں نے دین تبدیل کر لیا ہو، جنہوں نے نمازیں تبدیل کر لی ہوں، جنہوں نے شریعت تبدیل کر لی ہو۔ فرمایا میں نے محمد ﷺ کے دین کو تبدیل نہیں کیا۔ علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین جو کام محمد ﷺ کرے وہ سنت ہے۔ جو کام

میں کروں' وہ بھی سنت ہے۔ (بے شک)

او کوفیو! میرا کیا قصور ہے کہ تم یہاں تلواریں لے کر آئے ہو؟

حضور ﷺ نے میرے لیے پندرہ سو صحابہ سے میرے خون کا بدلہ لینے کے لیے بیعت لی تھی۔ تم مجھے لاوارث نہ سمجھو۔ میرے خون کا بدلہ محمد ﷺ لے گا۔ میرا خدا بدلہ لے گا۔ چپ کر کے باغی کھڑے رہے۔ حتیٰ کہ جمعہ کے دن حضرت عثمانؓ نے ایک پاجامہ پہنا تاکہ دشمن اگر حملہ کریں تو میں ننگا نہ ہوں اور سامنے قرآن رکھ کر تلاوت شروع کر دی۔

حضرت عثمان کو کیا پسند تھا:

لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ روزانہ دو رکعت میں پورا قرآن تلاوت کر لیا کرتے تھے۔ روزانہ ایک قرآن کی تلاوت کرتے۔

حضرت عثمان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کیا پسند ہے؟ فرمایا اشباء الجیعان و کسوۃ العریان و تلاوۃ القرآن بھوکوں کو کھانا کھلانا' ننگوں کو کپڑے پہنانا' قرآن کی تلاوت کرنا۔ یہ تین چیزیں مجھے پسند ہیں۔

حضرت عثمانؓ قرآن کے حافظ تھے۔ ہر روز ایک غلام آزاد کرتے تھے۔ ہر رات پورا قرآن تلاوت کرتے تھے۔ کبھی پوری زندگی شراب نہیں پی ' زنا نہیں کیا ' کبھی جھوٹ نہیں بولا ' کبھی حرام نہیں کھایا

حضرت عثمان کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی آمد سے پہلے بھی اللہ نے میری فطرت کو محمد ﷺ کا غلام بنا دیا تھا۔ (سبحان اللہ)

عثمانؓ کی داڑھی پکڑ لی گئی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا اس کی داڑھی پکڑتے ہو؟ جس سے فرشتے اور محمد ﷺ بھی حیا کرتے ہیں۔ نوجوان! میری داڑھی پکڑ رہا ہے' تیرا ابا دیکھتا تو اس چیز کو برداشت نہ کرتا۔ اس نے داڑھی

چھوڑ دی۔ بی بی بچانے کے لیے آگے آئی۔ اس کو دھکا دیا۔ ایک کتے نے بی بی کو تلوار ماری۔ بشر بن کنانہ' سنان ابن انس نے تلوار ماری تو بی بی کی انگلیاں کٹ گئیں۔ بی بی کا دوپٹہ اتر گیا۔ بی بی نے کہا خزالک اللّٰہ یدیک ھلک اللّٰہ او میری انگلیاں کاٹنے والے کتے! خدا تیرے ہاتھوں کو برباد کرے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کی اطلاع:

بی بی نائلہؓ گریں اور اسی زخمی ہاتھوں سے کوٹھے پر چڑھ گئیں۔ کہنے لگی:

یا اھل المدینۃ! مدینے والو! الا ان امیر المومنین عثمان قد قتل علی کتاب اللّٰہ

"مدینے والو! اطلاع سن لو! محمد ﷺ کا دوہرا داماد حضرت عثمان ذی النورین خدا کا قرآن پڑھتے ہوئے شہید ہو گیا۔

شہادت کی خبر سن کر جو کچھ کسی نے کہا:

مدینے میں اندھیرا چھا گیا۔ بی بی نائلہؓ نے لوگوں کو انگلیاں دکھائیں۔ مدینے میں کہرام مچ گیا۔

غالباً بی بی عائشہؓ نبی ﷺ کے روضے پر گئیں۔ رو کر کہا آقا! آپ کی بیوی اطلاع لائی ہوں۔ تیرا پیارا عثمان خون میں لت پت ہو چکا ہے۔ مدینے میں تلوار چل پڑی ہے۔ تیرا شہر رنگین ہو گیا ہے' عثمان مظلوم ہو چکا ہے۔ علی نے اپنی پگڑی پھینک دی۔ حسین کو جا کر تھپڑ مارا' حسن کو مکا مارا۔ حضرت علیؓ نے کہا یا اللہ میں بری ہوں۔

عبداللہ بن سلام نے کہا لوگو! اگر زمین و آسمان مل کر بھی عثمان کے

خون کا کفارہ ادا کریں تو کفارہ ادا نہیں کر سکتے۔

ابو ھریرہؓ نے کہا عثمان! تیرے بدلے میں پینتیس ہزار آدمی قتل ہوں گے۔ جو نبی ﷺ کے خلیفہ کو قتل کرے، پینتیس ہزار آدمیوں کو خدا قتل کرواتا ہے۔ اتنے قتل ہوئے۔ جنگ جمل اور صفین میں۔

شہادت کے موضوع پر عرض کر رہا ہوں۔ میرا موضوع شہداء اسلام ہے۔ عثمان کی لاش پڑی ہے۔ ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ توجہ کرنا۔ بات کہہ نہیں سکتا، دل کانپ رہا ہے۔ دو گھنٹے کے بعد ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ عثمان کا خون بہنا بند نہیں ہوا تھا۔ ناحق خون تھا۔ خون تقاضا کرتا تھا کہ میں اس وقت تک بہتا رہوں گا، جب تک میرا بدلہ نہیں لوگے۔ خون میں خوشبو تھی اور بہہ رہا تھا۔ پورا گھر خون سے رنگین تھا۔

صحابہ کے گھر:

میں نے عثمانؓ کا گھر دیکھا ہے۔ ابو بکرؓ کا گھر میں نے دیکھا ہے۔ میں نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا گھر دیکھا ہے۔ وہ دار الخلافہ جہاں پہلے دن ابو بکرؓ کی بیعت ہوئی، میں وہ بھی دیکھ آیا ہوں۔ سقیفہ بنو ساعدہ، میں نے صحابہ کے گھر دیکھے۔ اللہ کی قسم جھونپڑیوں پر خدا کی رحمت برس رہی ہے۔

شہادت کے بعد حضرت عثمان پر ظلم:

واقعہ سننے والا ہے۔ بی بی نائلہؓ کہتی ہیں میں رو رہی ہوں۔ عثمانؓ کے بچے رو رہے ہیں۔ چوالیس لاکھ مربع میل کا فرمانروا ہے اور جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں۔ ہزاروں کو کفن دینے والا بے کفن پڑا ہے۔ ہزاروں کے جنازے پڑھنے والا بے جنازہ پڑا ہے۔ ہزاروں پر فرمانروائی کرنے والا، اکیلا پڑا ہے۔ بی بی نائلہؓ عثمان غنیؓ کی بیوی، کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے کنڈی کھٹکھٹائی۔ میں

نے دروازہ کھولا۔ میں نے سمجھا شاید عثمان کو خراج عقیدت پیش کرے گا' روئے گا۔ عثمان کی زیارت کرے گا۔ وہ ظالم سیدھا عثمان کے وجود کی طرف گیا۔ عثمان شہید ہو چکے تھے۔ اس نے عثمان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور زور سے عثمان کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ دھماکہ ہوا۔ بی بی کہتی ہیں میں نے رو کر کہا' یااللہ ابھی عثمان پر ظلم ختم نہیں ہوا۔ تیرا عثمان شہادت کے بعد بھی تھپڑ کھا رہا ہے؟

حضرت عثمان کے تھپڑ مارنے والے کا حال:

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک شخص کو کوفہ کے چوک میں دیکھا' اس کے دونوں بازو کٹے ہوئے تھے۔ دونوں ٹانگیں کٹی ہوئی تھیں۔ منہ کھلا ہوا' ہائے او میں مرگیا۔ ایسی آواز نکال رہا تھا۔ چیخ رہا تھا' خون اور پیپ اس کے جسم سے بہہ رہی تھی۔ اس کے پاس سے بدبو آ رہی تھی۔ ایک صحابی نے پوچھا تو کون ہے؟ تجھے کیا ہوا ہے؟ کہنے لگا آؤ مجھے عبرتناً دیکھ لو۔ میں وہی ہوں' جس نے عثمان کی شہادت کے بعد اس کا چہرہ ننگا کر کے اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔ یہ بات مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے لکھی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہنے لگا رات کو کسی نے میرے بازو اور ٹانگیں کاٹ دیں۔ مجھے گھر سے اٹھا کر جنگل میں پھینک گئے۔ کتے مجھے نوچتے ہیں۔ میرے اوپر مکھیاں بھنبھناتی ہیں۔ میرے ساتھ کیڑے چمٹ گئے ہیں۔ میں چیخ رہا ہوں۔ یہ تو مجھے دنیا میں عذاب ہو رہا ہے۔ پتہ نہیں میری آخرت کا کیا حال ہو گا۔ میں عثمان کا قاتل ہوں۔ میں نے عثمان کو تھپڑ مارا۔ اسی کا بدلہ مجھ سے خدائے قہار لے رہا ہے۔ جو بھی عثمان کے قاتل تھے' کوئی بھونکتے رہے' کسی کا چہرہ سیاہ ہو گیا' کسی کی زبان باہر نکل آئی۔ ہر ایک کو خدا نے اپنے عذاب میں پکڑا۔ چھڑانے والا کوئی نہ آیا۔ اپنے بندوں کا بدلہ کون لیتا ہے؟ (اللہ)

میں شہداء اسلام پر کچھ موتی دے رہا ہوں۔

حضرت حسنؓ و حسینؓ کے فضائل:

حسینؓ کو کوفیوں نے بلایا۔ سر سے لے کر ناف تک نبی کی شکل حضرت حسن تھے۔ میں آپ کو قصے کہانیاں نہیں سناؤں گا۔ دین پوری سے حقائق سنو۔ دین پوری سے دلائل سنو۔ دین پوری سے فضائل سنو' دین پوری سے حقیقت سنو۔

یہ حسینؓ وہ ہے' جو نبی ﷺ کے سینے پر کھیلتا تھا۔ نبی اس کے منہ کو چومتے تھے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں فاطمہ! حسینؓ کے رونے کی آواز مسجد میں نہ آئے۔ میں محمد ﷺ حسین کے رونے کی آواز سن کر بے قرار ہو جاتا ہوں۔ حضور دونوں بیٹوں کو سینے سے لگاتے۔

و کان رسول اللّٰہ یشمھما و یضمھما ترمذی بخاری اور مشکوۃ پڑھ رہا ہوں۔

فرمایا حضور ﷺ دونوں بیٹوں کو سینے سے لگاتے۔ فرماتے ھی ریحانتای یہ فاطمہ کا باغ ہے یہ جنت کے پھول ہیں۔

حضور ﷺ کو حسین سے پیار تھا:

میرے نبی ﷺ ان دونوں کی زلفوں کو سونگھتے۔ فرماتے تھے میرے یارو! مجھے ان بچوں کی زلفوں سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

بارش ہوتی تو آقا ﷺ فرماتے فاطمہ! بچوں کو بلالو۔ بارش سے اندر آجائیں۔ بارش کے قطرے تیز ہیں۔ نانا محمد یہ برداشت نہیں کرتا کہ حسین کو بارش کے قطرے تکلیف پہنچائیں۔ (سبحان اللہ)

حضور کریم ﷺ نماز میں سجدہ کرتے تو حسین کندھے پر آجاتے۔

حضور ﷺ سجدہ لمبا کر دیتے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سر اٹھاؤں اور میرا حسین نیچے گر جائے۔ (سبحان اللہ) یہ حدیثیں پڑھ رہا ہوں۔ حدیث سے باہر نہیں جاؤں گا۔

مجھے جھوٹے مرثیے نہیں آتے:

مجھے وہ جھوٹے مرثیے نہیں آتے "بی بی دے وال کھل گئے اوے" یہ مجھے نہیں آتا۔ ون لگی دیوار دی ٹیک اے' یہ مجھے نہیں آتا۔ یہ سب کچھ جھوٹ ہے۔ یہ جھوٹے قصے سنا کر لوگوں کا مال بھی لے جاتے ہیں اور ایمان بھی لے جاتے ہیں۔ یاد رکھو! سارا دن مرثیے سنو' کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ تین دفعہ قل ھو اللہ پوری پڑھ کر حسینؓ کی روح کو بخشو' اس کا ثواب پہنچے گا۔

مجھے بتاؤ!:

میں پوچھتا ہوں کہ حسینؓ کو ماتم کا ثواب پہنچتا ہے یا قرآن کا؟ (قرآن کا) ایک کہتا ہے ہائے حسین' ہائے حسین' ہائے حسین' ہائے حسین۔ دوسرا بیٹھ کر قرآن پڑھ کر کہتا ہے یا اللہ! اس قرآن پڑھنے کا ثواب شہدائے کربلا کو پہنچا۔ ماتم' ماتم کرنے والوں کے منہ پر مار دیا جائے گا۔ قرآن پڑھنے کا ثواب بارش سے زیادہ رحمت بن جائے گا۔ (انشاء اللہ)

حضرت حسین ۲ محرم کو کربلا پہنچے:

حسینؓ نے دس محرم کو روزہ رکھا یا شربت پیتے رہے (روزہ رکھا) ایک طرف حسینؓ کا ماتم ہوتا ہے۔ دوسری طرف ڈھول بج رہے ہوتے ہیں۔ میں تمہیں جانتا ہوں۔ حسینؓ کا گھر اجڑ رہا تھا۔ تم لوگوں کو شادی دکھا رہے ہوتے

ہو۔ واہ او ئے عاشقو!

حسین کربلا میں دو محرم کو پہنچے۔ تم نے یکم محرم کو چارپائیاں اوندھی کر دیں۔ حسین دس محرم کو دو بجے شہید ہوا۔ جب کہ بی بیوں کو قید کا خطرہ تھا۔ باہر آگ لگی ہوئی تھی۔ جب کہ تینتیس چونتیس تلواروں کے زخموں سے چور حسین ٹکڑے ٹکڑے پڑا تھا۔ سر مبارک کہیں' دھڑ مبارک کہیں تھا۔ جب کہ بی بیوں کو اپنے پردے کا خطرہ تھا جب کہ حسینؓ کی لاش دھوپ میں تھی۔ اب صدمہ تھا۔ یہ لوگ دو بجے تعزیہ کو دفن کر کے واپس آ جاتے ہیں کہ اب سارا کام ٹھیک ہو گیا ہے۔ نواسہ رسول ختم ہو گیا ہے (نعوذ باللہ) آپ میری بات نہیں سمجھے۔

کچھ لوگ دو بجے جا کر تعزیہ دفن کر دیتے ہیں۔ کراچی والے دو بجے جا کر تعزیہ سمندر میں ڈال دیتے ہیں۔ دو بجے تو حضرت حسینؓ شہید ہوئے تھے۔ دو بجے تو ظلم ہوا تھا۔ دو بجے تو گھر اجڑا تھا۔ دو بجے تو حسینؓ کی لاش دھوپ میں پڑی تھی۔ صدمہ تو اب دو بجے ہوا اور یہ جھوٹے محب دو بجے کام کاج ختم کر کے آ جاتے ہیں کہ محمد ﷺ کا گھرانہ ختم ہو گیا ہے' چلو چل کر آرام کریں (استغفر اللہ) یہ خیر خواہ نہیں ہیں۔

ہم حسینی ہیں:

حسین! جو قرآن تو نے کربلا میں پڑھا' ہم قیامت تک وہ قرآن پڑھتے رہیں گے۔ حسین! جو تو نے نماز شروع کی' ہم قیامت تک ادا کرتے رہیں گے۔ حسین تو نے روزہ رکھا' ہم بھی روزہ رکھیں گے۔ حسین نے آخری وقت کہا یا اللہ یہ پردہ دار خواتین' میری بچیاں' میری بیٹیاں' میری بہنیں ہیں۔ یا اللہ ان کو اماں نے پردہ سکھایا ہے۔ یہ محمد ﷺ کا گھرانہ ہے۔ یہ وطن سے بے وطن ہو گئی ہیں۔ گھر اجڑنے والا ہے۔ میں تیرے راستے میں شہید ہونے

والا ہوں۔ یا اللہ ان پردہ داروں کو بے پردہ نہ کرنا۔ خاتون جنت کی بچیوں کے پردے کی حفاظت کرنا۔ (سبحان اللہ) حسینؓ کی دعا مجھے یاد ہے۔ یا اللہ جس طرح خلیلؑ نے ہاجرہ کو تیرے سہارے پر جنگل سنسان میں چھوڑ دیا تھا' خلیلؑ نے ہاجرہ کو چھوڑا' تو نے ہاجرہ کی نگرانی کی' جس طرح خلیل نے ہاجرہ کو تیرے سہارے پر چھوڑا' یا اللہ میں خاندان محمد ﷺ کو تیرے آسرے پر چھوڑ رہا ہوں۔

ان کو وطن سے بے وطن کیا' خاندان محمد ﷺ کو عزت سے بے عزت نہ کرنا (سبحان اللہ) جاگ رہے ہو؟ (جی)

حضرت حسینؓ کا کربلا میں خطبہ:

حضرت حسینؓ نے خطبہ دیا۔ میں باوضو کہتا ہوں حضرت حسینؓ ایک بوری خطوں کی لائے۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ مفتی محمد شفیع سارے علماء لکھتے ہیں کہ حضرت حسین ایک بوری خطوں کی لائے اور نام لے کر فرمایا او نخعی! او اشتر! او ابن زرعہ بڑوں بڑوں کا نام لے کر فرمایا او کوفیو! نالائقو! یہ تمہارے دستخطوں والے خط ہیں۔ بیس بیس آدمیوں کے خطوں پر دستخط کیے ہوئے ہیں۔

ظالمو! تم نے مدینہ چھڑایا۔ محمد کا روضہ چھڑایا۔ حج کا موسم تھا' حج چھڑایا۔ یہ ساری چیزیں تم نے اس لیے چھڑائی تھیں کہ میرا استقبال تم نے تلواروں سے کرنا تھا؟ او ظالمو! اب تم عبید اللہ بن زیاد کے ساتھ یزید کی فوج میں کھڑے ہو؟ انہوں نے جواب میں کہا حسین! تم جھوٹ کہتے ہو۔ حسینؓ رو پڑے۔ فرمایا لوگو! میرا نانا سچا' میری اماں سچی' میرا دین سچا' میرا عقیدہ سچا' کذابوں میں کذاب تو تم ہو۔ میں بھی سچا ہوں' میرا نانا محمد ﷺ بھی سچا ہے۔ تم نے خط لکھے ہیں۔

دوسرا خطبہ:

حضرت حسینؓ نے پھر خطبہ دیا۔ کوفہ والو! مجھے پہچانتے ہو؟ یہ اتنے آدمی تلواریں لے کر آگئے ہو۔ اس کا استقبال تلواروں سے کرتے ہو، جس کا استقبال محمد ﷺ اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے۔

وہاں تیر مارو گے، جہاں نبی نے بوسے دیے تھے۔ ان زلفوں کو مٹی میں پھینکو گے، جس کو محمد ﷺ نے سونگھا تھا۔ کوفہ والو! میرے سوا نبی ﷺ کا نواسہ کون ہے؟ کوفہ والو! میں کوئی عام آدمی نہیں ہوں۔ تمہارے نبی کا خاندان ہوں (سبحان اللہ) کوفہ والو! یہ وہ عورتیں بیٹھی ہیں، جن کی آواز کبھی نہیں نکلی۔ کیا ان پردہ داروں کو بھی بے پردہ کرو گے؟ رو کر فرمایا میرے خیمہ والو! میں لڑائی میں مصروف ہوں۔ تم دوسری طرف سے چلے جاؤ۔ عورتوں نے کہا حسین! ہم تیرے قدموں میں ٹکڑے تو ہو سکتی ہیں، خاندان محمد اور نواسہ رسول کو چھوڑ کر نہیں جا سکتیں (سبحان اللہ)

قاتلان حسین و عقیل کوفی تھے:

یہ کوفی تھے۔ مسلم بن عقیل کو شہید کرنے والے یہی تھے۔ عون محمد کو شہید کرنے والے یہی تھے۔ میرے حسین کو بلا کر دھوکہ کرنے والے یہی تھے۔

میرے اوپر مقدمہ کرو۔ آج قاتلان حسین کی خانہ تلاشی لو۔ مولانا عبدالشکور مرزا پوری نے ایک کتاب لکھی ہے۔ سب کچھ ان کے گھر سے نکلا۔ یہی قاتل تھے۔ جب حسین کی بہن کو کوفے میں پیدل چلایا گیا، میں نام نہیں لیتا، میں ادب کرتا ہوں۔ پیدل آئیں تو لوگ پوچھتے یہ کون ہیں یہ اتنی عورتیں، ان کے کپڑے اجڑے ہوئے، ان کے برقعوں سے سسکیوں کی آوازیں آ رہی ہیں۔ کسی نے رو کر کہا تماشا دیکھنے والو! کیوں پوچھتے ہو کہ یہ

کون جا رہی ہیں؟ یہ محمد ﷺ کا اجڑا خاندان ہے۔ یہ حسینؓ کی بہنیں اور بیٹیاں ہیں۔ یہ خاندان نبوت جا رہا ہے۔

بی بی رو رو کر کہتی کل ہزاروں دنیا ہمارے در پر آتی تھی' آج دنیا ہمارا تماشا دیکھ رہی ہے۔

سنئے جب بی بی کوفے سے گزری' یہ بات ان کو بھی سنا دو۔ میں اس کا حوالہ دوں گا۔ ان کی ساری کتابوں میں ہے۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی نے بھی حوالہ دیا ہے کہ جب کوفہ سے یہ اجڑا ہوا قافلہ گزرا تو کوفہ والے رونے لگے۔ عورتیں چھتوں پر چڑھ آئیں۔ گلیوں میں رونے لگ گئے۔ بی بی نے کہا الان تبکون فمن قتل قتلنا انتم باکون الی یوم القیامۃ۔ او کوفی ظالمو او غدارو او جھوٹو اب روتے ہو۔ پھر بتاؤ ہمیں قتل کس نے کیا۔ ہمیں اجاڑنے والو اجڑے رہو گے۔ ہمیں رلانے والو روتے رہو گے۔ ہمیں در در پھرانے والو تم گلیوں میں پھرتے رہو گے۔ صحیح ہے یا غلط؟ (صحیح ہے)

اسلام میں صبر ہے:

اسلام میں کیا ہے ان اللّٰہ مَعَ الصَّابِرِیْن ہے۔ یا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمَاتِمِیْن؟ (صَابِرِیْن) اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَاب۔ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا' وَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ' وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ اسلام میں صبر کی شان ہے یا ماتم کی؟ (صبر کی)

ماتم کرنے والے کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد

میرے پیغمبر ﷺ نے بتایا لیس منامن ضرب الخدود جو منہ پر تھپڑ مارے' وشق الجیوب کپڑے پھاڑ دے' ماتم کرے' ودعا بدعوی الجاھلیۃ جاہلیت کی رسموں کو زندہ کرکے گا ...ہوں میں ہائے ہائے کرے لیس منا روضہ والا کہتا ہے کہ یہ میری امت سے نکل جائے۔ نبی کے اسلام سے نکل جائے۔ پیغمبر کی امت کی فہرست سے نکل جائے۔ محمدی ہونے سے نکل جائے۔ یہ جائے جہنم میں۔ محمد ﷺ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام میں صبر ہے۔

مجھے جواب دو:

آدم سے حوا سو سال تک جدا ہوئی۔ آدم نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) نوح کی بیوی اور قوم غرق ہوئی۔ نوح نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) یعقوب کے بیٹے یوسف کو کنوئیں میں ڈالا دیا۔ یعقوب نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) یوسف نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) یونس مچھلی کے پیٹ میں گیا' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر) ایوب نے کیڑوں میں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)

بی بی ہاجرہ نے بیابان' سنسان پہاڑوں میں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
اسمٰعیل کی گردن پر چھری آئی صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
عیسیٰ نے تختہ دار پر صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
حضرت موسیٰ فرعون کے حملے کی زد میں آئے۔ صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
مصطفیٰ ﷺ طائف میں آئے' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
محمد ﷺ مکے میں رہے' صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)

محمد ﷺ مکے سے جدا ہوئے، صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
چچا حمزہ گیارہ ٹکڑے ہوا، صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
طائف میں پتھر لگے، وہاں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
شعب ابی طالب میں بائیکاٹ ہوا، وہاں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
زنیرہؓ کی آنکھیں ضائع کر دی گئیں صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
لبیدہؓ کے ٹکڑے کر دیے گئے، صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
عمارؓ ابن یاسر شہید ہوئے، صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
سمیہ کا بدن چیرا گیا، صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
احد میں ستر صحابہ شہید ہوئے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
بئر معونہ پر ستر صحابہ کو ٹکڑے کیا گیا، صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
حضور کریم ﷺ پر سنگ باری ہوئی، آپ ﷺ نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے، صحابہ و اہل بیت نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
حیدرؓ شہید ہوا، بیٹوں نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
حسنؓ کو زہر دیا گیا، خاندان نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
اصغر و اکبر شہید ہوئے حسینؓ نے صبر کیا یا ماتم؟ (صبر)
سچ کہہ رہا ہوں؟ (جی) صبر کیا کرو۔

حضرت حسینؓ سے مجھے پیار ہے:

شہید کربلا سے مجھے پیار ہے۔ کیونکہ اس کا نانا محمد مصطفیٰ ﷺ اس کا ابا علی المرتضیٰؓ، اس کی اماں بی بی زہراؓ اس کا بھائی حسن مجتبیٰؓ، اس کو دیکھتا ہوں تو شہید کربلا (سبحان اللہ)

جو حسین کی تابعداری کرے وہ حسینی:

اس کوفے کے ظلم سے شہید کربلا کا صبر بڑھ گیا۔ مجھے حسینؓ نے نماز سکھائی۔ اس نے کہا اس وقت بھی نماز قضا نہیں ہو رہی' جو نماز پڑھے' حسینی' جو نماز نہ پڑھے' وہ حسینی نہیں ہے۔ جو ماتم کرے وہ حسینی نہیں ہے۔ جو مرثیے پڑھے' وہ حسینی نہیں ہے۔ جو تبرا کرے' وہ حسینی نہیں ہے۔

جو طاقت کے سامنے تقیہ کر کے جھک جائے' وہ حسینی ہے؟ (نہیں) جو مصیبت میں قرآن چھوڑ دے' وہ حسینی ہے؟ (نہیں) جو ہر ایک کے ساتھ صلح کر لے' ہر ایک کے سامنے جھک جائے' وہ حسینی ہے؟ (نہیں) حسینی وہ ہے جو طاقت کے ساتھ ٹکرا جائے۔ (بے شک)

پانچ حسینی تحفے:

حسین نے پانچ تحفے دیے ہیں۔ قبول کرو گے؟ (جی) حسین نے صبر دیا' صبر کرو گے یا ماتم؟ (صبر) حسینؓ نے قرآن دیا۔ قرآن پڑھو گے یا مرثیے؟ (قرآن) حسینؓ نے دس محرم کو روزہ رکھا۔ روزہ رکھو گے یا شربت پیو گے؟ (روزہ رکھیں گے) حسین نے نماز پڑھی۔ تم نماز پڑھو گے یا قضا کرو گے؟ (نماز پڑھیں گے) حسین طاقت سے ٹکرا گیا۔ تم تقیہ کر کے اس طاقت والوں کے سامنے جھک جاؤ گے یا ٹکرا جاؤ گے؟ (ٹکرا جائیں گے) حسین نے شہادت کا جام نوش کیا۔ تم بزدل بن کر معافی مانگو گے یا مصطفیٰ کے دین پر شہید ہو جاؤ گے (شہید ہو جائیں گے) یہ حسینی کردار ہے۔

کٹا کر گردنیں اپنی بتلا گئے یہ کربلا والے
کبھی طاقت کے آگے جھک نہیں سکتے خدا والے
اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپی ہے تجھ پر لاش جگر گوشہ رسول

حسین کے خون سے تو رنگین ہو گئی
سیراب کر گیا تجھے خون رگ رسول
کرتی رہے گی پیش شہادت حسین کی
آزادی حیات کا یہ سرمدی اصول
کٹ جائے سر تیرا تلوار کی نوک سے
کسی طاقت کی بیعت ہرگز نہ کر قبول

کہہ دو (سبحان اللہ) درود پڑھو۔

میرا موضوع شہداء اسلام:

میرا موضوع شہداء اسلام ہے۔ حضرت حسین کا تین دن پانی بند ہوا۔ جو ہزاروں کو پانی پلاتا تھا اور جس کی ناف سے لے کر پاؤں تک محمد ﷺ کی صورت تھی، توجہ کرنا میں تین موتی دیتا ہوں۔

بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب مجھے حضور ﷺ کی زیارت کا شوق ہوتا، میں بتولؓ کو بلا لیتی۔ جب بتولؓ میرے گھر میں آجاتی، میں دیکھتی کہ بتولؓ سر سے پاؤں تک محمد ﷺ کا نقشہ ہے۔ (سبحان اللہ)

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں بتولؓ کو دیکھ کر کہتی کہ بتولؓ جب تو چلتی ہے تو قدم قدم پر محمد ﷺ کا نقشہ یاد آجاتا ہے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب ہمیں حضور ﷺ کی زیارت کا شوق ہوتا تو، یہ حدیثیں پڑھ رہا ہوں۔ مرثیے نہیں پڑھ رہا۔ ہم حسن و حسین دونوں بھائیوں کو بلا لیتے۔ دونوں مسجد نبوی کے دروازے پر آجاتے۔ کان شبیہین برسول اللّٰہ۔ جب دونوں بھائی کھڑے ہوتے تو معلوم ہوتا تھا کہ محمد ﷺ روضے سے باہر آگئے ہیں۔ ایک دوسرے سے ہم کہتے کہ وہ دیکھو نبی کا نقشہ سامنے آگیا ہے۔ ہم آگے بڑھ کر ان کو چوم لیتے۔

ابو بکرؓ کو حسنین سے پیار:

حضرت ابو بکر جب بھی حضرت حسن و حسینؓ کو دیکھتے تو ان کو اٹھا کر سینے سے لگاتے۔ پیشانی اور آنکھیں چومتے' فرماتے ابن لعلی شبھا بنبی بیٹے تو علی کے ہیں' صورت تو محمد ﷺ کی ہے اور فرماتے حسینؓ! تجھے دیکھ کر محمد ﷺ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ پھر آپؓ دیکھتے رہتے' چومتے رہتے' روتے رہتے۔

عمرؓ کو حسینؓ سے پیار:

حضرت عمرؓ کے دور میں جب اچھے کپڑے آتے تو حسینؓ کو بلا کر پہناتے۔ فرماتے حسین! کپڑے پہن کر میرے سامنے آ۔ پھر کہتے سبحان اللہ! کھڑے ہو کر ان کو چومتے' فرماتے حسین! جس طرح میں خوش ہو رہا ہوں' مصطفیٰ کریم بھی تجھے دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔

حضرت حسین کی شادی:

حضرت حسینؓ کی شادی بی بی شہربانو سے ہوئی۔ یہ فاروق نے کروائی تھی۔ یہ شہربانو یزدگرد بادشاہ کی بیٹی ہے۔ یزدگرد ایران کا بادشاہ تھا۔ یزدگرد پکڑا گیا۔ ایران فتح ہوا' یہ لڑکی شہزادی آئی۔ عمر نے کہا یہ شہزادی شہزادے حسین کو دوں گا۔ حسینؓ کے گھر کو آباد کیا ہے تو حضرت عمرؓ نے کیا ہے۔

حضرت حسین کے شہید ہونے کی بعد سارا سامان کن کے پاس نکلا:

میں اب بات پوری کروں۔ ایک خطبہ سنا دوں۔ میں جھوٹ نہیں کہوں گا۔ یہ کہیں نہیں جو ذاکر بیان کرتے ہیں۔

میں پوچھتا ہوں کہ جب حسینؓ کربلا میں شہید ہو رہے تھے' یہ وہاں موجود تھے؟ یہ بیان کرتے ہیں کہ اصغر کو یوں تیر لگا' فلاں کی لاش اس طرح پڑی تھی۔ حضرت حسین نے گھوڑے کو یوں کہا' حسین نے ہوا کو یوں کہا' یہ وہاں تھے؟ (نہیں) معلوم ہوتا ہے کہ یہ ابن زیاد کی پارٹی میں تھے۔ اگر حسین کی طرف ہوتے تو شہید ہو جاتے۔ یہ ابن زیاد کی طرف تھے۔ حسینؓ شہید ہو رہا تھا اور یہ حسینؓ کی سٹوری نقل کر رہے تھے۔ یہ مخالفین کے ساتھ تھے۔

پنگھوڑہ کس کے گھر سے نکلتا ہے؟ (ان کے گھر سے) یہ پنجا کن کے پاس ہے؟ (ان کے پاس) مہدی کن کے پاس ہے؟ (ان کے پاس) گھوڑا کن کے پاس ہے؟ (ان کے پاس) کالا جھنڈا کن کے پاس ہے؟ (ان کے پاس) حسین شہید ہو گئے یہ لوٹ کر بھاگ گئے۔ ہم ان کو نہیں مانتے۔ میں پوچھتا ہوں جو صحابہ کو برداشت نہیں کرتے' تم ان کو برداشت کرو گے؟ (نہیں) جو تمہاری اماں کو اماں نہیں کہتے' وہ تمہارے بھائی ہیں؟ (نہیں)

اب جو یہ کہتے ہیں کہ شیعہ سنی بھائی بھائی! مجھے تو سمجھ اب تک نہیں آئی۔ جن کا کلمہ علیحدہ ہے' وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جن کا قرآن بکری کھا گئی' وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جن کی ایک بھی حدیث صحیح نہیں وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جو ابو بکر و عمر کو منافق کہے' وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جو گنبد خضریٰ کا دشمن ہے' وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جو صحابہ پر تبرا کرے' تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) جو کلمے کا انکار کرے وہ تمہارا بھائی ہے؟ (نہیں) ان کا قرآن بکری کھائی گئی۔ یہ بکری کو کھا گئے۔ ہمارا بھائی وہ ہے' جس کا ابا بھی ایک ہے' جس کی اماں بھی ایک ہے۔ مصطفیٰ ہمارے ابا ہیں' نبی کی ازواج ہماری مائیں ہیں۔ ٹھیک ہے یا نہیں؟ (ٹھیک ہے)

حسین کے وارث ہم ہیں:

ہم حسینی ہیں، حسین کا ورثہ ہمارے پاس ہے۔ حسین کے چہرے پر داڑھی تھی یا نہیں؟ (تھی) حسین آخر وقت تک تلاوت کرتا رہایا مرثیے پڑھتا رہا؟ (تلاوت کرتا رہا) ہم دس محرم کو تلاوت کرتے ہیں۔ ہم دس محرم کو روزہ رکھتے ہیں۔ ہم دس محرم کو بھی نماز پڑھتے ہیں۔ ہم دس محرم کو بھی حسین کا ذکر خیر کرتے ہیں۔ یہی حضرت حسینؓ کا ورثہ ہے۔ ہے یا نہیں؟ (ہے)

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں اپنے سینوں کو تھامو اور سنو! ابوالکلام لکھتے ہیں کہ جب تیروں کی بارش ہوئی، بتیس تیر لگے۔ تنتالیس تلواریں لگیں۔ اتنا نازک بدن تھا کہ آقا کے سینے پر لیٹتا تھا، جن کو دیکھ کر محمد ﷺ یاد آجاتے تھے، جو پیغمبر ﷺ کی آخری نشانی تھا، آج ابا نہیں۔ حسین یتیم ہے، نانا نہیں، لاوارث ہے۔ آج اکیلا حسین اور پورا کربلا دشمن۔ حسینؓ نے ٹھنڈی سانس لی۔ کرب و بلا، مصیبت اور امتحان کا وقت۔ یااللہ خاتون جنت کے فرزند کو صبر عطا فرما۔ یااللہ نانے کے قرآن پر میری موت دینا۔ یااللہ مجھے بزدلوں کی طرح روانہ نہ کرنا۔ مجھے بہادروں کی طرح شہادت عطا کرنا۔

حضرت حسین کی دشمنوں کے لیئے دعائیں:

یااللہ جنہوں نے مجھ سے مدینہ چھڑایا، ان کو مدینے میں نہ رکھنا۔ بڑی علمی بات کر رہا ہوں۔

یہ مولانا غزالی نے لکھا ہے۔ یااللہ جنہوں نے مجھ سے مدینہ چھڑایا ہے، ان کو مدینہ میں رہنا نصیب نہ کرنا۔ یااللہ جنہوں نے میری جماعت کو ذبح کیا ہے، میں اکیلا کھڑا ہوں۔ ان کو پانچ وقت کی نماز نصیب نہ کرنا۔ یااللہ جنہوں نے میرے قرآن کے قاریوں کو شہید کیا ہے، ان کے سینوں میں قرآن نصیب

نہ کرنا۔ یہ حسینؓ کی دعا قبول ہے یا نہیں ہے؟ (قبول ہے) یہ حسینؓ کی دعا ہے۔ ان کو بددعا ہے' یہ قبول ہے۔

اب ذرا تھوڑا سا آپ کو تڑپا دوں۔ ابو الکلام لکھتا ہے مجھے ابو الکلام پر اعتماد ہے۔ ابو الکلام لکھتا ہے کہ جب حسینؓ پر تیروں کی بارش ہوئی تو حضرت حسینؓ نے عرش کی طرف دیکھا۔ عرش والے امیں محمد ﷺ کا نواسا تیروں میں گھرا ہوا' لاڈوں کا پلا ہوا' آج اس کربلا میں خشکی میں کھڑا ہے۔ نانا حوض کوثر کا مالک اور نواسے کا یہ حال ہے۔ شاعر کہتا ہے ۔

پانی بند کرتے ہو دو دن کے پیاسے سے
خطا کیا ہوئی ہے نبی کے نواسے سے

صورت ہو تو ایسی ہو' جو سیرت ہو تو ایسی ہو
مقام کربلا میں پھر مصیبت ہو تو ایسی ہو
لڑے تنہا جماعت سے دراں حالیکہ کہ ہو پیاسا
شجاعت ہو تو ایسی ہو' شہادت ہو تو ایسی ہو
جو دہکتی آگ کے شعلوں پہ سویا وہ حسینؓ
جو جواں بیٹے کی میت پر نہ رویا وہ حسینؓ
جس نے کربل کو اپنے خون سے دھویا وہ حسینؓ
جس نے سب کچھ کھو کے پھر بھی کچھ نہ کھویا وہ حسینؓ
آؤ حسینؓ اب تک گلفشاں ہے تیری ہمت کا باغ
آندھیوں سے لڑ رہا ہے آج بھی تیرا چراغ
شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
شہید کا جو خون ہے وہ قوم کی زکوٰۃ ہے
ممات بھی حیات ہے' حیات بھی حیات ہے

کہہ دو (سبحان اللہ)

شہید ہونے کے بعد شہید کی خواہش:

شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ ادھر آنکھ بند ہوتی ہے' ادھر خدا اور جنت کا دیدار ہو جاتا ہے۔ (سبحان اللہ)

خدا جنت میں جنتیوں کو بلائیں گے۔ کیا چاہیے؟ کوئی کہے گا فروٹ' کوئی کہے گا حور' کوئی کہے گا حوض کوثر کا پانی' کوئی کہے گا جنت کی چیزیں۔ خدا شہید کو بلا کر پوچھے گا تمہیں کیا چاہیے؟ یہ شہید کہے گا یااللہ مجھے پھر دنیا میں بھیج دے۔ مجھے پھر کفر سے ٹکرا دے۔ پھر ٹکرا دے۔ پھر تلوار لے کر دشمن کا مقابلہ کروں۔ شہید کے خون کا قطرہ زمین پر گرتے ہی قبول ہو جاتا ہے۔ (سبحان اللہ)

شہید کا خون کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گا (سبحان اللہ) دعا کرو اللہ ہمیں شہادت نصیب کرے۔ آمین......

میں حضرت عمر کی طرح دعا مانگ رہا ہوں۔ اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک حضرت عمرؓ کو جب ابو لولو ایرانی کا خنجر لگا تو فرمایا فزت ورب الکعبۃ رب کعبہ کی قسم عمر کو شہادت مل گئی۔ عمر کامیاب ہو گیا۔

اب بی بی کے جملے سن لو' تڑپ جاؤ گے۔ حضرت حسینؓ کی بہن خیموں کے اندر سے دیکھ رہی تھی۔ فاطمہ کی بیٹی' اصغر و اکبر کی پھوپھی حضرت حسینؓ کو کربلا میں عبداللہ بن عباس یاد آئے۔ عبداللہ بن جعفر یاد آئے۔ انس ابن مالک یاد آئے' حضرت زید بن ارقم یاد آئے۔ انہوں نے حضرت حسینؓ کو جانے سے روکا تھا۔

عالم الغیب صرف اللہ کی ذات:

حضرت حسینؓ نے کہا اللہ تمہیں خوش رکھے۔ مجھے پتہ نہیں تھا کہ

میرے ساتھ کیا ہوگا۔ کیونکہ عالم الغیب کون ہے؟ (اللہ) اگر نبی ﷺ خود کہہ دیں کہ میں عالم الغیب نہیں ہوں، قصور والو! خدا تمہارے قصور معاف کر دے۔ بتاؤ پھر نبی پر یقین کرو گے؟ (انشاء اللہ)

تو سنو۔ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ میرے محمد اعلان کر دو کہ میں خدا کے خزانے کا مالک نہیں ہوں۔ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ. میں خدا کے خزانے کا مالک بھی نہیں ہوں، غیب دان بھی نہیں ہوں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ نبی کا بیان سچا ہے یا قصور کا نادان سچا ہے؟ (نبی کا بیان) نبی کا بیان سچا یا مولوی کا اعلان سچا؟ (نبی کا بیان) پیغمبر کا فرمان سچا یا مولوی کا بیان سچا؟ (نبی کا فرمان) مولوی جھوٹا اللہ کا رسول سچا (بے شک) وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ۔ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ اگر میں محمد عالم الغیب ہوتا تو احد میں دندان مبارک شہید نہ ہوتے۔

بئر معونہ پر صحابہ شہید نہ ہوتے۔ عائشہ پر تہمت آئی، میں چالیس دن نہ روتا۔ دوستو! میں عالم الغیب نہیں ہوں۔ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہ زمین و آسمان میں جتنی چھپی ہوئی چیزیں ہیں، ان کو کون جانتا ہے؟ (اللہ) ایمان تازہ ہوا؟ (جی) یہ لوگ قرآن کے منکر ہیں۔ قرآن کے منکر کسی اور جگہ چلے جاتے ہیں۔ اللہ ان کو توبہ کی توفیق دے۔ (آمین)

حضرت حسین کی تین شرطیں:

حضرت حسین نے کربلا میں تین شرطیں پیش کیں:

۱- مجھے یزید سے ملنے دو۔

۲- مجھے مدینہ جانے دو۔

۴۔ مجھے قریب سرحد پر جانے دو۔ میں وہاں جاکر دشمن سے لڑوں۔

حضرت حسین نے کہا عرش والے! کسی طرح میرے نانا کو بتا دے کہ تیرا بچہ، جو کل تیرے سینے پر لیٹتا تھا، آج تیروں کی بارش میں گھرا ہوا ہے۔ یا اللہ ان کی عزت کی حفاظت کرنا۔ یا اللہ مجھے شہید بنا کر اپنے نانے کے سامنے سرخرو کر کے بھیج دینا۔

بی بی کا نام آتا ہے مگر نام نہیں لوں گا، ادب کروں گا۔ بائیس اہل بیت ساتھ تھے، بہتر آدمیوں میں بائیس خاندان نبوت کے چشم و چراغ تھے۔ (سبحان اللہ) بی بی نے جب خیمے کے سوراخ سے دیکھا کہ بال کہیں ہیں، گردن کہیں ہے، دھڑ کہیں ہے، چہرے پر غبار ہے، وجود پہچانا نہیں جاتا، گھوڑے روند رہے ہیں، وہ محمد ﷺ کا نواسا، وہ نبی ﷺ کا لاڈلا، وہ پیغمبر ﷺ کا خاندان، وہ حضور ﷺ کی نشانی، وہ محمد ﷺ کی اولاد، ان کی یہ حالت امت کر رہی ہے۔

حضرت حسینؓ نے یہ بھی کہا لوگو پہچانو! کیا تم نے میرے نانے کا کلمہ نہیں پڑھا؟ کلمہ پڑھنے والو، محمد ﷺ کے نواسے کا یہی استقبال ہو رہا ہے؟ میں نبی ﷺ کی لاڈلی بیٹی کا لاڈلا بیٹا ہوں۔

بی بی نے جب خیمے سے دیکھا کہ حسینؓ اس طرح ٹکڑے ہو گیا ہے، آسمان کی طرف منہ اٹھایا۔ مولانا ابو الکلام نے لکھا ہے، مولانا کی کتاب ہے۔ "انسانیت موت کے دروازے پر۔ اس میں لکھا ہے کہ بی بی نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا اے محمد ﷺ کے خدا! اے آخر الزماں نبی کے اللہ! اے ہمارے گھرانے میں قرآن بھیجنے والے خدا! اے خاندان محمد کو عزت دینے والے خدا! اے محمد کے سر پر نبوت کا تاج رکھنے والے خدا! یا اللہ میرے پاس وائرلیس فون کوئی نہیں، میرے محمد کو بتا دے کہ جس حسینؓ سے آپ پیار کرتے تھے، جس حسینؓ کو آپ سینے پر سلاتے تھے، جس حسینؓ کو

آپ بوسے دیتے تھے' آج دیکھ وہ خاک و خون میں تڑپ رہا ہے۔
جہاں مصطفیٰ نے بوسے دیے تھے' وہاں پر مٹی پڑ رہی ہے۔ آج حسینؓ کا چہرہ خون سے رنگین ہو چکا ہے۔ یا اللہ محمد ﷺ کو بتا دے' حسینؓ ٹکڑے ہو چکا ہے۔ اس کی بیٹیاں قید ہو گئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بی بی کی آواز سن کر کوئی ایسا نہ تھا' جو رویا نہ ہو۔

حسین کی شہادت کا غم:

اب آخری موتی دے رہا ہوں' میں اگر حسینؓ کا غم پہاڑوں پر رکھوں تو پہاڑ موم بن جائیں۔ حسین تیرے غم میں آنسو جمع کروں تو دریا بن جائیں گے۔ (سبحان اللہ)

میں اپنے نبی ﷺ کو کہتا ہوں کملی والے! اتنا ہمیں اپنا خاندان پیارا نہیں' جتنا تیرا خاندان پیارا ہے۔ (بے شک)

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد میرے محبوب!

عبدالشکور اور یہ پوری قوم کی اتنی دیر تک کوئی نماز' کوئی دعا' کوئی تقریر' کوئی مجلس پوری نہیں ہوتی' جب تک تیری آل پر درود نہ پڑھ لیں۔ (انشاء اللہ)

حسین کا سر مبارک جب کوفہ میں لایا گیا' عبید اللہ بن زیاد گورنر تھا۔ اور بھی بہت سارے سر تھے' جو لائے گئے۔ نمائش کرنے کے لیے کہ ہم نے نعوذ باللہ خاندان محمد ﷺ کو اجاڑا ہے۔ جب حسینؓ کے سینے پر شمر آیا' حضرت حسینؓ نے کہا شرم نہیں آتی تو میرا ماموں بھی لگتا ہے۔ تو کل میرے ابے کو کیا منہ دکھائے گا۔ تیری بہن نے پوچھا' محمد ﷺ نے پوچھا تو کیا جواب دے گا؟ شمر کتا چپ ہو گیا مگر اس نے خنجر گھونپ دیا اور اس نے کہا کہ

میں انعام لوں گا۔ حسینؓ نے کہا تو انعام حکومت سے لے گا' میں انعام نبوت سے لوں گا۔ (سبحان اللہ)

ابو الکلام آزاد لکھتا ہے کہ جب حسینؓ کا سر مبارک' درد ہی درد سے' غمگینی سے میز پر رکھا گیا تو اس گورنر نے حسینؓ کے سر مبارک کو چھڑی لگائی۔ میں کہتا ہوں کہ اس مغرور نے اس ظالم گورنر کتے نے' چھڑی حسینؓ کے دندان مبارک پر لگائی کہ دانت کتنے سفید ہیں۔ حسین کے لب کیسے پیارے ہیں' اس کی آنکھیں کتنی موٹی ہیں' زلفیں کتنی گنگھریالی ہیں' حسینؓ' حسین کتنا ہے۔ جب چھڑی لگائی تو اسی سال کا ایک صحابی بیٹھا تھا۔ اس کا نام زید ابن ارقمؓ تھا۔ زید ابن ارقم تیزی سے اٹھے' آنکھیں تو اندھی تھیں۔ بوڑھا آدمی تھا۔ جب اس سے کسی نے کہا کہ حسین کے دندان مبارک پر گورنر کتا چھڑیاں لگا رہا ہے' اٹھ کر فرمایا نحل جریرہ۔ ایھا الجابر۔ ایھا الظالم..... جریدہ عن الاسلام ابن رسول اللہ ما تستحی من محمد وھذا ابن رسول اللہ رو کر فرمایا او ظالم! کتے گورنر! چھڑی کو ہٹا دے۔ یہاں سے میں نے محمد ﷺ کو چومتے ہوئے دیکھا تھا۔ حضور ﷺ یہاں بوسے دیتے تھے۔ یہاں سے محمد ﷺ زبان چومتے تھے۔ یہاں محمد لب سے لب ملاتے تھے۔ کتے گورنر! تیری چھڑی پلید ہے' حسین کے لب پاک ہیں۔ (سبحان اللہ)

گورنر نے کہا اگر تو بوڑھا نہ ہوتا تو تمہیں میں قتل کر دیتا۔ زید ابن ارقم آگے جا کر حسین کے سر پر گر پڑے۔ سر کو سینے سے لگایا۔ کہنے لگے گورنر مجھے قتل کر دے تاکہ قیامت کے دن میں محمد ﷺ کے سامنے یوں ہی پیش ہو جاؤں۔ میں زندہ نہیں رہنا چاہتا۔ میں نبی کے خاندان' فاطمہ کے بیٹے کو اس حالت میں دیکھنا ہی نہیں چاہتا۔ ہائے! کل اس سر کو محمد ﷺ کی گود میں دیکھا' آج نیزے کی نوک پر ہے۔ یہ صحابی تھا۔

حضرت عمر، عثمان، علی، حسن، حسین کے قاتل کون تھے؟

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حضرت عمر کا قاتل مجوسی تھا یا اہل بیت تھے؟ (مجوسی تھا) حضرت عثمان کے قاتل کوفے کے منافق باغی تھے یا اہل بیت تھے؟ (باغی تھے) حضرت حسن و حسین تو عثمان کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ حضرت علی کا قاتل خارجی تھا یا صحابی تھا؟ (خارجی) حضرت حسن کو زہر دینے والے یہی منافق لوگ تھے۔ جو محبت کا دعویٰ کرتے تھے' یہ منافق تھے یا صحابی تھے؟ (منافق تھے) میرے حسین کو دھوکے سے بلانے والے' حسین کو مظلومیت سے شہید کرنے والے' ان کے گھرانے کو قید کرنے والے' یہ کوفے کے غدار تھے۔ یہ عبداللہ بن سبا کی پارٹی تھی' یا صحابہ تھے؟ (سبائی تھے) یہی منافق لوگ تھے' صحابہ نہیں تھے۔

صحابہ و اہل بیت کا تعلق تھا

میں عبدالشکور قرآن کی آیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ اشداء علی الکفار صحابہ کافروں پر سخت ہیں۔ حسین تو اہلبیت تھا۔ رحماء بینھم اللہ کا قرآن کہتا ہے کہ محمد ﷺ کے یاروں کا آپس میں پیار تھا۔ خدا کی قسم دنیا جھوٹی ہے' قرآن سچا ہے۔ صحابہ و اہلبیت کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) ابوبکر و عمر کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) ابوبکر و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) عمر و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) عثمان و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) عائشہ و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) معاویہ و علی کا آپس میں پیار تھا یا تکرار تھا؟ (پیار تھا) جب رومی کتے نے کہا کہ میں علی پر حملہ کروں گا' معاویہ نے کہا او رومی کتے! آنکھ نکالدوں گا' بازو کاٹ دوں گا' خبردار! میں علی کا سپاہی ہوں۔ کسی نے علی کی طرف غلط نگاہ سے دیکھا تو اس کی آنکھ نکال دوں گا۔

کسی نے علی پر حملہ کیا تو اس کی گردن اڑا دوں گا۔ علی اور میں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہم کسی روحی کو برداشت نہیں کریں گے۔ علی کی طرف سے پہلا رضاکار بن کر میں مقابلہ کروں گا۔ یہ تکرار ہے یا پیار ہے؟ (پیار ہے) صحابہ و اہلبیت کا آپس میں پیار ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں شہادت نصیب فرمائے۔ (آمین)

اگر آپ دکان پر لڑ پڑیں' مر جائیں تو یہ حرام موت۔ میری دکان' میرا مکان' میرا سامان' میری بکری میرا مرلہ' میرا پلاٹ' القاتل و المقتول کلا هما فی النار جو دنیا پر لڑ کر مر جائیں' یہ کتے کی موت ہے۔ دعا کرو موت شہادت کی مل جائے۔ (آمین)

شہید کون کون؟

جو مظلوماً مارا جائے' وہ شہید ہے۔ جو اچانک مارا جائے' وہ شہید ہے۔ جو ڈاکے میں مارا جائے' شہید ہے' جو عورت اپنی عزت بچاتے ہوئے ماری جائے' وہ بھی شہید' جو عورت بچہ جنم دیتے ہوئے مر جائے' شہید ہے۔ جو طاعون کی بیماری میں مر جائے' وہ شہید ہے۔ جو طالب علم قرآن پڑھتا ہوا فوت ہو جائے' وہ شہید ہے۔ (سبحان اللہ) جس پر اچانک دیوار گر جائے' وہ شہید ہے۔ جو پانی میں اچانک ڈوب جائے' وہ شہید ہے۔ جو آگ میں جل جائے' وہ بھی شہید ہے۔ جس کو اچانک کوئی رات کو مار جائے' وہ بھی شہید ہے۔ دعا کرو اللہ ہم سب کو شہادت کی موت عطا کرے۔ آمین۔ میں حضرت حسینؓ کا بھی غلام ہوں۔ ہمارا ایک ہاتھ صحابہ کے دامن میں ہے' دوسرا ہاتھ اہل بیت کے دامن میں ہے۔ صحابہ کا دشمن رافضی ہے۔ اہل بیت کا دشمن خارجی ہے۔ ہماری دونوں آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ ہم دونوں کے دامن سے وابستہ ہیں۔ صحابہ برحق' نبی ﷺ کے اہل بیت برحق' ابوبکر برحق' علی

برحق، خدا کی قسم! بی بی عائشہ برحق، بی بی فاطمہ برحق، محمد کریم ﷺ کے صحابہ برحق، نبی کریم ﷺ کا خاندان برحق ٹھیک ہے؟ (جی) اللہ ہمیں اسی عقیدے پر رکھے۔

سوا دو گھنٹے ہو گئے ہیں۔ سوا دو گھنٹے تو کوئی مولوی نہیں بولتا۔ میں نے ابھی چند موتی دیے ہیں۔ دعا کرو اللہ سب کو استقامت والا دین عطا کرے۔ (آمین)

وآخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین

ایک سوال اور اس کا جواب:

کسی نے سوال دیا کہ امام مسجد سود کھاتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حضور ﷺ فرماتے لا یؤم القوم و القوم له کارھون جس امام کے کرتوت کے تم شاکی ہو، تمہیں شکایت ہے، امام داڑھی کٹواتا ہے، بالغ لڑکی پاس آکر بیٹھ جائے تو اس کو پاس سے نہیں اٹھاتا، رشوت کھاتا ہے، سینما دیکھتا ہے، امام گانے سنتا ہو تو تم ہی بتاؤ ایسے امام کو برداشت کرو گے؟ (نہیں) نبی ﷺ نے فرمایا جس کے کرتوت کی وجہ سے قوم اس سے متنفر ہے، قوم اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا چاہتی، وہ امامت کے لیے کھڑا نہ ہو۔ اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ جو سود کھاتا ہے، یوں سمجھے کہ بیٹا اپنی ماں سے زنا کر رہا ہے۔ جو سود خور ہو، پھر مصلی رسول پر آئے، بتاؤ اس کے پیچھے نماز پڑھو گے؟ (نہیں) تمہارا دل چاہے گا؟ (نہیں) تمہاری نماز ایسے امام کے پیچھے ہو جائے گی؟ (نہیں) جس کو قوم نہیں چاہتی، وہ امامت کے لائق بھی نہیں۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الحمد للّٰہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علٰی سید الرسل و اکرم الرسل و امام الرسل و اکمل الرسل واجمل الرسل وافضل الرسل و خاتم الرسل لا نبی بعدہ ولا رسول بعدہ ولا کتاب بعد کتاب اللّٰہ ولا دین بعد دینہ ولا شریعۃ بعد شریعتہ ولا امت بعد امتہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وازواجہ و احبابہ واتباعہ وسلم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی۔

عن ابی ذر رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اوصکم بتقوی اللّٰہ والسمع والطاعۃ و ان کان علیکم عبدا حبشیا فانہ من یعش بعدی فسیری اختلافًا کثیرا و علیکم

بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا علیها بالنواجذ ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة وفی روایة کل ضلالة فی النار۔

وقال النبی ﷺ انا محمد انا احمد انا الحاشر انا الماحی انا العاقب والعاقب لا نبی بعدی اول الانبیاء آدم و آخرہ محمد ﷺ

وقال النبی ﷺ فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب مسیرة الشھر واحلت لی الغنائم و جعلت لی الارض کلھا طھورا و مسجدا و بعثت الی الناس کافة وختم بی النبیون۔

وقال النبی ﷺ مابین منبری و روضتی مابین منبری وحجرتی مابین منبری وبیتی روضة من ریاض الجنة۔

وقال النبی ﷺ من زار قبری وجبت له شفاعتی۔

وقال النبی ﷺ صلوة فی مسجدی ھذا خیرا من خمسین الف صلوة فی ماسوی۔

وقال النبی ﷺ لعن اللّٰه المتشبھین من الرجال بالنساء ولعن اللّٰه المتشبھات من النساء بالرجال خیر کم خیر کم لاھلکم۔

وقال النبی ﷺ حبب الی من الدنیا ثلث الطیب والنساء وقرة عینی فی الصلوٰة۔

وقال النبی ﷺ اربع من سعادة المرء ان یکون زوجته صالحا وان یکون اولاده ابراراً و ان یکون خلطاوه صالحین وان یکون رزقه فی بلده۔

وقال النبی ﷺ یداللّٰه علي الجماعة من شذ شذ فی النار۔ ایاکم والفرقة فانما هی الهالکه صدق اللّٰه مولانا العظیم۔ و صدق رسوله النبی الکریم۔

لنا شمس و للآفاق شمس
و شمسی خیر من شمس السماء
فان هذا الشمس تطلع بعد فجر
و شمسی تطلع بعد العشاء
ما ان مدحت محمد بمقالتی
و لکن مدحت مقالتی بمحمد
خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد چشم بر راه ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس
محمد حامد حمد خدا بس
مناجاتے اگر باید بیاں کرد
به بیتے ہم قناعت می تواں کرد
محمد از تو می خواہم خدارا

خدایا از تو عشق مصطفیٰ را
محمد کی آمد بشیرا نذیرا
فصلوا علیہ کثیرا کثیرا

درود شریف پڑھو۔

تمہید:

حاضرین مکرم! سامعین محترم! برادران معظم! کچھ عرصے کے بعد آپ کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔ پروگرام کہیں اور کا تھا' وہاں نہ انہوں نے تار بھیجا' نہ ان کو اطلاع دی اور مجھے یہاں شکار کرلیا' تیار کرلیا' میں نے بھی اقرار کرلیا۔

آزاد' آزاد ہوگیا' دین پوری یہاں آباد ہوگیا۔

بہرحال میں سیرت کی چند جھلکیاں دوں گا۔ میرے بعد میرے بھائی' بندہ شریف' رجل ظریف' قاری حنیف اپنی خطابت' فصاحت' بلاغت لے کر آپ کے سامنے آرہے ہیں۔ (نوٹ) قاری محمد حنیف صاحب ملتانیؒ بھی ۱۱ ذی الحج ۱۴۱۵ھ کو انتقال فرماگئے ہیں۔ بہرحال یہ رات رحمت کائنات کے حصے میں ڈالی گئی ہے۔ شاید اس رات کی برکت سے اللہ ہماری قبر کی رات کو روشن فرمادے۔ (آمین)

لوگ گانوں میں' بجانوں میں' ترانوں میں' افسانوں میں رات گزار دیتے ہیں۔ ہم رات ذکر رسول میں گزار دیں تو ہمارے لیے یہ سعادت ہے۔

جتنی میں نے حدیثیں پڑھی ہیں' ایک ایک حدیث کی تشریح کے لیے گھنٹے چاہئیں۔ آقا کی صورت حسین ہے' سیرت بہترین ہے' صورت میں جمال ہے' سیرت میں کمال ہے۔ آئے سب کے بعد ہیں' اور کھڑے سب سے آگے

ہیں۔

سیرت کی جھلک:

میں چند نکات دیتا ہوں۔ تیس سالہ خطابت کے:

۱۔ امی ایسا ہے کہ ساری کائنات میں اس کا استاد نظر نہیں آتا۔

۲۔ اور استاد ایسا ہے کہ ساری کائنات شاگردی ان کی ہے۔

۳۔ یتیم ایسا ہے کہ نہ ابا نہ اماں نہ دادا۔ پورے مکہ میں لاوارث نظر آتا ہے۔

۴۔ اور وارث ایسا ہے کہ ساری امت لاوارث کا وارث ہی محمد ﷺ ہے۔

۵۔ حسین ایسا ہے کہ یوسف کے دیکھنے والوں نے انگلیاں کاٹیں، میرے محمد ﷺ کو دیکھنے والوں نے بچے بھی دیے، گردنیں دیں، جان بھی دے دی۔ حسین ایسا ہے کہ خدا کا محبوب بن گیا۔

۶۔ اور حیا اتنی ہے کہ عرب کی کنواری لڑکیاں بھی حیا کا مقابلہ نہ کر سکیں۔

۷۔ بہادر اتنا ہے کہ اکیلا غزوہ حنین میں کھڑے ہو کر کہتا ہے، انا ابن عبدالمطلب انا النبی لا کذب چالیس ہزار رومی اس کی للکار سے کانپ رہے ہیں۔ بہادر اتنا ہے کہ پوری دنیا کے مقابلہ میں نکل آیا۔

۸۔ نرم دل، مہربان اتنا ہے کہ ساری زندگی کسی کو انگلی کا اشارہ بھی نہ کیا۔ (نعرے......)

میدان جہاد میں اترے، تین سو تیرہ لے کر، ہزاروں سے ٹکرا رہا ہے۔ پندرہ سو مجاہد بیٹھے ہیں اور صلح کے کاغذ پر دستخط کروا رہا ہے۔

پیغمبر ﷺ کی عجیب سیرت ہے۔ بیک وقت حضورؐ میں دو چیزیں

ہیں۔

آقائے مدنی، بہادر بھی ہیں، شریف بھی ہیں، حسین بھی ہیں، باحیا بھی ہیں، امی بھی ہیں، استاد بھی ہیں، یتیم بھی ہیں اور وارث بھی ہیں۔ (سبحان اللہ)

حضور کی برکات:

میرا نبی مسکرا کر دیکھے تو جنت کا منظر بن جاتا ہے۔ غصے میں آ جائے تو جہنم کا منظر بن جاتا ہے۔

آپ توجہ کریں، قدم اٹھائے تو سنت بن جاتی ہے، گفتگو کرے تو حدیث بن جاتی ہے۔ عمل کرے تو شریعت بن جاتی ہے۔ جو ان کے نکاح میں آئے، مومنوں کی اماں بن جاتی ہے۔ جو اس کے گھر میں بچہ پیدا ہو تو آل رسول بن جاتا ہے۔

میرا نبی جس شہر میں آئے، مکہ مکرمہ بن گیا۔ جہاں ہجرت کر کے گئے، وہ منورہ بن گیا۔

ان کی آمد سے بت پرست، حق پرست ہو گئے۔ ظالم عادل ہو گئے۔ رذیل، شریف ہو گئے۔ عرب کے بدو رضی اللہ ہو گئے۔ بکریوں کو چرانے والے دنیا کے فرمانروا ہو گئے۔

حضور ﷺ نے مزدوروں کو اونچا کر دیا:

محبوب کی آمد سے پوری دنیا کو روشنی ملی۔ آج بھی آپ کون ہیں؟ ذرا توجہ کریں میں ذرا علمی دنیا میں آؤں۔ اگر آپ بکریاں چراتے ہیں تو حلیمہ کی بکریاں چرانے والے کو دیکھو، اللہ نے فرمایا آج حلیمہ کی بکریاں چرا، کل تمہیں پوری امت کا ریوڑ دوں گا۔

حضور ؐ نے بکریاں چرا کر امت کو بتایا کہ کسی بکریوں کے چرانے والے سے نفرت نہ کرنا۔ کسی چرواہے سے یہ نہ کہو کہ میری گاڑی کو ہاتھ نہ لگا۔ میرے پلنگ پر نہ بیٹھ او چرواہے! فرمایا اس طرح نہ کہنا۔ یہ کام اڑھائی سال تمہارے محمد نے بھی کیا ہے۔ بکریاں چرا کر ریوڑ والے کو، اس چرواہے کو آپ ؐ نے اونچا کر دیا۔

میرے نبی ؐ نے گھر میں جھاڑو دے کر جھاڑو بردار کو اونچا کر دیا۔

کعبے اور مسجد نبوی کی تعمیر والے پتھر اٹھا کر محمد نے مزدور کو اونچا کر دیا۔

آج ہم غریب سے نفرت کرتے ہیں۔ او غریب، او میلے کپڑوں والے، او مزدور، پرے ہٹ۔ مگر صحابہ ایک ایک پتھر اٹھا رہے ہیں۔ میرا پیغمبر دو دو پتھر اٹھا رہا ہے۔

حضور ﷺ نے مزدوروں کے سامنے مزدوری کی۔ جب آپ ؐ جہاد پر گئے۔

ابو ھریرہ ؓ کی حدیث سنو! انس تم ذرا انتظام کرو۔ عبداللہ بن مسعود آپ بکری ذبح کرو، بلال آپ اذان کا کام کریں۔ سب کو کام تقسیم فرما رہے ہیں۔ فرمایا جنگل سے لکڑیاں تمہارا نبی کندھے پر اٹھا کر خود لائے گا۔ (سبحان اللہ) پیغمبر نے لکڑیاں اٹھائیں۔

اماں عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضور ﷺ میرے گھر آئے، کان رسول اللّٰہ احیٰی من العذرا توجہ کرو۔ سرخ دوپٹوں پہ مرنے والو، ٹی وی پر بیوی کو بٹھا کر منظر دیکھنے والو، میرے پیغمبر نے آنکھوں کی حیا سکھائی ہے۔ کان رسول اللّٰہ احیٰی من العذرا عرب کی کنواری لڑکی کی آنکھ میں اتنی حیا نہیں تھی، جتنی نبوت کی آنکھ میں حیا تھی۔ حضور ؐ نے آنکھوں پر کنٹرول کیا۔

اللہ آپ کو صورت و سیرت میں سنت عطا کرے:

ہمیں راستہ پر چلنا سکھایا

نہ سیرت نہ صورت نہ خال و نہ خط
ترا نام محبوبؐ گفتن غلط

ہماری صورت Made In London میڈ ان لنڈن اور سیرت Made In America میڈ ان امریکہ۔ دعا کرو اللہ ہمیں سیرت و صورت میں محبوبؐ کی غلامی عطا فرمائے۔ آمین

مولوی عبدالشکور کا یہ مدعا ہے' التجا ہے' تمنا ہے یا اللہ ان کو رفتار میں' گفتار میں' کردار میں' افکار میں' لیل و نہار میں' وہ سیرت اور صورت عطا کر کہ صرف یہ دعویٰ نہ کریں کہ ہم عاشق رسول ہیں۔ صرف نعرے نہ لگائیں۔ اگر کافروں کے پاس فارن میں جائیں' بدمذہب کے پاس دنیا میں کہیں جائیں تو غیرمذہب دیکھ کر کہے یہ خادم اسلام آ رہا ہے۔ وہ دیکھو محمد کا غلام آ رہا ہے۔ (سبحان اللہ)

خدا تمہیں ہر عمل میں سنت عطا کرے:

آپ جس موضوع پر چاہیں مجھے چھیڑ دیں۔ فضائل ختم نبوت' فضائل صحابہ' کس کس چیز پر بیان کروں۔ میں سیرت کی جھلک دیتا ہوں۔ تھوڑا سا سبق دیتا ہوں' ایک چمک دیتا ہوں' بالکڑک دیتا ہوں' بلا دھڑک دیتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں' اللہ ہمیں رفتار میں' گفتار میں' افعال میں' اقوال میں' چال میں' حرکات میں' سکنات میں' حالات میں' تاثرات میں' اثرات میں' جذبات میں' خیالات میں' دن رات میں' ہر بات میں عقائد میں' اعمال میں' جذبات میں محمد کی سنت عطا کرے۔ (آمین)

پیغمبرؐ کی سیرت یہ نہیں کہ کسی بوڑھی کی گٹھڑی دیکھی تو گٹھڑی بھی گم

اور بوڑھی بھی گم۔ دم مست قلندر اور بوڑھی کھڈے کے اندر۔

آج عمل کرو۔ کہو انشاء اللہ۔ مجھے تیس برس ہوگئے ہیں تقاریر کرتے۔ ۱۹۶۰ء سے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ میں نے تقریر کا آغاز کیا۔ پاکستان کے کونے کونے میں گیا ہوں۔

ملفوظات بخاری:

بخاری کہتے تھے میری داڑھی سفید ہوگئی' قوم کا دل اسی طرح سیاہ ہے۔

فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں ستاروں کو قرآن سناتا تو وہ ٹوٹ پڑتے۔

دریا کے کنارے پر قرآن پڑھتا تو مچھلیاں تڑپ کر باہر آجاتیں۔

مگر یہ قوم سن' داڑھی من' میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں آقا کی صورت سے تعلق عطا کرے۔ (آمین)

دین پوری صاحب کا ہندو اور سکھ سے مکالمہ:

میں نے ہندو سے پوچھا سر پر ٹوپی کیوں۔ میں نے سکھ سے پوچھا سر پر پگڑی' کرپان کیوں۔ کہنے لگا گرو نانک ایسا تھا۔ ہندو سے پوچھا کہ یہ دھوتی اور ٹوپی کیوں' کہنے لگا رام چندر ایسا تھا۔ مجھے اس نے پوچھا دین پوری داڑھی کیوں' میں نے کہا میرا پیغمبر ایسا تھا۔ (سبحان اللہ) ہم پیغمبر کے پیروکار ہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء۔ نہ میرے پیغمبر کے مقام کا' نہ شان کا۔۔ نہ سیرت کا' نہ درجات کا' نہ برکات کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔

سارے نبی حضورؐ کے منتظر ہیں:

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء منتظر ہیں۔ محمدؐ منتظر نہیں۔ ہر نبی امت کا نبی

ہے۔ میرا نبی نبیوں کا بھی نبی ہے (بے شک)

جس طرح کہتے ہیں کہ یہ ریڈیو پاکستان بول رہا ہے' یہ علماء دیوبند بول رہے ہیں۔ میرا نبی نبیوں کا بھی نبی ہے۔

میرے سینے میں حدیثیں گونج رہی ہیں.......

نبی نبی ہوتا ہے۔ میرے عقیدے میں' عالم ارواح میں بھی نبی کی روح' نبی تھی۔ آمنہ کے بطن میں بھی نبی تھے۔ ولادت کے وقت نبی تھے' نبی بھی زندہ ہے' نبوت بھی زندہ ہے۔ (بے شک) میں حیران بیٹھا ہوں کہ کس سیرت کو لے کر چلوں' سر سے پاؤں تک حضورؐ سیرت ہی سیرت ہیں۔ (سبحان اللہ)

جو بھی اچھا کام ہے' وہ نبی کی سنت ہے:

ایک اچھا جملہ کہہ دوں۔ دنیا میں جو اچھی چیز ہے' وہ محمدؐ کی سیرت ہے۔ کوئی بڑے کا ادب کرتا ہے' چھوٹے پر رحم کرتا ہے' ماں باپ کی خدمت کرتا ہے' دیانت ہے' امانت ہے' صداقت ہے' عبادت ہے' ریاضت ہے' شرافت ہے' لیاقت ہے' سچائی ہے' بھلائی ہے' جو دنیا میں اچھی چیز ہے' وہ محمدؐ کی سیرت ہے۔ (بے شک) صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

مجھے تو اماں صدیقہ نے سمجھا دیا۔ کسی نے پوچھا کہ آپ نو برس حضور ﷺ کی خدمت میں رہیں۔ سیرت بتاؤ۔ میں آج علماء کے سامنے کہتا ہوں کان نصف العلم الامۃ عند عائشہؓ پوری امت کو آدھا علم ملا' آدھا علم بی بی صدیقہ کو ملا۔ دو ہزار دو سو دس حدیثیں یاد تھیں۔

بی بی کہتی ہیں کہ میں نے گیارہ برس کی عمر میں آقاؐ سے سن کر پورا قرآن یاد کر لیا تھا۔

میں نے حضرت ابو بکرؓ اور علیؓ کو عائشہ کے دروازے پر دیکھا۔

دین پوری عیسائیوں کو' مغرب زدہ کو تھپڑ مارتا ہے کہ بی بی عائشہؓ کا گھر صرف حجرہ نہیں تھا' دین اور علم کا مرکز تھا۔ اب دین پوری سے دین سنو۔ اللہ ہمارے گھروں میں بھی صدیقہ والا علم عطا فرمائے۔ (آمین)

گھر داخل ہونے کی سنت:

بی بی کہتی ہے کہ نبیؐ میرے گھر میں آتے تو پہلے السلام علیکم کہتے۔ ہم تو السلام علیکم کہتے ہی نہیں۔ ہم تو یہ کہیں گے چاہ پکائی؟ ٹی وی چلایا' میری کتی نظر نہیں آئی' سگریٹ کی ڈبی کہاں ہے؟' وہ منگوائی۔ یہ باتیں ہم گھر آکر پوچھتے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں گھر میں اس طرح لے جائے' جس طرح پیغمبرؐ آتے۔ (آمین)

او میرے پیارو نبی کے حب دارو' جانثارو' وفادارو' روپے کو چکمک پے کھرا کرو' اپنی زندگی کو محمدؐ کی سیرت پر کھرا کرو۔

امام مالک کو سنت سے محبت:

امام مالک کو کسی نے تربوز پیش کیا۔ ہدوانہ' اٹھ کر بیٹھ گئے۔ فرمایا ایھا المحدثون ایھا المتعلمون کیف اکل رسول اللّٰہ مجھے بتاؤ کہ میرے نبی نے تربوز کو کیسے کھایا۔ ہم تو الٹ کرتے ہیں۔ حضورؐ دائیں ہاتھ سے' ہم بائیں ہاتھ سے' ہم کھڑے ہو کر' حضورؐ بیٹھ کر۔ ہم چل کر کھاتے ہیں' پتہ نہیں چلتا کہ بندے ہیں یا بکریاں ہیں۔ جھوٹ کہہ رہا ہوں یا سچ کہہ رہا ہوں؟ (سچ کہہ رہے ہیں)

حضورؐ نے فرمایا داڑھی بڑھاؤ' مونچھیں کٹاؤ' ہم نے کہا کہ مونچھیں بڑھاؤ' داڑھی منڈاؤ۔ اہل سنت کہلاؤ۔

اہل سنت یا اہل منت:

مجھے ایک آدمی دوران سفر لاری میں کہنے لگا مولانا آپ اہل سنت ہیں؟ میں نے کہا تو بتا۔ آپ اہل منت ہیں۔ وہ بے چارے میری طرف دیکھنے لگے۔ میں نے کہا کہ آپ تو اہل منت نظر آ رہے ہیں' چپ ہو گئے۔

آپ وھابی تو نہیں؟

ایک دفعہ مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ کون ہیں؟ میں نے کہا انسان۔ نہیں جناب آپ کون ہیں؟ میں نے کہا مسلمان؟ کہاں جا رہے ہیں؟ میں نے کہا ملتان۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ میں نے کہا تبلیغ قرآن۔ آپ کہاں رہتے ہیں؟ میں نے کہا آل پاکستان۔ آپ کون ہیں؟ میں نے کہا بلوچ خاندان۔ کہنے لگے آپ وہابی تو نہیں؟ میں نے کہا آپ کے دماغ کی خرابی تو نہیں۔ ایسا ٹھیک ہوا کہ پھر نہ بولا۔

اب ہمیں پوچھتے ہیں کہ آپ اہل سنت ہیں۔ منہ میں سگریٹ' نیچے سیکرٹ' بدعت کی سپریٹ' ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ اہل سنت ہیں' اللہ اس امت کو اتفاق عطا کرے۔ (آمین)

لفظوں میں الجھ گئے ہیں' بگڑ گئے ہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں آقا کی سیرت کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

ایک حدیث سن لو۔ میں زیادہ نہیں بولوں گا۔ چونکہ آپ تھکے بیٹھے ہیں۔ ایک ذات ہے جو تھکنے سے پاک ہے۔ انسان تھک جاتا ہے' تم کوئی پتھر کے بنے ہوئے ہو کہ نہیں تھکتے۔

سیرت سنو!

خیر مجھ سے کچھ سیرت سنو۔ ایمان تازہ کرو۔ میں جدھر دیکھتا ہوں' نبی کی سیرت ہی سیرت ہے۔ یہ مسجدیں' حضور ﷺ کی سیرت ہیں۔ داڑھی

حضور ﷺ کی سیرت ہے۔ کوئی قرآن پڑھ رہا ہے' یہ حضور ﷺ کی سیرت ہے۔ میں نگاہ کو جھکا کر چلوں' یہ حضورؐ کی سیرت ہے۔ بوڑھی اماں کی گٹھڑی اٹھا کر پہنچا دوں' یہ حضورؐ کی سیرت ہے۔ یتیم کا منہ دھو رہا ہوں' یہ حضورؐ کی سیرت ہے۔ میں سچ بول رہا ہوں' یہ حضورؐ کی سیرت ہے۔ میں درود پڑھ رہا ہوں' یہ حضورؐ کی سیرت ہے۔ جس کے پاس محمدؐ کی غلامی ہے' وہ نبی کی سیرت ہے۔ کوئی صحیح تول رہا ہے' یہ حضورؐ کی سیرت ہے۔ دعا کرو اللہ تمہیں تولنے میں' بولنے میں' نبی کی سیرت عطا کرے۔ (آمین)

(کسی نے نعرہ لگایا تو آپ نے فرمایا) حضرت علی نے نعرہ لگایا جب خیبر فتح ہوا۔ حضورؐ نے نعرہ لگایا جب عمر نے کلمہ پڑھا۔ حضرت خالد نے نعرہ لگایا جب ایک سو پچیس ملک فتح ہوئے۔ الحمدللہ حضورؐ نے نعرہ لگایا جب مکہ فتح ہوا۔ تم نے نعرہ لگایا جب بھنگ کے تین پیالے پی کر بیٹھ گئے حیدری ہم ہیں۔

کیا ابوبکرؓ اور حضرت علیؓ کے عقیدے اور مذہب میں فرق تھا؟ (نہیں) ایک ہی شمع کے پروانے' ایک ہی چاند کے ستارے' ایک ہی محمدؐ کے غلام تھے۔ ٹھیک ہے' حیدری ہم ہیں' کیا ملک کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔

ہمارا علی بہادر ہے:

تمہارا علی وہ ہے جس کی گردن میں رسہ اور گھسیٹا جا رہا ہے۔ میرا علی وہ ہے جو مغرب سے تلوار لے کر کھڑا ہو' مشرق تک اس کی تلوار کا مقابلہ کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔ (بے شک)

تم نے اس کو بتول مانا' جو چند کھجوروں کے لیے دھکے کھا رہی تھی۔ کہتے ہیں کہ اس پر دروازہ گرا اور بی بی کا حمل سڑک پر آ گیا (نعوذ باللہ) ہماری بتولؓ وہ ہے جس کے جنازہ کی چادر کے دھاگے پر غیر مرد کی نگاہ نہیں اٹھ سکی۔ ہم سب کو مانتے ہیں' ہم رب کو مانتے ہیں۔ شاہ عرب کو مانتے ہیں۔

مجلس کا ادب

توجہ کرو جب حضورؐ کا نام نامی آئے درود شریف پڑھا کرو، صحابہ کا نام آئے رضی اللہ عنھم پڑھا کرو۔ اہل بیت کا نام آئے رضی اللہ عنھم۔ بزرگوں کا نام آئے رحمتہ اللہ علیھم۔ انبیاء کا نام آئے تو علیہ السلام کہا کرو۔ آقا کا نام آئے تو صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرو۔ یہ مجلس کے آداب ہیں۔ اللہ تمہیں آداب سے مودب فرمائے۔ (آمین)

اب میں بات کو چھیڑتا نہیں بات لمبی ہو جائے گی میں صرف ایک سبق دیتا ہوں۔ اللہ ہمیں آقا کی سیرت اور صورت سے بھی تعلق عطا کرے۔ (آمین)

حضور ﷺ کی خوبصورتی عائشہؓ کی نظر میں

میری اماں صدیقہؓ کہتی ہیں کہ حضورؐ داڑھی مبارک کا خلال کرتے تھے۔ اماں کہتی ہیں کہ حضورؐ تیسرے دن داڑھی میں کنگھی کرتے تھے۔ اماں کہتی ہیں کہ حضورؐ دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگاتے تھے۔ اماں کہتی ہیں کہ جب میں حضورؐ کے چہرے کو دیکھتی تو داڑھی اور سر کے بالوں میں نبی کا چہرہ یوں نظر آتا جس طرح بادلوں سے چودھویں کا چاند نکل کر چمک رہا ہو۔

بی بی کے جملے سن لو شائد سمجھ آجائیں۔ مشکوۃ پڑھ رہا ہوں، ترمذی پڑھ رہا ہوں، بخاری پڑھ رہا ہوں۔ کان رسول اللّٰہ کث اللحیۃ تملاء صدرہ۔ (سبحان اللہ) یہ حدیث ہے۔ حدیث وحی ہوتی ہے۔ پیغمبر کی زبان پر خدا کی بات ہوتی ہے۔ زبان پیغمبر کی ہوتی ہے بیان رحمٰن کا ہوتا ہے۔ (سبحان اللہ)

یہ عاشق نہیں

حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسجد میں تھوکے اس کی پیشانی پر جہنم کا انگارہ نظر آئے گا۔

نبی ؑ فرماتے ہیں کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوکو بھی نہ لوگ تو اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے ہیں۔ یہ عاشق رسول ﷺ ہیں؟ (نہیں)۔ میں نے دیکھا ہے کہ لاری سے اتریں گے سیدھے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

ہمارے ہاں تو لوگوں کی لیٹرین، فلش اس طرح ہیں کہ اس کا منہ کعبے کی طرف ہے۔ نبی ؑ فرماتے ہیں جو کعبے کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتا ہے یہ پلید پیشاب اس کی پیشانی پر ڈالا جائے گا۔ (سنا ہے کراچی میں جماعت المسلمین نے مسجد کی لیٹرینوں کو بھی کعبے کی طرف منہ کر کے بنا دیا ہے)

حضور ﷺ امام الانبیاء ہیں مگر خدا نہیں

میرے عزیزو! صحابہ کو چھوڑو تو پیغمبر نہیں ملتا۔ نبی کو چھوڑو تو خدا نہیں ملتا۔ میرا وہی خدا ہے جو محمد ؐ کا خدا ہے۔ محمد ؐ کے کتنے خدا ہیں؟ (ایک)۔ نبی کے مشکل کشا کتنے ہیں؟ (ایک)۔ میرے نبی نے ننگی تلوار کے نیچے کس کو بلایا؟ (اللہ کو)۔ میرے نبی نے فاروق کو کس سے مانگا؟ (اللہ سے)۔ میرے نبی نے بارش کس سے مانگی؟ (اللہ سے)۔ میرے نبی نے جابر کی کھجوروں کے لیے برکت کس سے مانگی؟ (اللہ سے)۔ میرے نبی نے خندق میں پانی کس سے مانگا؟ (اللہ سے)۔ میرے نبی نے ابو ھریرہ کی اماں کے لیے ہدایت کی دعا کس سے کی؟ (اللہ سے)۔ ہم محمد ؐ کے اشارے کو معجزہ مانتے ہیں۔ میں پیغمبر کے چہرے کو جنت کی ضمانت مانتا ہوں۔ لوگ فقط اپنی قوم کے سردار ہیں۔ میرا نبی سیدالاولین والاخرین ہے۔ لوگ بستیوں اور شہروں کے امام ہیں میرا نبی

اماموں کا بھی امام ہے۔ (سبحان اللہ)

مگر آپ خدا نہیں' خدا خالق ہے حضور خالق ہیں؟ (نہیں) جب ہم یہ بات کریں تو آپ کے چہرے پر بل آ جاتے ہیں۔ آپ یہ سن کر پان تھوک دیتے ہیں خطرہ پڑ جاتا ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ اللہ رب العالمین ہے۔ حضور رب العالمین ہیں؟ (نہیں)۔ خدا قہار ہے حضور قہار ہیں؟ (نہیں)۔ خدا جبار ہے حضور جبار ہیں؟ (نہیں)۔ نبی کی گیارہ حرم ہیں اللہ کی؟ (کوئی نہیں)۔ کسی نے نیند میں کہہ دیا ایک ہے۔ استغفراللہ۔ تم تو نیند میں بیٹھے ہو۔

لطیفہ

ایک جگہ میں نے کہا یعقوب کے بارہ بیٹے تھے۔ میں نے پوچھا کتنے تھے ایک نیند سے اٹھا کہنے لگا بارہ آنے درجن۔ میں نے پوچھا کیا؟ کہنے لگا سگریٹ کی ڈبی بارہ آنے کی۔

لطیفہ

ایک آدمی کوئٹہ ایکسپرس کو چادر ہلا کر روک رہا تھا۔ جب گاڑی رک گئی گارڈ اترا۔ پوچھا کیا ہوا۔ کیا آگ لگ گئی ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سگریٹ ہے ماچس نہیں تھی۔ ماچس دے دو۔ یہ قوم تو ایسی ہے۔ خیر موتی دے رہا ہوں وقت کافی گزر گیا ابھی تو تقریر شروع بھی نہیں ہوئی۔

بھٹو صاحب ایک دن تقریر کرنے لگے کہنے لگے لوگو! پڑھو درود شریف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ کوئٹہ کی بات ہے دعا کرو اللہ ہمیں دین کی سمجھ عطا کرے۔ (آمین)

ڈگری لا

اب تو آخری ڈگری بنائی ہوئی ہے۔ لا۔ کہ میرا بیٹا لندن سے ڈاکٹر کر کے آیا ہے۔ جنازہ آتا ہے؟ لانماز آتی ہے؟ لاباپ کو پہچانتا ہے؟ لاقرآن پڑھتا ہے؟ لادعا کرو اللہ ان لوگوں کو ٹھیک کرے۔ (آمین) عربی میں لا کا معنی کچھ نہیں۔

صحابہ باحیا تھے

ایک واقعہ سن لو۔ فاروق کا دور ہے بات قابل غور ہے دس ہزار صحابہ گزر رہے ہیں۔ ہم تو دس آدمی گزریں تو پورے ملتان کو ٹھیک کر دیں۔ دکانوں سے گزریں تو دکانوں کی چیزیں نہیں بچیں گی۔ محلے سے گزریں تو پتہ چلے گا کہ غنڈے، مشٹنڈے جا رہے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے دور میں دس ہزار صحابہ گزر رہے ہیں۔ حضرت عمرو بن العاصؓ ان کے کمانڈر ان چیف ہیں، فوج کے جرنیل ہیں۔ دس ہزار تابعدار، جانثار، وفادار، پیغمبر کے حب دار، محمدؐ کے رضا کار، ذنبر کے یار، عمر کے رضا کار، ہاتھوں میں تلوار، ہاتھوں میں ہتھیار، نوجوان، خوبصورت ان کے چہرے دس ہزار گزر رہے ہیں اور ستر عورتیں ناچ رہی ہیں۔ یہاں ایک نور جہان آجائے تو سارے لوگ وہاں چلے جائیں گے۔ وہاں ستر عورتیں۔

سر میور ولیم لکھتا ہے تاریخ میں ہے کہ عورتوں کے باریک کپڑے ہیں شنون، شفون ہے، لپ سٹک لگائی ہوئی ہے، ہاتھ میں شراب ہے، خانہ خراب ہے، حالت بے تاب ہے، گانا گا رہی ہیں، پھسلا رہی ہیں، بہلا رہی ہیں، بہکا رہی ہیں، گیت گا رہی ہیں اپنی طرف بلا رہی ہیں، گناہ کی دعوت دے رہی ہیں، ناراض نہ ہونا میں اپنی بات کرتا ہوں۔

آج گناہ آگے ہے، ہم پیچھے ہیں۔ کنجریاں آگے، ہم پیچھے۔ ڈھول

آگے، ہم پیچھے۔ ناچ آگے، ہم پیچھے، بورے لڑکے آگے، ہم پیچھے، ہم پیچھے پیچھے ہیں۔ یہاں گناہ آگے اور ہم پیچھے ہیں۔ وہاں گناہ چھپتا تھا، وہاں گناہ دعوت دیتا تھا۔ محمدؐ کے غلام اپنی نگرانی آپ کرتے تھے۔ آپ گناہ سے بچتے تھے۔ آپ گناہوں سے محفوظ رہتے تھے۔

کہا ہے کہ دس ہزار صحابہ تھے۔ حضرت سعد نے کہا محمدؐ کے غلامو!! مدینے کے رضاکارو! بے حیائی، حیا پر، بے غیرتی غیرت پر حملہ آور ہے۔ یہ جہنم کی دعوت دے رہی ہیں۔ جس نے محمد ﷺ کو دیکھا ہے، وہ کسی غیر عورت کو نہ دیکھے۔ اب تو ہم مدینہ بھی دیکھ آتے ہیں۔ پھر بھی پتہ نہیں کیا کیا کرتے ہیں۔ وہاں حجر اسود پر پتہ نہیں کیا کرتوت کرتے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہم پر رحم فرمائے (آمین) حالات ہمارے خراب ہو چکے ہیں۔

حضور ﷺ نے تین دعائیں کی تھیں۔ اللھم لاتھلک من امتی..... یا اللہ میری امت کو قحط سے نہ مارنا۔ اللہ نے قبول کر لی۔ اللھم لاتھلک بالغرق میرے اللہ میری امت کو نوحؑ، فرعون کی طرح غرق نہ کرنا۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی۔ نبیؐ فرماتے ہیں کہ میں نے تیسری دعا کعبے پر کی۔ مولیٰ ان کو آپس میں نہ ٹکرانا۔ ان کو آپس میں نہ لڑانا، آپس میں برباد نہ کرنا رب نے فرمایا محبوب چپ رہو۔ تیری امت کی تباہی آپس میں لڑ لڑ کر ہو جائے گی۔ کہیں ایران، عراق لڑے گا، کہیں کراچی لڑائی ہو گی، کہیں لیبیا لڑے گا۔ آپس میں لڑ لڑ کر تباہی ہو گی۔ دعا کرو اللہ اس امت کو اتفاق عطا کرے۔ (آمین)

دس ہزار عرب کے نوجوان۔ ہماری جوانی تو یہ ہے کہ مرغا ذبح کرو تو وہ بھی بھاگ جاتا ہے۔ اگر سیڑھی پر چڑھو تو کہتے ہیں بابا میں تھک گیا ہوں۔ یہ حال ہے اب ہمارے اندر طاقت ہی نہیں۔

صحابہ کی آنکھ میں حیا تھی

دس ہزار صحابہ اس طرح گزر رہے ہیں' کہ جس طرح کوئی چیز گم ہو گئی ہے۔ یہ ہے سیرت جیسے زمین پر کوئی چیز گم ہے اور تلاش کر رہے ہیں۔

عورتیں خوب گیت گا رہی ہیں۔ اپنی طرف بلا رہی ہیں۔ شراب پی پی کر' مگر جرات نہیں کہ ایک آنکھ بھی اٹھے۔ دس ہزار صحابہ گزر گئے' کسی کی نگاہ اس کتی' ان بے پردہ' ان بے حیا عورتوں کی طرف نہیں اٹھی۔ عورتیں آپس میں باتیں کرنے لگیں۔ ایک کہہ رہی ہے کہ یہ کون ہیں؟ مدینے کے ہیں۔ دوسری کہنے لگی یہ اندھے ہیں ان کو نظر نہیں آتا۔ ایسے نوجوان ایسے چہرے خوبصورت اور ایک بھی ہماری طرف نہیں دیکھتا۔ تیسری نے کہا کہ یہ محمد کے غلام ہیں۔ آگے سنیں۔ چوتھی کہنے لگی کہ میرا تو کچھ عقیدہ ہی بدلنے لگا ہے' میں تو ان کی گرویدہ ہو گئیں ہوں' جب غلاموں میں اتنی حیا اور شرم ہے ان کے آقا اور نبی میں کتنی حیا ہو گی۔

آج کل کی حالت

یہاں تو پاپ کی دنیا ہے یہاں تو چچا زاد بھائی' بہن کو پکڑ لیتا ہے' یہاں تو ماموں زاد بھائی' بہن سے بدکاری کرتا ہے' پھوپھی زاد ڈورے ڈالتے ہیں' یہ جوانی' یہ حسن' یہ کمال' یہ حیا' یہ شرم' یہ کرم' یہ انداز' یہ سرفراز' یہ عجیب ہیں کہ ایک آنکھ ہی نہیں اٹھی۔ پانچویں کہنے لگی یہ تو پاپ کی دنیا میں ہیں۔ بدن بھی پلید' لباس بھی پلید' ماحول بھی پلید' آؤ گھروں کو چھوڑو' تالا لگاؤ۔ اس عقیدے اس مذہب کو چھوڑو یہاں عزت کی حفاظت نہیں۔ آؤ اس محمد کے غلاموں والا کلمہ پڑھ لیں' ان کو روکیں۔ مدینے والو! رضا کارو! رک جاؤ۔ ہم بے حیاؤں نے فیصلہ کر لیا ہے ہم نصرانی' عیسائی نہیں رہیں گی۔ ہمیں کلمہ پڑھاؤ تمہارے کرداروں کو دیکھ کر ہم ستر عورتیں محمد کی غلام بن چکی

ہیں۔ (سبحان اللہ) یہ تھے مسلمان۔

اب تو کوئی گزرے تو کہتے ہیں او موچھے اوئے مچھ ڈنڈا پھر آیا تو لگاؤں گا سر میں ڈنڈا۔ یہاں سے ریڈیو لے کر گزرا تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔ ایک وہ ہیں جب گزریں تو ستر عورتوں کو جنت کا ٹکٹ مل جائے (سبحان اللہ) یہ حضورؐ کی برکت ہے۔

حضور ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو سلام کرتے

بس صدیقہؓ پر ایک بات کہوں بات تو شروع نہیں کر سکا۔ حضور ﷺ گھر میں آتے۔ ہم تو گھر جائیں تو کیمرہ ساتھ ہے' رنڈی عورت ساتھ ہے۔ حضور ﷺ گھر میں آتے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا السلام علیکم۔ یہی اسلام کا سلام ہے۔

میری اماں کہتی ہیں حضور دروازے پر آکر فرماتے السلام علیکم۔ بی بی کا جملہ سنئے۔ میری اماں نے ہمیں دو ہزار دوسو دس حدیثیں سنائیں فرمایا کان رسول اللہ احیا من العذرا فی صدرھن اماں تیری جوتی پر دین پوری قربان۔ اماں تو' تو ہے۔ مجھے اپنی اماں کے اماں ہونے پر شبہ ہو سکتا ہے۔ تیرے اماں ہونے میں شبہ نہیں۔ مجھے باپ نے بتایا کہ یہ تیری اماں ہے۔ وہاں خدا اور قرآن نے کہا کہ عائشہ تمہاری اماں ہے۔ میری اس اماں کے اماں ہونے میں شبہ ہو سکتا ہے محمدؐ کی حرم کے اماں ہونے میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ (سبحان اللہ)

بی بی کہتی ہیں کہ حضور السلام علیکم کہہ کر کھڑے ہو جاتے۔ میرے پاس ننھی منھی بچیاں گڑیاں کھیلنے والی بیٹھی ہوتیں۔ حضور کی آمد دیکھ کر شرم سے چھپ جاتیں۔ حضورؐ یوں کھڑے ہو جاتے کہ جس طرح کوئی چیز گم ہو اور آپؐ' تلاش کر رہے ہوں۔ بی بی کہتی ہے کہ عرب کی دوشیزہ' مدینے کی

کنواری لڑکی میں اتنی حیا نظر نہیں آتی تھی' جتنی میرے آقا کی آنکھوں میں حیا نظر آتی۔ (سبحان اللہ)

ایک حدیث سن لیں۔ حضور نے بیواؤں پر شفقت کی لوگ کہتے ہیں کہ مولوی عبدالشکور پچیس سالہ پیغمبر نے چالیس سالہ خدیجہ سے نکاح کیسے فرمایا۔ او محمد کے غلامو' پیغمبر کے کلمہ خانو! مسلمانو اس بات کو مانو' جانو' پیغمبر نے چالیس سالہ خدیجہ سے جو نکاح کیا' حسین دیکھ کر نہیں کیا۔ پیغمبر نے تو بیوہ کے اجڑے گھر کو آباد کر دیا کیونکہ عرب والے بیوہ کو جنگل میں بٹھا دیتے' کتے کی طرح روٹی پھینکتے' وہیں بدبو میں مرجاتی۔ نبیؐ نے فرمایا۔ بیوہ اجاڑنے کے لیے نہیں۔ میں خدیجہ سے نکاح کر کے بتا رہا ہوں۔ امتیو! ایک کنواری لڑکی ہو' ایک بیوہ ہو تو پہلے بیوہ سے کرنا تاکہ محمدؐ کی سنت زندہ ہو' اور اجڑی عورت کا گھر آباد ہو جائے۔ اللہ ہمیں اس نبی کا سچا غلام بنائے۔ (آمین) میں نے بہت کچھ کہنا تھا۔ یہ غلط ہے کہ ایک آدمی سٹیج پر بیٹھ جائے اور دوسرے بھائی کا خیال نہ کرے ہمارے ادیب ہیں' خطیب ہیں' نجیب ہیں' آپ کے قریب ہیں۔

قاری حنیف صاحب اپنی خوش الحانی میں' قابل بیانی میں' قرآن خوانی میں' سیرت کے پھول برسائیں گے۔ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں اپنی عبادت' رسول اللہ کی اطاعت' خدا کو عرش پہ محمد کو فرش پہ راضی رکھنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

میں کارکنان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آپ کا بھی مشکور ہوں اتنی دور سے کشاں کشاں' دواں دواں آقا کی سیرت میں پر سکون ہو کر مستانے بن کر بیٹھے ہیں۔ یہی دعا ہے کہ اللہ اس رات کی برکت سے قبر کو روشن کر دے۔ (آمین) حشر کو روشن کر دے۔ یا اللہ جو کچھ تو نے کہلوایا' ان بھائیوں کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین) عملی زندگی مفقود ہے۔ خدا مجھے اور آپ

کو صحیح عمل کرنے کی توفیق دے، اور جس طرح آج اکٹھے بیٹھے ہیں، حضور کے حوض کوثر سے لے کر جنت تک ہم کو اکٹھا ہی لے جائے۔ میں آپ کا مشکور ہوں مجھے آپ نے موقع بخشا۔ میں بھائیوں کے سامنے کچھ عرض کر سکا۔ اللہ تعالیٰ میری حاضری کو قبول و منظور کرے۔

اب آپ جائیں اور خطیب پاکستان خطیب العصر جائیں۔

اللہ نے جو بیناؤں کو توفیق نہیں دی قاری صاحب کو خوشخبری تو یاد ہو گی۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جو بینا غلط کار ہیں، وہ دھکے کھائیں گے۔ نابیناؤں کو خدا اپنی اور محمدؐ کی زیارت کروائے گا، جنوں سے پہلے۔

بینا دنیا میں رہتے ہوئے عورتوں کو دیکھتے تھے، گندے فوٹو اور ٹی وی دیکھتے تھے یہ اندھے ہو جائیں گے۔ یہ نابینا بینا ہو کر خدا، محمد ﷺ اور جنت کا دیدار کریں گے۔ (سبحان اللہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں آپس میں اخلاص و محبت دے۔ (آمین) خدا عمل کی توفیق دے۔ اسلام علیکم و رحمتہ اللہ

پردہ

بمقام کراچی

کراچی میں عورتوں کو خصوصی خطاب

پردہ

خطبہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ و
اصحابہ الذین فازوا بلطف اللّٰہ العمیم۔

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ
یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآئَکَ الْمُؤْمِنٰتُ
یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا
یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَھُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ

بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْلَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

فقال النبی ﷺ المراۃ اذا صلت خمسها واطاعت بعلها وصامت شهرها واحصنت فرجها فلتدخل من ای ابواب الجنة شاءت

۱۔ فقال النبی ﷺ لعن اللّٰه المتشبهين من الرجال بالنساء ولعن اللّٰه المتشبهات من النساء بالرجال

۲۔ فقال النبی ﷺ حبب الی من الدنيا ثلث الطيب والنساء و قرة عينی فی الصلوٰة۔

قال النبی ﷺ ان الجنة تحت اقدام الامهات۔

وقال النبی ﷺ خيركم خيركم لاهله وانا خيرلاهلی صدق اللّٰه مولٰنا العظيم وبلغنا رسوله النبی الكريم ونحن علی ذالك لمن الشاهدين۔

تمہید

اسلام میں عورت کا مقام

مؤقرہ محترمہ مکرمہ ماؤ! بہنو اور بیٹیو!!

آج کی مجلس میں اللہ اور رسول ﷺ کے پیغامات' اسلامی تعلیمات مستورات کے لیے بیان کیے جائیں گے۔ اسلام میں عورت کو بہت اونچا مقام دیا گیا ہے! اگر یہ عمر میں بڑی ہے تو اماں ہے! اس کے قدموں میں جنت ہے۔ بہن ہے! تو اس کے دوپٹے کی بڑی حرمت ہے۔ اگر یہ بیٹی ہے! تو اسلام اس کے لیے بڑی شفقت بتاتا ہے۔ اگر یہ کسی خاوند کی بیوی ہے! تو یہ گھر کی ملکہ اور گھر والے کی عزت ہے! اسلام میں گرچہ عورت پیغمبر نہیں بنی' رسول نہیں بنی' بادشاہ بننے کی اجازت نہیں' مگر یہ بادشاہوں کی اماں ہے' انبیاء کی اماں ہے' رسولوں کی بھی والدہ ہے۔ رسول اللہ نے خود بی بی حلیمہؓ کا احترام فرمایا' اس کے پاؤں میں اپنی چادر بچھادی۔ تو اسلام نے عورت کو مستور بنایا ہے۔

اسلام سے پہلے معاشرے میں عورت کو ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ بیوہ ہو جاتی تو جنگل میں بٹھا دیتے' نفرت کرتے' بائیکاٹ کرتے' اس سے ایک دشمن سا سلوک کرتے۔ اسلام نے بیوہ عورت کو بھی ایک مقام دیا اور فرمایا:

"جب بیوہ تمہارے دروازے پر آئے تو اس کے سامنے تم اپنی بیوی کو بھی محبت اور پیار سے مت دیکھو تاکہ اس کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔ اور بیوہ سے اچھا سلوک کرو۔ آپ اچھا نہ کھاؤ' بیوہ کو کھلاؤ' بیوہ کو اپنا مہمان سمجھو! اسلام نے بیوہ عورت کے سر پر دوپٹہ رکھا"۔

نکاح کے وقت حضور ﷺ کی عمر

میری ماؤ! بہنو!

آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے نبی ﷺ نے پہلا نکاح...... "جب کہ آپ ﷺ کی عمر پچیس برس کی تھی اور بی بی خدیجہؓ کی عمر چالیس برس کی

تھی" حضور ﷺ نے نکاح فرمایا۔ خدیجہؓ سے نکاح فرما کر انہیں قبول کیا!! نبوت کا حسن! نبوت کا شباب! نبوت کا جمال! وہ ساری کائنات سے اعلیٰ و بالا ہوتا ہے۔

حضور ﷺ سے ایک سوال

کسی نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ! آپ کے لیے تو سارا قریش خاندان موجود ہے۔ آپ چاہیں تو حوریں بھی نکاح میں لا سکتے ہیں مگر آپ ﷺ نے خدیجۃ الکبریٰؓ سے' ایک بڑھیا سے شادی کیوں کی؟

آپ نے فرمایا:

"میں نے ایک بیوہ' ایک اجڑی ہوئی خاتون' جس کا خاوند فوت ہو چکا تھا اور عرب والے ایک بیوہ کو ذلیل سمجھتے تھے' میں اللہ کا رسول اس رسم بد کو ختم کر کے ایک بیوہ خاتون کے اجڑے گھر کو آباد کر رہا ہوں"۔

حضور اکرم ﷺ نے خدیجۃ الکبریٰؓ سے نکاح فرمایا تو یہ بھی فرمایا:

"جب بیوہ عورت تمہارے سامنے آئے! تمہارے گھر میں آئے تو شادی شدہ آدمی اپنی بیوی سے زیادہ پیار نہ کرے' اس کو مسکرا کر نہ دیکھے' نخرے نہ کرے' کہیں بیوہ کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے!"

اسلام نے عورت کی آواز پر پابندی رکھی۔

آج کا معاشرہ اتنا گندہ ہے کہ عورتیں ناچتی ہیں' عورتیں گیت گاتی ہیں' ان کے کیسٹ بنتے ہیں' فلمیں بنتی ہیں۔ سینماؤں میں عورتیں' یہ بھی عورتیں ہیں؟ عورت آجائے اگر بے ضمیری پر' بے حیائی پر تو یہ گندے گھر کی زینت بن جاتی ہے "اس بازار کی" جہاں اس کو "کنجری" کہا جاتا ہے...... ورنہ اسلام نے تو عورت کا مقام بہت بلند کیا۔ عورت ایک ماں ہے' بیٹی ہے۔

حضور سے پہلے عورت کا حال

حضور ﷺ کے زمانے سے پہلے عورت کے، بیٹی کے کپڑے اتروا کر کعبہ کا طواف کراتے۔ باپ بھی بغیر کپڑوں کے اور بیٹی بھی!! میرے کملی والے نے آکر عورت کو مستور بنایا۔ بیٹی کے سر پر دوپٹہ رکھا' اس کا لباس بھی علیحدہ رکھا۔ باریک لباس سے بھی اسلام نے منع فرمایا۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا:

"میری بیٹیو! جس عورت کے باریک کپڑے ہیں' پہلے تو نماز ہی نہیں ہوتی..... اور یوں سمجھو کہ وہ کپڑے نہیں پہنے ہوئی' وہ بغیر کپڑوں کے چل پھر رہی ہے۔ فرشتے اس پر لعنت کر رہے ہوتے ہیں۔ رب کاسیئة عاریة یوم القیامة بہت عورتیں جو کپڑے پہنے ہوتی ہیں' قیامت کے دن ان کو بغیر کپڑوں کے جہنم میں بھیجا جائے گا"۔ اسلام نے عورتوں کو مستور بنایا' تمہارے سر پر دوپٹہ رکھا"۔

آج نہ مردوں کے سر پر پگڑی یا ٹوپی ہے اور نہ ہی عورتوں کے سروں پر دوپٹہ ہے۔

اسلام میں عورت کی آواز پر پابندی

اسلام نے آپ (عورتوں) کو اذان دینے کی اجازت نہیں دی۔ قرآن بلند آواز سے نہ پڑھو' ذکر زور سے نہ کرو' حج پر جاؤ تو "لبیک" زور زور سے نہ کہو۔ آپ (عورتیں) جب جھگڑا کرتی ہیں تو شور سارا محلہ سنتا ہے۔ اسلام نے آپ کی آواز کو بھی مستور اور اس کی بھی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ حتیٰ کہ آپ قرآن کی تلاوت بھی زور سے نہ کرو۔ اسلام نے کہا ہے کہ اکیلی حج نہ کرو۔ آپ تو اکیلی چلتی پھرتی ہیں سارے شہر میں۔ سارا پنجاب' صوبہ سندھ کا

سفر اکیلی کرتی پھرتی ہیں۔ اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔

ماں کا اثر اولاد پر پڑتا ہے۔ ماں اچھی ہو تو اولاد اچھی ہوتی ہے۔ جب اماں ہاجرہؑ ہو تو بیٹا اسمٰعیلؑ بنتا ہے۔ اماں فاطمہؓ ہو تو بیٹا حسینؓ بن جاتا ہے۔ اماں آمنہ ہو تو بیٹا محمد رسول اللہ ﷺ بنتا ہے۔ اماں صالحہ ہو تو اولاد پر بھی اثر ہوتا ہے۔ ماں نماز پڑھتی ہو تو اولاد بھی نمازی' ماں قرآن خواں ہو تو اولاد بھی قرآن پڑھتی ہے۔

ماں آوارہ مزاج ہو تو اولاد پر وہی اثر ہوتا ہے۔

میری ماؤ! بہنو!

تم گھر کی زینت ہو! تمہاری بہت سی ذمہ داریاں ہیں' گھر میں تم باورچن بھی ہو' گھر میں تم دھوبن بھی ہو' کپڑے تم دھوتی ہو' تم گھر کی محافظہ بھی ہو' گھر کی نگرانی کرو!

اسلام نے مرد اور عورت دونوں سے یہ گاڑی چلائی ہے مگر قرآن نے یہ کہا:

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ۔

"مردوں کو ہم نے تقویت بخشی اور مردوں کو اعزاز بخشا"۔

چونکہ نبوت مردوں کو ملی' خلافت مردوں کو ملی' شہادت مردوں کو ملی (عورتیں تھوڑی شہید ہوئیں) حضور ﷺ کے زمانہ میں دو سو پینسٹھ مرد شہید ہوئے۔ جہاد کن پر فرض ہے؟ جہاد مردوں پر فرض ہے۔ عورتیں مجاہد نہ بنیں بلکہ وہ مجاہد پیدا کریں۔

یہ بچی ہو تو اس کی تربیت کرو اور جب بڑی ہو جائے تو اس کا نکاح کرو۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

المراۃ تنکح لمالھا و لجمالھا و

لحسبها لدينها عليك بذاة الدين تربة يداه۔

تمہارے میرے نبی ﷺ نے فرمایا:

"لوگ لڑکیوں کا نکاح کرتے ہیں' خاندان کو دیکھتے ہیں.... دولت کو دیکھتے' بینک بیلنس کو دیکھتے ہیں۔ بلڈنگوں کو دیکھتے ہیں... لڑکے کی شکل و صورت دیکھتے ہیں' قومیت' برادری کو دیکھتے ہیں"۔

تو ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا:

"بچی وہاں دو' جہاں دین ہو۔ مرد نمازی ہو' قرآن خوان ہو' مسجد کا واقف ہو' حدیث کا ذوق رکھتا ہو' چہرے پر سنت رکھتا ہو"۔

آج کی وہ بعض آوارہ لڑکیاں جو کہتی ہیں ہمیں یہ ضرورت نہیں کہ مرد کے چہرے پر سنت ہو۔ نہیں! نہیں جس طرح عورت کے سر پر بال' فاطمہؓ بتول بنت رسول ﷺ کی سنت ہیں' اسی طرح مرد کے چہرے پر داڑھی ہمارے رسول ﷺ کی سنت ہے۔

رسول اللہ کے چہرے پر داڑھی مبارک تھی۔ یہ پیغمبر کے جو غلام ہیں' ان کے لیے کہہ رہا ہوں!

حضور ﷺ کی چار بیٹیاں' تین بیٹے

بچی پیدا ہو تو چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے؟ کہ بچی پیدا ہوئی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضورؐ کی بھی بیٹیاں تھیں۔ بیٹے سب فوت ہو گئے۔ قاسم' عبداللہ (طیب و طاہر) ابراهیم۔ یہ سب فوت ہو گئے۔ حضور ﷺ کی چھوٹی بیٹی فاطمہؓ ہیں۔ بڑی صاحبزادی زینبؓ ہیں۔ پھر رقیہؓ اور پھر ام کلثومؓ ہیں۔ پھر فاطمہؓ ہیں۔ ان سب کی تربیت خود حضور ﷺ نے کی۔ خود حضور ﷺ نے قرآن پڑھایا' خود پردہ سکھایا' فاطمہؓ کا پردہ ایسا تھا کہ جنازہ بھی رات کو

نکلا۔

فاطمہؓ چکی خود پیستی تھیں

میری سید زادیو! امیر زادیو! چکی پیسنا--- اب تو دور وہ نہیں رہا' اب تو مشینیں آگئیں۔ چکی پیسنا--- یہ فاطمہؓ کی سنت ہے۔ مشک بھرنا' یہ فاطمہؓ کی سنت ہے۔ جھاڑو خود دیتی تھیں' یہ بھی فاطمہؓ کی سنت ہے۔

میں نے ان کے گھر کو دیکھا ہے مدینہ میں۔ آج بھی ایک تھال رکھا ہوا ہے۔ ایک رحل ہے' فاطمہؓ قرآن پڑھتی تھیں اور فاطمہ کی تسبیحات اپنی بچیوں کو سکھاؤ۔ جب بی بی کہنے لگی ابا جان مجھے ہاتھ میں آبلے پڑ گئے ہیں۔ میں خود چکی پیستی ہوں' میں خود جھاڑو دیتی ہوں' میں خود مشکیں بھرتی ہوں۔

تسبیحات فاطمی:

حضور ﷺ نے فرمایا "بیٹی! رات میں تمہیں اس کا عطیہ دوں گا"۔ رات کو گھر گئے تو بتایا "میری بتول! بنت رسول! سن لے اصول کہ تینتیس دفعہ سبحان اللہ' تینتیس دفعہ الحمد للہ چونتیس دفعہ اللہ اکبر بیٹی رات کو سوتے وقت اور نماز کے بعد پڑھ لیا کرو۔ تمہیں نوکرانی' لونڈی دنیا میں کام دے گی۔ یہ وظیفہ دنیا و آخرت میں کام دے گا۔ یہ تسبیحات فاطمی ہیں۔ یہ یاد رکھو شادی اسی طرح کرو' جس طرح حضور ﷺ نے کی۔ ہماری شادیوں میں گانے ہوتے ہیں' بینڈ ہوتے ہیں' پتا نہیں کیا کیا۔ اپنی شادی کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ڈھالو۔ یہاں پر ضروری ہے۔ میں آج فتویٰ دیتا ہوں غلط عورت کو گھر نہ آنے دو۔ جس عورت کا کردار گندا ہو' بدنام ہو' محلے میں ذلیل ہو' اس سے اس طرح پردہ کرو جس طرح مردوں سے پردہ کرتی ہو۔ حضور ﷺ نے تمہارے لیے فرمایا اور

آپ کو معلوم ہے پورے قرآن میں سورۃ النساء پوری سورۃ ہے جو صرف مستورات کے لیے اللہ نے احکامات جاری فرمائے۔ تو عورت کی بڑی شان ہے۔ بیٹی کو وارث بنایا گیا' بہن کو بھائی سے حق دلایا گیا۔ بیوی کے حقوق ہیں مرد پر کہ مرد جو خود کھائے' بیوی کو کھلائے۔

اسلام نے یہ کہا ہے.....

خود کپڑے اچھے پہنے' بیوی کو پہنائے۔ بیوی کو مکان دے' بیوی سے اخلاق سے پیش آئے۔ بیوی کو ماں باپ کو ملنے دے۔ بیوی پر ظلم نہ کرے' بیوی کو رفیقہ حیات سمجھے۔ یہ حضور کریم ﷺ نے سکھایا۔ میرے نبی ﷺ نے شادی کی بی بی عائشہؓ سے۔ ایک لقمہ اپنے منہ میں' ایک عائشہؓ کے منہ میں۔ عائشہ صدیقہؓ جہاں سے پانی پیتیں' حضور ﷺ وہاں سے پیتے۔ عائشہ صدیقہؓ جس بوٹی کو کھاتیں' حضور ﷺ بھی لے کر خود کھاتے۔ عائشہؓ سامنے آرام کرتیں' حضور ﷺ نماز پڑھتے رہتے۔ عائشہؓ کو جگا کے نہ کہتے کہ کھڑی ہو جا' اٹھ کے باپ کے گھر چلی جا۔ میں نماز پڑھتا ہوں۔ نہیں بیوی کے آرام میں خلل نہ آتا اور حضوز ﷺ نماز پڑھتے۔ بی بی عائشہ! حضور کریم ﷺ کبھی کبھی ان کے ساتھ چکیاں پیستے۔ بی بی آٹا گوندھتی' حضور ﷺ بکری کا دودھ نکالتے۔ مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے ساتھ کام کاج میں سہولت دے۔

مرد کا حق بیوی پر

آپ گھبرائیں نہیں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ:

لو کنت امرا احد ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجھا (مشکوٰۃ)

فرمایا اگر میری شریعت میں سجدہ خدا کے سوا کسی کو جائز ہوتا تو میں عورت کو کہتا اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ خبردار!! کوئی عورت اپنے شوہر کو سجدہ نہ کرے۔ کوئی عورت اپنے ماں باپ کو سجدہ نہ کرے۔ ہر عورت بھی سجدہ اللہ کو کرے۔ مگر فرمایا کہ مرد کا اتنا حق ہے عورت مرد کے سامنے زور سے نہ بولے۔ یہ میں دین بیان کر رہا ہوں۔ مٹھی آٹے کی کسی کو نہ دے' کپڑا نہ دے۔ جب تک مرد سے اجازت نہ لے' اپنے خاوند کی اجازت کے سوا کوئی بیوی ماں باپ کو نہ ملے۔ ماں باپ کے گھر نہ جائے۔ جب تک خاوند اجازت نہ دے۔ اسلامی حقوق بتا رہا ہوں۔ لڑکی بالغ ہو تو شادی کا جلدی بندوبست کرو۔ دیر نہ کرو۔ آج ہماری لڑکیاں! کوئی کہتی ہے تھرڈایئر ہو جائے' کوئی کہتی ہے ایم- بی- بی ایس ہو جائیں' کوئی کہتی ہے فلاں امتحان دے لیں نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا لڑکی جب حد بلوغ میں پہنچے' مرد بالغ ہو کوئی حرج نہیں۔ لڑکی کے لیے دیر نہ کرو۔ فوری اس کے لیے خاوند تلاش کرو۔ اچھا گھر جو دین دار ہو' اس کی شادی کراؤ۔ اگر نہیں کراتے تو جتنا اس لڑکی کو خون آرہے ہیں' ایام آرہے ہیں' ایک ایک نبی کے قتل کا گناہ ماں باپ کے دفتر میں لکھا جارہا ہے۔ تو میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں' اپنے پیغمبر ﷺ کا پیغام سنو! میرے نبی ﷺ نے فرمایا:

المراۃ اذا صلت خمسھا

میمن ہو' کوئی ہو' گجر ہو' بلوچ ہو' کوئی ہو' مکرانی ہو

المراۃ اذا صلت خمسھا۔

جو محمد کریم ﷺ فرماتے ہیں' جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے۔

اطاعت بعلھا۔

اپنے گھر میں خاوند کی' اپنے شوہر کی پوری اطاعت کرے' اگر شوہر کہے پردہ اتار دے' شوہر کہے نماز نہ پڑھ' شوہر کہے روزہ نہ رکھ۔ شوہر کہے

پردہ نہ کر' شوہر کہے باریک کپڑے ٹے ڈی پہن' شوہر کہے فلاں مجلسوں میں چل' پھر شوہر کی بات نہ مانے' رب اکبر اور پیغمبر کی بات مانے۔ یہ دین سن لو! پھر شوہر جوتیاں مارے' برداشت کرے مگر خدا رسول ﷺ کی نافرمانی نہ کرے۔ یہ حدیث سنو اور لکھ لو۔

المراۃ اذا صلت خمسھا۔

کوئی عورت ہے کراچی کی' پنجاب کی' سندھ کی' بلوچستان کی' عرب کی۔ جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے۔ اطاعت بعلھا اپنے شوہر کی پوری اطاعت کرے' شوہر اگر فرمائے کہ پانی گرم کر' چائے پکا تو حکم عدولی نہ کرے۔ ہوٹل کا عادی نہ بنائے۔ گھر میں بیوی کو چاہیے خاوند کی خدمت کرے۔ حضور ﷺ جس وقت کھانا مانگتے' بی بی عائشہؓ حاضر کر دیتی تھیں۔ اور بیوی دین کا بھی خیال کرے۔ بی بی عائشہ صدیقہؓ جو ابو بکرؓ کی بیٹی ہے' نو برس کی عمر میں نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں۔ دو ہزار دو سو دس حدیث یاد تھیں۔ قرآن کی حافظہ تھیں۔ بارہ سال میں قرآن کی حافظہ ہو گئیں اور کئی ہزار حدیث کی راویہ بن گئیں۔ بی بی ایک عورت ہے جو قرآن کی حافظہ ہے۔ بی بی فاطمہ یہ بھی قرآن کی حافظہ ہے۔ آج ہمارے بچوں کو نماز کی نیت' درود شریف' کلمہ بھی صحیح نہیں آتا۔ اس لیے فرمایا:

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ۔

"ہر مرد عورت دین کی تعلیم ضرور پڑھے"۔

ایک حدیث سنو آقا کی:

المراۃ اذا صلت خمسھا۔

جو عورت پانچ وقت نماز ادا کرے۔ پانچ وقت نماز پڑھو اور یہ حدیث سن لو۔ جو باریک کپڑا پہنتی ہے' جس سے اس کا وجود نظر آتا ہے' بال نظر

آتے ہیں' قیامت کے دن خدا جنت کے کپڑے اتارے گا۔ بغیر کپڑوں کے اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔ ایک حدیث اور سنو۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

ای ما امرأۃ خرجت صوتھا من بیتھا لاخیر فیھا۔

یہ تمہارے پیغمبر کا ارشاد ہے۔ دین پوری کو یاد ہے۔ جو ماں ہے' جہنم سے آزاد ہے۔ فرمایا جس عورت کی آواز گھر سے بازار تک نکل گئی' اس گھر سے خیر و برکت و رحمت کا دروازہ بند ہو گیا۔ عورت کی آواز نہ نکلے۔ عورت کی آواز پر پابندی ہے۔ ایک حدیث اب سنیں:

المراۃ اذا صلت خمسھا۔

کوئی عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے۔

اطاعت بعلھا

اپنے شوہر جو ماں باپ نے چن دیا' رنگ کا کالا ہے' شکل کیسی ہے' ناک موٹا ہے' مگر ہے اس کا خاوند۔ نکاح ہو گیا' اس کی تابعداری کرو۔

وصامت شھرھا۔

اور رمضان کے روزے رکھو اور رکھواؤ۔

واحصنت فرجھا!

"اپنی عزت بچاؤ' عورت کی عزت بڑی قیمتی ہے"۔

فتویٰ

عورت کی عزت اور عفت یہ جنت کی ایک چیز ہے۔ یہ شیشے سے بھی زیادہ نازک ہے۔ میں آج فتویٰ دیتا ہوں کراچی میں "بچیوں کو اپنی عزت کا اگر خطرہ ہو کوئی تمہاری عزت پر حملہ آور ہے' کوئی غنڈہ' کوئی بدمعاش اگر

خنجر لے کر عزت پر حملہ آور ہے' میرا نبی فرماتا ہے اپنی جان دے دیں۔ اپنی عزت پر حملہ نہ کرنے دیں۔ خنجر سے اپنے آپ کا سینہ پھاڑ دیں۔ کنوئیں میں چھلانک لگا دو۔ کوٹھے سے چھلانک لگا کر اپنی گردن توڑ دو مگر کسی غنڈے کو' کسی لفنگے کو' کسی بے دین کو اپنی عزت کے قریب نہ آنے دو۔ اتنی تمہاری عزت کی قیمت ہے۔ اسلام نے آپ کو یہ مقام دیا۔ عورت! سب سے قیمتی چیز تمہاری عزت ہے۔ تمہاری عزت ہی ہے جس پر حوریں بھی رشک کرتی ہیں۔

واحصنت فرجها!

جو عورت اپنی عزت کی حفاظت کرے' حضور فرماتے ہیں تمہارے نبی ﷺ :

فلتدخل من ای ابواب الجنة شائت۔

میری ماؤں' بہنوں بچیو! فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ہمارے نبی فرماتے ہیں میں خود جنت کے دروازے پر کھڑا ہو جاؤں گا۔ جو مائی چار کام کر کے آئے' جو فاطمہ والی نماز ادا کرے' اپنے خاوند کی تابعداری کرے اور جو ماہ رمضان کے روزے رکھے' اپنی عزت کی حفاظت کر کے آئے' میں آٹھ دروازے جنت کے خود کھولوں گا۔ ہر دروازے سے اس مائی کے لیے داخلہ کھلا ہو گا۔ جس دروازے سے جائے۔ جنت ناز کر رہی ہو گی۔ یہ چار چیزیں ہیں' آپ کے لیے۔

عورتوں والی شکل بنانے والے مرد پر لعنت

ایک پیغام اور سنو پیغمبر ﷺ کا۔ وہ پیغام یہ ہے فرمایا! یہ حدیث غور سے سنو میری بچیو:

لعن اللّٰه المتشبهين من الرجال بالنساء۔

جو مرد عورتوں کا نقشہ بناتے ہیں' عورتوں کی طرح چہرے سے داڑھی منڈوا دیتے ہیں' عورتوں کی طرح بال لمبے کرتے ہیں' عورتوں کی طرح کپڑے پہنتے ہیں' عورتوں کی طرح مہندیاں لگاتے ہیں' نبی ﷺ فرماتے ہیں ان پر لعنت ہے۔

مردوں والی شکل بنانے والی عورتوں پر لعنت

و لعن اللّٰہ المتشبہات من النساء بالرجال!

جو عورتیں مردوں کی طرح بے پردہ چلتی ہیں' مردوں کی طرح آواز ان کی باہر آتی ہے' مردوں کی طرح نوکری کرسیوں پر کرتی ہیں' مردوں کی طرح بازاروں واشاروں میں پھرتی ہیں' نبی ﷺ فرماتے ہیں ان عورتوں پر لعنت ہے جو مردوں کی طرح آزاد ہو جاتی ہیں۔ ان مردوں پر لعنت ہے جو عورتوں کی شکل بنا دیتے ہیں۔ دونوں کے لیے فرمایا۔ ہمارے خدا نے فرمایا:

"میں پاک مرد پاک عورتوں کو دوں گا پاک عورتیں پاک مردوں کو دوں گا"۔

تم اچھی رہو تمہیں خاوند بھی اچھے ملیں گے۔ آج یہی ہے ایک آوارہ مزاج عورت ہے۔ اس کو خاوند اسی قسم کے کوئی فلم ایکٹر ہیں۔ ٹے ڈی فیشن ہیں' غنڈے لوگ ہیں۔ اگر عورت عفت والی شریف زادی ہے تو اس کو خاوند بھی شریف ملے گا۔ یہ انتخاب اللہ نے کر دیا ہے۔

بچوں کے لیے اچھی دعا کرو:

تم اپنے گھروں میں رہو۔ اپنے بچوں کو اچھی دعا دو۔ کبھی تم جوش میں آجاتی ہو۔ بچی کے لیے گندے الفاظ استعمال کرتی ہو۔ تو مرجائے' منہ کالا ہو

جائے' لعنتی ہو جائے۔ یہ جملے خدا قبول کر لیتا ہے۔ اولاد برباد ہو جاتی ہے اور عورتوں میں شرک زیادہ ہے۔ میرے نبی فرماتے ہیں:

عرضت علی الجنۃ۔

معراج کی رات میں نے جنت کا منظر دیکھا:

فرائیت اکثرھا النساء رایت النار۔

"میں نے جہنم کو دیکھا تو جہنم میں اکثر عورتیں تھیں"۔

یہ حدیث سن لو غور سے' میں نے پوچھا کیوں جبرئیل؟

یکثر اللعن۔

ان عورتوں کی زبان بے لگام ہے۔ گالیاں' بکواس' لعنت' بہتان' طوفان۔ ان کی زبان چلتی ہے قینچی کی طرح۔ ایک تو اس لیے۔ دوسرا و یکفرن العشیر یہ جبرئیل نے کہا اور اپنے خاوند کی نافرمانی کرتی ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ ان دونوں وجہوں سے یہ جہنم میں پڑی ہیں۔ اس زبان کو کنٹرول میں رکھو۔ نبی فرماتے ہیں معراج کی رات مجھے کتیوں کی شکل میں ایک صورت دکھائی گئی۔ نیچے دھڑ انسان کا تھا عورتوں کا۔ گردن سے اوپر سر تک کتیاں تھیں اور بھونک رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کون؟------ فرمایا وہی عورتیں ہیں جو جھگڑا کرتی تھیں اور آپس میں لڑتی تھیں۔ چھوٹی چھوٹی بات پر۔ سارا محلہ سنتا تھا۔ وہ جہنم کی کتیاں بن کر بھونک رہی ہیں۔ حضور ﷺ نے معراج کی رات' سنو میری بہنو! دیکھا کچھ عورتیں تندور میں پڑی ہیں' کپڑے نہیں ہیں اور کبھی اوپر آتی ہیں' کبھی نیچے اور تندور جل رہا ہے جہنم کا۔ میں نے پوچھا کون؟ فرمایا وہی عورتیں ہیں جنہوں نے اپنی عزت کو محفوظ نہیں رکھا۔ وہی آج پکڑی گئی ہیں۔

میرے نبی فرماتے ہیں کچھ عورتوں کو میں نے دیکھا جہنم کی کنڈیوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔ جہنم کی آگ ان کو کوئلہ بنا رہی تھی۔ میں نے پوچھا جبرئیل

کون؟ فرمایا وہی ہیں جو مرد کے اشارے پر اپنی عزت برباد کرتیں۔ وہ بدکار عورتیں خدا کے عذاب میں مبتلا ہیں۔ یہ حضور ﷺ دیکھ کر آئے۔ میری ماؤ! بہنو! مہربانی کرو۔ بڑی قیمتی چیز تمہاری عزت ہے۔ کچھ عزت کی نگرانی فرماؤ۔ پانچ وقت نماز ادا کرو۔ اپنی بچیوں کی تربیت کرو' خود نماز پڑھو' بچیوں کو پڑھاؤ۔ سات سال کا بچہ بچی ہو تو نماز کا کہو۔ دس سال کے بچوں کو تھپڑ مار کر نماز پڑھاؤ۔ غلط عورتوں کو گھر نہ آنے دو۔ قرآن کی تلاوت کرو' کھانا باوضو پکاؤ' تسبیحات فاطمہ پڑھو' انشاء اللہ تمہارا گھر جنت کا منظر ہو گا۔

تمہارا گھر بتول عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے نقش قدم پر ہے۔

کچھ سوالات آئے ہیں' ان کے جوابات بھی دے دیتا ہوں۔

سوال: کیا وڈیو بنانا' فلم بنانا جائز ہے؟

جواب: بالکل نہیں۔ عورتوں کو گھر سے نکلنے کی بالکل اجازت نہیں۔ اس قسم کی وڈیو بنانا' اپنا منہ دکھانا' فوٹو دکھانا اسلام میں جائز نہیں۔ اسلام نے عورتوں کو بے پردہ رہنے کی اجازت نہیں دی' نہ اپنے فوٹو دکھانے کی۔ بناؤ سنگھار کرنے کی یہ اجازت نہیں ہے۔ جس طرح آج کل بناؤ سنگھار کر کے مردوں کے سامنے آجاتی ہیں۔

سوال: مرد حضرات کا لیڈیز کی مجلس میں آجانا کیا جائز ہے؟

جواب: عورتیں پردہ میں بیٹھیں۔ مرد کیوں آئے۔ اس طرح' جس طرح آج آپ پردہ میں ہیں اور میں آپ کو سنت کے مطابق بیان کرنے آیا۔ جس طرح صحابہ کو بی بی عائشہؓ درس دیتی تھیں یا نبی ﷺ کی مسجد میں آج بھی مردوں کے جدا آنے کے دروازے ہیں۔ عورتوں کے لیے جدا ہیں۔ عورتیں جہاں سے آتی ہیں' مرد وہاں سے نہیں آتے۔ کسی کو اجازت نہیں اور یہ بالکل صحیح ہے۔ اب تو آپ گاڑی میں بھی مردوں کے ساتھ خود بیٹھتی ہیں۔ ویگن میں' بس میں خود بیٹھتی ہیں۔ یہاں آپ کے مخلوط کالج ہیں' ایسا

نہیں ہونا چاہیے۔ آپ کے والدین کو چاہیے کہ آپ کو داخلہ وہاں نہ دلوائیں' جہاں مرد و عورت اکٹھے ہیں۔ جہاں آگ اور پانی اکٹھا ہو گا' حالات خراب ہوں گے تو نتیجہ بربادی ہوگی۔

سوال: تو کیا مختلف تقریبات میں شرکت کرتے ہوئے بالکل پردہ رہے؟

جواب: آپ کے صرف ہاتھ ظاہر ہوں اور آنکھیں ظاہر ہوں۔ آپ کہیں حرم میں جائیں تو بدو عورتیں جو برقعہ اوڑھتی ہیں' صرف آنکھیں ظاہر ہوتی ہیں اور پاؤں۔ اس کے علاوہ آپ کے وجود کا کوئی اعضاء ظاہر نہ ہو۔ کیونکہ گھر سے تو آپ پردے میں جاتی ہیں۔ جب آپ شادی وغیرہ میں جاتی ہیں تو وہاں جاکر چادر اتار دیتی ہیں۔ آدمی آتے جاتے ہیں۔ جو عورت باپردہ ہو' جس کی نگاہ بتولؓ پر ہو' جس کی نگاہ سنت رسول ﷺ پر ہو تو ہر جگہ باپردہ رہ سکتی ہے اور آج کل یہ جو آپ کا برقعہ ہے' ہاتھی کی سونڈھ والا' کہ یہاں وجود بھی چمک رہا ہے۔ کالا برقع' اور یہاں اوپر اٹھالیا پردہ۔ یہ کوئی برقع شرعی نہیں ہے۔ شرعی وہی ہے جس کی ٹوپی ہو---- یہاں جالی ہو آنکھوں پر۔ سارے جسم کو ڈھانپنے والا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تو پرانے زمانے کا ہے' برا لگتا ہے تو آپ یہ کہہ دیں ان کو کہ مجھے کچھ بھی کہو' دقیانوس کہو پرانی کہو یا کچھ۔

حضور ﷺ کے زمانے میں بی بی عائشہؓ فرماتی ہے:

کنا متلفیات بمروتہن لم یعرفن من الغرف۔

"ہم اس طرح پردے میں بیٹھتی تھیں' قریب والی عورتیں پوچھتی تھیں بی بی تم کون ہو؟

کوئی پہچان نہیں سکتی تھی۔ اس انداز سے ہم کپڑے میں لپٹ کر جاتی تھیں۔ تم بھی اسی طرح جاؤ۔

سوال: کیا اسلام میں پردہ اس کو کہتے ہیں کہ عورتیں گھر سے باہر نکلیں تو اپنے اوپر چادر اس طرح ڈالیں کہ چہرے سے دکھائی نہ دے یا برقعہ کا نقاب کرے؟

جواب: قرآن نے کہا ہے:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ۔

فرمایا اے محبوب تمام مسلمان عورتوں کو بیٹیوں کو فرمادو:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ۔

گھروں میں رہیں، گھر سے جاہلوں کی طرح نہ نکلیں۔ ایسا پردہ کریں کہ غیر مرد پہچان نہ سکیں۔ ایسا پردہ کرے کوئی تمہارے چہرے کو دیکھ نہ سکے۔ وہ اس طرح ہے کہ یہاں ایک پٹی ہو، جس سے صرف آنکھیں ظاہر ہوں۔ سر، بال، ہاتھ، ہر چیز چھپی ہوئی ہو۔

سوال: چونکہ نقاب ڈالنے سے ہم خواتین کو گھر سے باہر چلنے اور سفر کرنے، خصوصاً بسوں وغیرہ میں بڑی مشکل ہوتی ہے۔

جواب: قدرتی ہوا تیز آجائے، قدرتی ہوا سے پردے کا پلو تھوڑا الٹ پلٹ جائے تو اللہ معاف کرے گا۔ مگر اپنے آپ کو محفوظ کر کے جائیں اور ایسا تنگ کپڑا نہ پہنیں جس سے تمہارے وجود کا سارا جسم نظر آتا ہو۔ تنگ کپڑوں میں اور بے پردگی ہے اور اس لیے اسلام میں ہے کہ نماز پڑھو سینے پر ہاتھ رکھو تاکہ تمہارا سینہ محفوظ ہو۔ نماز میں بھی کوئی بدمعاش تمہاری طرف غلط نگاہ نہ اٹھائے۔ یہ شریعت نے سکھایا ہے۔

سوال: خواتین اپنے خاص ایام میں درود شریف، آیت الکرسی، کلمہ وغیرہ زبانی پڑھ سکتی ہیں۔

جواب: پڑھ سکتی ہیں مگر آواز نہ نکلے دل میں پڑھے بطور وظیفہ کے۔ بطور تلاوت کے نہ وظیفہ کے طور پر کلمہ پڑھ سکتی ہیں۔ اگر اس وقت بھی کلمہ نہ پڑھیں تو خاتمہ مردار کا خطرہ ہے۔ اگر ایام میں ہے' کلمہ نہ پڑھے اور قدرتی موت آنے لگے اس کا مطلب ہے کہ خاتمہ بالخیر نہیں' تو کلمہ پڑھ سکتی ہے اور دوسرا درود شریف بھی تو بغیر وضو کے پڑھ سکتی ہیں مگر اس کاغذ کو ہاتھ نہ لگائے' جس میں قرآن لکھا ہوا ہو۔

سوال: کیا نذر' نیاز کرنا اور کھانا جائز ہے؟

جواب: یہ اسلام میں نہیں ہے نذر' نیاز یہ پاکستانی چیزیں ہیں۔ ہمارے نبی نے فرمایا:

من نذر لغیر اللّٰہ فقد اشرک

جو خدا کو چھوڑ کر کسی اور کے لیے منت مانے کہ میں آکر دنبہ ذبح کروں گی' میں آکر مرغا دوں گی' تیرے مزار پر میں آکر رات حلوے کی دوں گی۔

نبی نے فرمایا فقد اشرک یہ مشرک ہے۔ التحیات للّٰہ تمام زبانیں عبادتیں۔ والطیبات اور تمام مالی عبادتیں سب اللہ کے لیے ہیں۔

یہ زکوۃ' یہ فطرانہ' یہ خیرات' یہ عشر' یہ سب اللہ کا حق ہے۔ اس کا کھانا بھی جائز نہیں۔ محمد کی شریعت میں حضور ﷺ کے دور میں یہ چیزیں نہیں تھیں۔ ہمیں صحابہؓ حضور ﷺ کے دور کو دیکھنا چاہیے اور یہ کونڈے وغیرہ یہ کونڈے انہوں نے امام جعفر کے بنائے اور امام جعفر کو پتہ بھی نہیں اور یہ کونڈے بنائے۔ حقیقت میں بائیس رجب کو حضرت معاویہ فوت ہوئے۔ یہ شیعہ نے نکالا ہے کہ بائیس رجب کو کونڈے کرو' خوشی مناؤ کہ محمد کا صحابیؓ معاویہ' جو پیغمبر کا سالا تھا' ام حبیبہؓ کا بھائی تھا' ابو سفیانؓ کا بیٹا تھا' محمد کا

کاتب وحی تھا۔ فوت ہو گیا۔ رضی اللہ عنہ۔

یہ اس کے دشمن ہیں' ان کے انتقال کی خوشی میں انہوں نے کونڈے نکالے اور کہا یہ کہ امام جعفر کے کونڈے ہیں۔ کونڈے تو کہتے ہیں کہ جس کا دروازہ بند ہو جائے۔ فلانے کے کونڈے ہو رہے ہیں۔ فلانا تیرا کونڈا ہو جائے۔

اسلام میں تو زکوٰۃ فرض ہے' اسلام میں عشر واجب ہے' اسلام میں صدقہ فطر۔ ہے یہ اسلام کی چیزیں ہیں۔ کونڈے وغیرہ محمد ﷺ اور صحابہؓ کی چیزیں نہیں ہیں۔ محرم کا حلیم' شب برات کا حلوہ یہ سب ہمن جی کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔

شب برات کو جاگو۔ سویرے روزہ رکھو۔ رات کو قبرستان جاؤ' ساری رات نفل پڑھو' صلوٰۃ تسبیح پڑھو رو رو کے سجدے کرو۔ اس رات اللہ تعالیٰ سارے سال کے گناہ معاف کرتا ہے۔ سارے سال کی ڈائری لکھتا ہے اور تمہاری ڈائری میں یہ لکھا جائے گا کہ حلوہ کھا رہی تھی اور حلیم کھا رہی تھی۔ کھانے پینے کا اور وقت ہے۔ دن کو بھی روزہ رکھو پندرہ شعبان کے دن کا روزہ ہے رات کو عبادت ہے۔ یہ حلوے کی رات نہیں' جلوے کی رات ہے۔

اللہ آپ کو سلامت رکھے ایسی باتیں نہ کرو تو بہرحال میں نے آپ کو سمجھایا آخری میری عرض یہی ہے۔ چونکہ میں سو رہا تھا' تھک گیا تھا۔ رات بھی دو بجے آیا تو میں نے قرآن پڑھا۔

اَلطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ پاک مرد پاک عورتوں کے لیے۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے۔ قرآن نے کہا اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ پلید عورتیں' غلط عورتیں غلط مردوں کے لیے ہوں گی اور پلید مرد' گندے مرد' بدکار مرد' بدکار عورتوں کو ملیں گے۔ نیک مرد نیک

عورتوں کو ملیں گے۔ نیک عورتیں نیک مردوں کو ملیں گی۔

آپ نمازی ہیں' آپ پردہ دار ہیں' آپ قرآن خوان ہیں' آپ کو مرد بھی انشاء اللہ ویسا ہی ملے گا۔ خدانخواستہ آپ اس بات پر نہیں ہیں تو مرد بھی اس قسم کا ملے گا۔ اپنے ماں باپ کی قدر کرو' اپنی اولاد کی تربیت کرو۔ بچی ہو تو اماں کی قدر کرو۔ اماں ہو تو اولاد پر رحم کرو۔ بہن ہو تو بھائی کی قدر کرو' بھائی ہو تو بہن کو ورثہ دو۔ بیٹی ہو تو باپ کی جوتیاں سیدھی کرو۔ باپ ہو تو بیٹی پر دست شفقت رکھو۔ یہ سب اسلام کی تعلیمات ہیں۔ میں آپ کو یہی سبق دینے آیا تھا۔ ایک حدیث آخر میں سن لو' ہمارے پیغمبر نے--- دلبر نے--- سرور نے--- شافع محشر نے--- ساقی کوثر نے--- برتر نے--- انبیاء کے افسر نے--- محبوب رب اکبر نے--- رسول مکرم' معظم' محترم' محتشم فرمایا:

حبب الیّ من الدنیا ثلٰث الطیب والنساء وقرة عینی فی الصلٰوة

"ساری دنیا میں مجھے تین چیزوں سے پیار ہے"۔

الطیب خوشبو--- مرد کی خوشبو بغیر رنگ کے ہے۔ عورت کی خوشبو رنگ والی جیسے مہندی ہے' جیسے وہ مسی' جیسے وہ زعفران خوشبو والی اور رنگ والی جیسے وہ سرخی جیسے لپ سٹک وغیرہ اور یہ بھی آج مسئلہ آپ کو بتادوں۔

یہ جو آپ ناخن پالش لگاتیں ہیں' اس سے وضو نہیں ہوتا' غسل نہیں ہوتا۔ ناخن پالش کی تہہ جم جاتی ہے اوپر۔ آپ وضو کرو پانی اوپر سے گزر جاتا ہے۔ ناخن تک نہیں پہنچتا' وضو نہیں ہوتا۔ تم پلید رہتی ہو' غسل بھی نہیں ہوتا' پلید رہتی ہو۔ یہ ناخن پالش جو آج کل نکلا ہے' یہ بھی ناجائز ہے اور بعض عورتیں ناخن بڑھالیتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ عورتیں نہیں کوئی بلیاں ہیں بڑی بڑی۔ جس میں استنجا کرو تو پاخانہ اندر آجاتا ہے۔ یہ پلید رہتی ہیں۔

یہ اسلام میں نہیں۔ ہفتے کے اندر اپنی حجامت بناؤ' ناخن اپنے تراشو۔ یہ اسلام نے سکھایا' یہ سب فیشن نئے نئے گندے ہیں۔ یہ ٹیڈی فیشن یہ دوپٹہ گلے میں اور یہ لباس تنگ اور یہ سب اسلام نے آپ کو منع کیا ہے اپنے خاوند کے سامنے گھر میں زیور پہنو۔ لباس اچھا پہنو' بازار میں خوشبو لگا کے نہ جاؤ۔ بازار میں کپڑے اچھے پہن کر نہ جاؤ--- تاکہ غیر مرد تمہاری طرف غلط نگاہ نہ اٹھائے۔ اسلام نے آپ کی عزت کی نگرانی کی ہے۔ مہربانی کرو مسلمان زادیاں بنو۔ خود مسلمان بنو--- مسلمان پیدا کرو۔ تم نے مجاہد پیدا کیے' تمہاری گود میں نبی آئے--- تمہاری گود میں ولی آئے--- تمہاری گود میں حاجی آئے--- تمہاری گود میں مفسر آئے--- تمہاری گود میں اولیاء اللہ آئے--- پہلی تربیت گاہ تمہاری گود ہے۔ تم صحیح رہو' تمہیں بچے بھی اللہ اولیاء اللہ دے گا--- تمہارا بڑا مقام ہے۔ اسلام نے جنت بنائی تمہارے قدموں میں--- تم اپنے قدموں کو صحیح رکھو۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس تقریب کو قبول فرمائے اور خدا تعالیٰ میری تمام ماؤں' بہنوں' اور بیٹیوں کو جو تشریف لائی ہیں' خدا ان کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بی بی بتولؓ کی زندگی پڑھو۔

یہ ناول--- یہ قصے--- یہ کہانیاں--- یہ ڈرامے۔ یہ ٹی وی پر جو روزانہ دیکھتی ہو--- یہ گندے گندے--- اب تو اور بھی گندی گندی چیزیں آگئی ہیں۔ ان سے دور رہو۔ غلط عورتوں سے دور رہو--- صبح تلاوت کرو--- اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو--- کپڑے اس طرح کے نہیں بلکہ کھلے کپڑے پہنو--- یہ تنگ کپڑے نہ پہنو--- ہر کام میں بسم اللہ کرو۔ انشاء اللہ تمہارا گھر نہیں بلکہ جنت کا منظر ہے--- یہ رحمت کا منظر ہے۔ تم صحیح مسلمان ہو۔ وہ گندی چیزیں' انگلینڈ کی عورتوں کے لیے چھوڑو۔ جو کتے ساتھ رکھتی ہیں۔ جن کے ہاں غیرت کی بو بھی نہیں۔ تم غیرت مند رہو اور غیورہ بن کر

رہو---- بی بی عائشہ ؓ اور بتول ؓ کے کارناموں کو زندہ کرو---- ان کے نقش قدم پر چلو--- تمہاری دنیا بھی بہتر--- تمہاری آخرت بھی بہتر---- میری دعا ہے--- پینتالیس منٹ میں نے بولنا تھا۔ اتنا بول چکا ہوں' پھر بھی سہی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کی اولاد کو صالح فرمائے۔ بچہ ہے تو راضی رہو' بچی ہے تو پھر بھی شکایت نہ کرو۔ بچیوں کی تربیت کرو۔ خدا ان کو بھی نیک فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس محفل کو قبول فرمائے۔ آپ ہمارے پروگرام میں تشریف لائے شکریہ۔

سوال: کیا دین کی دعوت دینا صرف مردوں کا کام ہے یا عورتوں کا بھی کام ہے؟

جواب: بی بی عائشہ صدیقہ ؓ باقاعدہ تمام عورتوں کو جمع کر کے ان کو حدیثیں سناتی تھیں۔ پیغمبر کی گھریلو زندگی سناتی تھیں۔ بلکہ آپ کو ایک نکتہ بتاؤں۔ بعض مغرب زدہ اعتراض کرتے ہیں مولوی عبدالشکور سے سنئے۔ حضور ﷺ نے گیارہ شادیاں کیوں کیں؟ جواب سنو میری بچیو!

جواب سنو میری بہنو! فرماتے ہیں مجھے کہ دین پوری صاحب یہ حضور ﷺ نے گیارہ شادیاں کیوں کیں۔ میرے عزیزو! میری عزیز بہنو! حضور ﷺ نے گیارہ شادیاں نہیں کیں۔ دین کے گیارہ مدرسے بنا دیے' جہاں حضرت ابوبکر ؓ' حضرت علی ؓ بھی دین سیکھنے آتے تھے۔ ایک کنواری تھیں حضرت عائشہ ؓ باقی سب بیوہ تھیں۔ سب غریب تھیں۔ غریب گھروں کو محمد ﷺ نے آباد کیا۔ کچھ بیوہ اجڑی ہوئی کو آباد کیا۔ ایک ایک عورت کے آنے سے خاندان کا خاندان محمد ﷺ کی غلامی میں آگیا۔

عورتوں پر بھی ضروری ہے کہ جو کچھ آپ نے دین سنا' یہ گھر جا کر جتنی بھی مستورات ہیں' ان کو سناؤ کہ دین پوری صاحب یہی کہتے تھے۔ قرآن یہی کہتا ہے' نبی ﷺ کا فرمان یہی کہتا ہے۔ کہاں کہاں ہم پہنچے تھے۔ آپ بھی

مبلغہ بنیں۔ آپ بھی دین کا کام کریں۔ وہ مرزائی عورتیں یہ کام کرتی ہیں غلط----

میں دعا کرتا ہوں اللہ آپ کو دین پر ثابت قدم رکھے۔ آپ کو صالح مستورات میں خدا داخل فرمائے۔ بی بی بتولؓ اور زوجہ رسولؐ کا صحیح وارث بنائے۔ اللہ آپ کی دنیا و آخرت اور آپ کی عزت کی نگرانی کرے۔ آپ کے بچوں کو خدا صالح اور صالحات فرمائے۔ آپ کے گھر کو جنت کا منظر بنائے۔ اس محفل کو خدا قبول فرمائے۔ عملی زندگی میں چلتے پھرتے ذکر کیا کرو۔ لباس سادہ پہنا کرو۔ مردوں کو غلط قسم کے آرڈر نہ دیا کرو نہ کیا کرو کہ یہ چیز چاہیے، وہ چیز چاہیے۔ اس کی جتنی ہستی ہے۔ جو کچھ وہ گھر کے لیے لائے، قبول کر لیا کرو۔ یہ اچھی عورت کا کام ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا تمہارے گھروں کو رحمت کا مرکز بنائے۔ زندگی اسلام کے مطابق گزارنے کی توفیق دے۔

ویڈیو فلم عورتیں نہ بنائیں۔ مرد اگر جھک مارتے رہیں تو ان کو مارنے دو۔ تم اس سے دور رہو۔ تمہیں اس کی بالکل اجازت نہیں۔

سوال: مولانا مرد حضرات کا خواتین کی محفل میں آجانا، کیا ان کو مختلف تقریبات میں شرکت کرتے ہوئے باپردہ رہنا چاہیے؟

جواب: میں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مردوں کو آنا نہیں چاہیے۔ اور اگر آجائیں تو یہ اپنا پردہ بچائیں۔ یہ نہیں کہ یہ منہ کھول کر بیٹھی رہیں۔ یہ اپنی شریعت کی حدود پوری کریں۔

سوال: رشتہ داروں میں کن لوگوں سے پردہ کرنا چاہیے؟

جواب: رشتہ داروں میں چچا کے بیٹے سے پردہ ہے۔ ماموں کے بیٹے سے پردہ ہے۔ اسی طرح میری بچیو! اسی طرح دور کے جو رشتے دار ہیں، پھوپھی کے بیٹے سے بھی پردہ ہے۔ اسی طرح جو دور کے رشتے دار ہیں، باپ کے یا

ماں کے' ان سے بھی اسلام نے پردہ کا حکم دیا ہے۔

نانے سے اور دادے سے پردہ نہیں ہے۔ بھائی سے نہیں' باپ سے نہیں اور اسی طرح قریب کے رشتے داروں سے نہیں جیسے ماموں ہے' جیسے چچا ہے' جیسے دادا ہے' جیسے نانا ہو۔ ان سے پردہ نہیں۔ باقی بہن کے شوہر سے بھی پردہ ہے۔ اگر ہاں اتنا سا گھر ہے' بغیر اس کے آپ گزارا نہیں کر سکتے' ایک ہی گھر ہے اور ہے بھی شریف تو شرعاً کسی حد تک کی اجازت ہے۔ ورنہ ان سے بھی پردہ چاہیے۔

یہ محمد ﷺ کا اسلام بتاتا ہے۔

دعا:

جن لوگوں نے قرآن پر عمل کیا' ان کے گھروں کو نبی کی غلامی سے آباد کر۔ اے اللہ تو راضی ہو' جنہوں نے یہ جلسے کا انتظام کیا' ان کی ساری مساعی کو قبول فرما۔ جو میری مائیں' بہنیں گھربار چھوڑ کر تشریف لائی ہیں' ان کے قدم قدم کو منظور کر۔ ان کو عالمہ بنا' عمل کی توفیق دے۔ یہاں سے خالی نہ جائیں۔۔۔ دکان سے سامان ملتا ہے۔۔۔ گھر سے خاندان ملتا ہے۔۔۔ یہاں سے قرآن مل رہا ہے۔۔۔ نبی کا فرمان مل رہا ہے۔۔۔ جنت کا سامان مل رہا ہے۔ یا اللہ اسی کام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں حضور ﷺ کے سامنے سرخرو کر کے اٹھا۔ جس طرح شفاعت مردوں کے لیے ہے' اسی طرح عورتوں کے لیے بھی ہے۔ جس طرح جنت مردوں کے لیے ہے' عورتوں کے لیے بھی ہے۔ اے اللہ! عورتوں' مردوں دونوں کو جنت کا وارث بنا۔ دنیا سے رخصت کرے خاتمہ بالخیر۔ زبان پر جاری ہو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

عنوان

رمضان و غزوہ بدر

بمقام لاہور

رمضان اور غزوہ بدر

الحمد للّٰہ و کفٰی والصلٰوۃ والسلام علٰی سیدالرسل و خاتم الانبیاء وافضل الانبیاء واکمل الانبیاء لانبی بعدہ ولا نبوۃ بعدہ ولا رسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہ خاتم الانبیاء والمرسلین وعلٰی خلفاء الراشدین المہدیین۔ الذین ہم ہداۃ الدین وعلٰی آلہ الطیبین الطاہرین۔ والعاقبۃ للمتقین۔ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ' بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ وقال اللّٰہ تبارک وتعالٰی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَوَاِنَّا لہ لحافظون۔

عن عبداللّٰہ ابن مسعودؓ قال النبی ﷺ ماتزول قدما ابن آدم یوم القیامۃ حتٰی یسئل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ

فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما انفقہ وماذا عمل فیما علم علم-او کما قال النبی ﷺ

وعن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ الحج الی الحج و رمضان الی رمضان والجمعۃ الی الجمعۃ والصلوٰۃ الی الصلوٰۃ کفارات لما بینہن-

و قال النبی ﷺ اتانی من السماء جبریل وقال یا محمد عش ما شئت فانک میت واحبب من شئت فانک مفارقۃ واعمل ماشئت فانک مجذی بہ

وقال النبی ﷺ عن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا قالت اذا دخل عشر من شہر رمضان قام رسول اللّٰہ شد میزرہ وایقظ اہلہ واحیا لیلۃ-

وکان رسول اللّٰہ ﷺ اجود الناس-وقال اجود فی رمضان من ریح المرسلۃ-

و قال النبی ﷺ رب صائم لیس من صیامہ الا الجوع ورب قائم لیس من قیامہ الا السحر-

وقال النبی ﷺ فی خطبۃ حجۃ الوداع ایہا الناس انہ لانبی بعدی وان ربکم واحد و نبیکم واحد وقبلتکم واحد ودینکم واحد و

اباکم واحد لافضل لعربی علٰی عجمی ولا فضل لعجمی علٰی عربی ولا فضل لا بیض علی الاسود ولا فضل لاسود علی ابیض و کلکم بنو آدم و آدم من تراب۔ یداللّٰہ علی الجماعہ من شذ شذ فی النار

وقال النبی ﷺ لاتطرونی کما اطرت النصارٰی عیسٰی فتضلوا ولکن قولوا انا عبداللّٰہ و رسولہ۔ انا ابن عبدالمطلب انا النبی لا کذب انا ابن امراۃ من قریش تاکل القدید۔

و قال عبدالقادر جیلانی ” فی رمضان خمسۃ احرف۔ الراء رحمۃ من اللّٰہ والمیم محابات باللّٰہ والضاد ضمان من اللّٰہ والالف الفۃ باللّٰہ والنون نور من اللّٰہ۔ صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ ناامیدی نیست
صد بار گر توبہ شکستی باز آ

جب میں کہتا ہوں کہ یااللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ تو اپنا نامہ اعمال دیکھ
عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

یا الٰہی تو ہمیں عامل قرآن کر دے
پھر نئے سرے سے مسلماں کو مسلماں کر دے
وہ پیغمبر جسے سرتاج رسل کہتے ہیں
اس کی امت کو ذرا تابع قرآن کر دے
یا الٰہی آج تو صدیق سا ایمان پیدا کر
عمر فاروق ؓ سا کوئی جری انسان پیدا کر
جہاں سے گم حیا ہو وہاں عثمان پیدا کر
علی المرتضیٰ ؓ شیر خدا کی آن پیدا کر
تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دل مرتضیٰ سوز صدیق دے
یا رب مجھ پہ کرم گر تو کرے
وہ بات دے زباں پر جو دل پہ اثر کرے
یا رب صل وسلم دائما ابدا
علیٰ نبیک علیٰ رسولک علیٰ
حبیبک خیرالخلق کلھم
ھوالحبیب الذی ترجی شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم

درود شریف محبت سے پڑھ لیں۔

حاضرین کرام' ذی العزوالاحترام' بیان عالی شان ہو چکا ہے۔ دعا بخدمت رب العلیٰ ایک ولی ابن ولی کریں گے جن کا ماضی بھی اچھا رہا جن کی تربیت خود مولانا لاہوری ؒ نے کی۔ ان بزرگوں نے ہمارے دین پور سے فیض حاصل کیا' ہمارا چشمہ خشک ہوا تو ہم نے پھر ان سے فیض لیا۔ ہمارا ان سے بہت گہرا روحانی تعلق ہے۔

میرے اندر مولویت کا رنگ نہیں

الحمد للہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ آج ہم میں مولویت کا رنگ نہیں۔ ان اہل اللہ نے جو ہمیں سبق سکھایا وہی بحمد اللہ کچھ نہ کچھ ان کی غلامی کا رنگ ہے۔ دعا کرو ہمیں نیکوں سے محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

میں تبلیغ کے لیے وقف ہوں

میں نے ساری زندگی تبلیغ کے لیے وقف کر دی ہے۔ اب بھی گھر جاؤں گا تو عین عید کے موقع پر پہنچوں گا۔ اسی تبلیغ کے مشن میں ہم گامزن ہیں۔ ہمارے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ ہمیں اخلاص عطا فرمائے۔ (آمین)

دنیا آخرت کی کھیتی ہے

میں نے بہت سارے محبوب مکرم، نبی معظم، نبی محترم، روح دو عالم کے ارشادات کلمات، طیبات میں سے حدیثیں پڑھی ہیں۔ یہ رمضان المبارک کے آخری ایام ہیں۔ دعا کرو کہ یہ مہمان ہم سے راضی ہو کر جائے جنہوں نے اس رمضان میں نیکیاں کمائیں وہ یقیناً کامیاب ہیں۔

الدنیا مزرعۃ الاخرہ۔

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"۔

یہاں کماؤ وہاں اٹھاؤ، یہاں دو اور وہاں جمع کرو۔ دعا کرو اللہ ہماری آخرت کی کھیتی کو بھی کامیاب فرمائے۔ (آمین)

خوش قسمت لوگ

اس رمضان میں جو کچھ ہوا میرا ارادہ ہے کہ میں اس کا ایک خاکہ پیش

کر دوں۔ اگرچہ میرے لحاظ سے مجمع تھوڑا ہے' میں نے کراچی وغیرہ میں تبلیغ کا کام کیا وہاں لوگوں کا ذوق و شوق دیکھا یہ آپ کی ہمت ہے کچھ لوگ ایئرکنڈیشنروں میں پڑے سو رہے ہیں' کچھ سڑکوں پر گھوم رہے ہیں۔ اللہ نے آپ کو ذوق بخشا' کہ سب سے تعلق توڑ کر' سب سے منہ موڑ کر' اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم سے تعلق جوڑ کر آپ اس کے در پر آئے ہیں' آج اس در پہ بیٹھے ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں اس بڑے در پر بھی پہنچائے۔ (آمین)

رمضان میں ہونے والے تاریخی کام

یہ مہینہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی امت کو نہیں ملا' ملا ہے تو کملی والے کی امت کو ملا ہے۔ اسی میں قرآن بھی آیا' اسی مہینے کی تین تاریخ کو بی بی بتول بنت رسول مقبول و معقول رضی اللہ عنہا رخصت ہوئیں۔ اسی مہینے کی دس تاریخ کو میرا محبوب فاتحانہ مکہ میں داخل ہوا۔ اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو صدیقہ بنت صدیق حبیبہ حبیب خدا' اماں عائشہ صدیقہؓ کی رحلت ہوئی' آپ دنیا سے رخصت ہوئیں۔ اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو اللہ نے قلت کو' کثرت پر' صداقت کو' طاقت پر۔ مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کو' ابوجہل کی جہالت پر اللہ نے فتح عطا فرمائی۔ اس کا راز بتاؤں گا' کیا تھا۔

اس کی اکیس تاریخ کو حیدر کرار' شیر جرار' صاحب ذوالفقار' حضرت داماد رسول مقبول' ابوالحسنین' ابوالائمہ' شجاع صحابہ' پہلوان مصطفیٰ' شہید مسجد' حضرت علی المرتضیٰؓ کی شہادت بھی ہوئی۔

نزول قرآن مجید

اسی مہینے کی ستائیس تاریخ کو اللہ نے لیلۃ القدر جیسی رات عطا

لیلۃ القدر میں داخل کیا ہے۔

شب قدر پر آپ ﷺ کی خوشی

جب میرے پیغمبر کو' دلبر کو' شافع محشر کو' ساقی کوثر کو' سرور کو' برتر کو' انبیاء کے افسر کو اور نبی رحمت ﷺ کو' انبیاء کے امام کو یہ رات ملی تو آپ خوش ہوئے۔ انا انزلنا پڑھ کر' آپ نے فرمایا: عمل قلیلا اجر کثیرا۔ واہ میری امت عمل تو تھوڑا کر رہی ہے' اجر بہت لے رہی ہے۔

اللہ نے فرمایا' تراسی سال اور چار مہینے کی عبادت ایک طرف' ایک رات کی رحمت و برکت ایک طرف' اللہ ہمیں اس کی قدر دانی عطا فرمائے۔ (آمین)

سارے قرآن کا خلاصہ

عزیزان مکرم توجہ کرنا' اب میں ابتداء سے تھوڑا تھوڑا فلسفہ بیان کرتا ہوں۔ اس مہینے میں کیا کیا ملا' میرا تو ارادہ تھا کہ میں الم سے شروع کروں' والناس تک بتاؤں کہ اللہ کے قرآن نے کیا کہا ہے' سارا خلاصہ بتاؤں۔ دعا کرو اللہ ہمیں سارے قرآن کو سمجھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

سارے قرآن کا خلاصہ سات حم میں ہے۔ سات حم کا خلاصہ سورہ بقرہ میں ہے۔ سورہ بقرہ کا خلاصہ يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ۔ والی آیت میں ہے۔ اس کا خلاصہ سورۃ فاتحہ میں ہے' فاتحہ کا خلاصہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ میں ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنَ۔ کا خلاصہ بِسْمِ اللّٰهِ میں ہے۔ بسم اللہ کا خلاصہ لفظ (ب) کے متعلق میں ہے کہ مخلوق کا تعلق خالق سے ہو' جو کچھ ہوتا ہے اللہ سے ہوتا ہے۔ اللہ ہمیں قرآن کی سمجھ عطا فرمائے۔ (آمین)

قرآن اور رمضان کی برکت

تم نے راتوں کو قرآن سنا' دن کو روزہ رکھا۔ یہ بھی حکم ہے کہ من صام رمضان من قام رمضان۔ دن کو روزہ رکھے اور رات کو قرآن سنے' اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ نے جن کو توفیق بخشی کہ رات کو "من دعن" ان سے ایک لفظ بھی ضائع نہیں ہوا' یقیناً ان کے لیے جنت ہے۔

ریاکار کی عبادت قبول نہیں

یہ بھی حکم ہے' رب صائم میں یہ پتھر بھی مار دوں' فرمایا' رب صائم بہت سارے آدمی روزے دار ملیں گے' سحری کو اٹھیں گے شام کو افطار کریں گے۔ جوس پئیں گے' فروٹ کھائیں گے' تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ روزہ دار ہے' مگر اللہ کے دربار میں' لیس من صیامہ الا الجوع۔ خدا فرمائیں گے کہ فرشتو' کوئی ثواب اس کے لیے نہ لکھو' بلکہ یہ لکھو کہ یہ نالائق بھوکا رہا ہے' اس کا کوئی روزہ قبول نہیں ہے۔ رات کو بہت سارے آدمی قرآن سننے آئیں گے' خدا دیکھے گا کہ ریاکاری تو نہیں کر رہے۔ یہ قرآن کیسے سن رہا ہے۔ تراویح ہو رہی ہیں اور یہ بیٹھا ہوا ہے' پانی پی رہا ہے جب امام رکوع میں گیا تو اس کے ساتھ جا کر مل گیا۔ کچھ رکعتیں پڑھیں اور چلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو پوری طرح ادب و احترام سے قرآن نہیں سنتا اس کے رات کا قیام بھی منظور نہیں' ان کی عبادت ان کے منہ پر ماری جائے گی۔ دعا کرو اللہ ہمارا رات کا جاگنا' دن کا روزہ رکھنا منظور فرمائے۔ (آمین)

رہی ہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں فتنوں سے بچائے۔ (آمین)

بنات رسول ﷺ کا ذکر قرآن میں

خود قرآن نے کہا: یَاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ۔ باقاعدہ ان کی تاریخ سب کچھ موجود ہے۔

حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین اس لیے کہا گیا' لوگ نور بشر پہ لڑ رہے ہیں۔ یہاں نبی ﷺ کی دختروں کو بھی نور کہا گیا ہے کہ نبی ﷺ کی بچیاں بھی ہماری آنکھوں کا نور ہیں۔ دعا کرو ہمیں حضور ﷺ کی گلیوں کے ذروں سے بھی محبت عطا فرمائے۔ (آمین)

انسان مسجود ملائکہ ہے

فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا' اللہ نے پہلے ملک کو پیدا کیا تھا۔ اللہ نے فرمایا: اب میں آدم کو پیدا کر رہا ہوں۔ فرشتوں نے کچھ سوالات کیے' اللہ نے فرمایا:

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔

"میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے"۔

آخر اللہ نے آدمؑ سے امتحان لیا' آدمؑ امتحان میں کامیاب ہوئے۔ فرشتے وہ باتیں نہ بتا سکے پھر اللہ نے تمام فرشتوں سے کہا کہ میرے آدمؑ کو سلامی کا سجدہ کرو تاکہ میں بتادوں کہ یہ مسجود ملائکہ ہیں اور یہی میرا نائب ہے۔ فرشتے تو رضاکار ہیں' آدمؑ کو اللہ نے اپنا خلیفہ بنایا' فرشتے خلیفہ نہیں بنے۔

یہ تمام انبیاء انسان ہیں۔ جنت انسان کے لیے بنائی گئی۔ فرشتے انسان کے خادم ہیں' جنت میں بھی خدمت کریں گے۔

مشہور فرشتوں کے کام

حضرت جبرائیلؑ کے ذمے ہے کہ وحی لائے۔ اسرافیلؑ کے ذمہ ہے کہ صور پھونکے' میکائیلؑ کے ذمے ہے کہ بارش وغیرہ کا انتظام کرے' عزرائیلؑ کے ذمہ ہے کہ وہ روح قبض کرے۔ یہ تمام فرشتے خادم ہیں' انسان مخدوم ہے۔ اللہ نے فرشتوں کو ہٹا کر جنوں کو ہٹا کر اپنا خلیفہ بنایا تو اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً اللہ نے اپنے قائم مقام خلیفہ بنایا تو آدمؑ کو بنایا۔ فرشتوں سے لے کر جنت تک' تمام چیزیں اللہ نے انسان کے لیے بنائیں اور انسان کو اپنے لیے بنایا۔

صدیقؓ جبرائیلؑ سے افضل ہے

میں کہتا ہوں کہ حضرت جبرائیلؑ سے صدیقؓ افضل ہیں۔ اتنا جبرائیلؑ کو قرب نہیں ملا جتنا صدیقؓ کو ملا۔ معراج کی رات جبرائیلؑ راستے میں کھڑا ہو گیا' صدیقؓ قیامت تک محمد ﷺ کے ساتھ سو رہا ہے۔ نعرے......

میں ہر سوال کا جواب دے سکتا ہوں

بہرحال آپ سوالات نہ لکھیں' مجھے اپنے موضوع پر کچھ کہنے دیں۔ میں جاہل نہیں' آپ جو کچھ لکھیں گے' میں جواب دینے کے لیے حاضر ہوں۔ جو اللہ توفیق دے گا میں بیان کر سکتا ہوں۔ اس وقت مجھے کچھ آخری عشرہ کے بارے میں کہنے دیں۔ آج کیا کرنا ہے' کچھ لوگ طبلے بجا رہے ہیں' کچھ تالیاں بجا رہے ہیں' کچھ اور کام کر رہے ہیں' اس رات وہی دعا پڑھیں گے جو محبوب ﷺ کی زبان سے نکلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کی ہر سنت کو زندہ کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

عظمت رمضان

حضور کریم ﷺ نے فرمایا: فتحت ابواب الجنه. غلقت ابواب جهنم و سلسلت الشیطین - ' فرمایا اس مہینے میں اوله رحمه و اوسطه معفره و آخره عتق من النار پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک رحمت برستی ہے۔ مجھے وقت نہیں کہ اس کی تشریح کروں۔ دس سے بیس تاریخ تک مغفرت ہوتی ہے' بیس سے تیس تاریخ تک جنہوں نے روزے رکھے ہوتے ہیں ان کو جنت کا ٹکٹ ملتا ہے۔ (بالکل صحیح ہے)

اسلام کے تین قلعے

میرے قلعہ لچھمن سنگھ والو! سمجھ آرہی ہے؟ (جی ہاں) ابھی تو لچھمن کا قلعہ ہے دعا کرو کہ اسلام کا قلعہ بن جائے۔ ابھی ہندوؤں والا قلعہ ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا' دین کے قلعے تین ہیں۔

الحصون ثلث المسجد حصن وذکر اللّٰه حصن وکلام اللّٰه حصن۔

"مسجد بھی دین کا قلعہ ہے' اللہ کا ذکر بھی دین کا قلعہ ہے' قرآن بھی قلعہ ہے"۔

دعا کرو خدا تمہیں ان قلعوں میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ہم بھی ایک قلعے میں کھڑے ہیں جس کا نام لچھمن سنگھ ہے۔ مسجد اللہ کا قلعہ ہے اگر کچھ کہوں تو سب کو گلہ ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ہمیں اس قلعہ میں آکر بھی کفر پہ بار بار منت کی توفیق دے اور اس قلعہ میں خدا ہمارے ایمان کو محفوظ فرمائے۔ (آمین)

نذر لغیر اللہ شرک ہے

میں نے چلتے' بدلتے' سنبھلتے' نکلتے آپ کو یہ بتایا' سمجھایا کہ جو کچھ حضور ﷺ نے فرمایا بالکل صحیح ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا' کل بدعة ضلالہ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من حلف لغیر اللّٰہ فقد اشرک۔

"جو خدا کو چھوڑ کر کسی کے نام کی قسم کھائے وہ مشرک ہے"۔

"بخاری" کھولنا' "ترمذی" کھولنا' "ابو داؤد" کھولنا' "ابن ماجہ" کھولنا' "نسائی" کھولنا' "مشکوۃ" دیکھنا' خدا کی قسم تمہیں یہ حدیث ملے گی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من نذر لغیر اللّٰہ فقد اشرک۔

"جو خدا کو چھوڑ کر کسی اور کی منت مانے۔ کہے کہ اگر بیٹا دے تو میں بکری ذبح کروں گا۔ میری بیٹی کو اولاد دے تو میں دربار پر جا کر دو کلو لڈو تقسیم کروں گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' جو غیر اللہ کے لیے منت مانے فقد اشرک۔ یہ بھی مشرک ہو گیا۔ منت صرف اسی کی مانو' منت کس کی مانو؟ (اللہ کی)۔

منت کس سے مانگو

اللہ نے فرمایا' فَلْيُوفُوا نُذُورَكُمْ حضرت بی بی مریمؑ کہتی ہے۔ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مولیٰ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے' بچہ ہے' بچی ہے' لڑکا ہے' لڑکی ہے۔ انی نذرت لک۔ کس کے لیے منت مانی؟ (اللہ کے لیے)' قرآن نے سمجھایا کہ منت اسی کی مانو جو منت کو پورا کر دے۔ بیٹا مانگو تو

بتولؓ چکی بھی خود پیستی تھی۔ مشکیزہ بھی خود اٹھاتی تھی' جھاڑو بھی خود دیتی تھی۔ سارا دن قرآن کی تلاوت بھی کرتی تھی۔ دعا کرو کہ اللہ ہمیں بیٹی دے تو بتول کے نقشِ قدم پر چلنے والی دے۔

فاطمہؓ نبی ﷺ کے جگر کا ٹکڑا ہے

ہمیں بتولؓ سے سبق ملا۔ بتول کا معنی ہے' خلوت گزیں جس کو دنیا سے تعلق نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے اسی کو سیدۃ نساء اہل الجنۃ فرمایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا' الفاطمۃ بضعۃ من جسد رسول اللّٰہ "یہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے"۔ (سبحان اللہ)

بتولؓ کے ساتھ محبت نبوی

یہی بتولؓ ہے کہ جب تشریف لاتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو جاتے۔ (سبحان اللہ)

یہ میں اسی مہینے کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ بی بی بتولؓ جب گھر آتیں تو حضور ﷺ اٹھ کر پیشانی چومتے۔ بیٹی کی پیشانی چومی جائے' بیٹی کو گلے مت ملو' بیٹی کے ساتھ نہ بیٹھو' حضور ﷺ سب کے سامنے کھڑے ہو کر' بیٹی کی پیشانی چومتے۔

فاطمہ کا مقام

کسی نے عرض کیا' حضرت چھوٹی بچی آتی ہے' آپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ فرمایا جس کے لیے خدا کے فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ محمد اس کے لیے کیوں نہ کھڑا ہو جائے۔ (سبحان اللہ)

وفات سے پہلے فاطمہؓ کی وصیت

اس بی بی نے وصیت کی تھی کہ حیدرؓ! میرے بیٹے حسنؓ و حسینؓ کا خیال کرنا۔ یہ اس وقت وصیت فرمائی جب آپؓ بیمار ہوئیں۔ فرمایا، میرے غسل کا انتظام خاص عورتوں سے کروانا، ہر ایک کو، نہ آنے دینا، میرا جب جنازہ اٹھے علیؓ میری یہ وصیت سن لے۔ میرے جنازے کی چارپائی پر چھڑیاں ڈال کر، اوپر کپڑا ڈالنا، اوپر اور چادر ڈالنا۔ رات کو میرا جنازہ اٹھانا، فلاں گلی سے میرا جنازہ جنت البقیع لے جانا، بتانا نہ کہ کس کا جنازہ ہے۔ تاکہ کسی غیر مرد کی نگاہ میرے جنازے کی چادر پر بھی نہ پڑے، یہ بتولؓ ہے۔

کچھ کہتے ہیں کہ یہ (نعوذ باللہ) کھجوروں کے لیے پھر رہی تھی۔ کچھ کہتے ہیں کہ گدھے پر چڑھ کر پھر رہی تھی، کچھ کہتے ہیں کہ در در دھکے کھا رہی تھی۔ یہ سب غلط کہتے ہیں، یہ بتولؓ ہے۔ حضور ﷺ نے اس کی تربیت خود فرمائی تھی، یہ باتیں آپ کو آپ کی بیٹیوں کے لیے بتا رہا ہوں۔

فاطمہؓ کا نکاح نبی ﷺ نے پڑھایا

بتولؓ کی شادی میں نکاح خود حضور ﷺ نے پڑھایا۔ اس کی اماں بی بی خدیجہؓ فوت ہو چکی تھی۔ بی بی اسماء بنت عمیسؓ ابوبکرؓ کی بیوی کو حضور ﷺ نے بلایا، فرمایا، اسماءؓ جس طرح خدیجہؓ میری بیٹی کو روانہ کرتی آج تو اس کی اماں بن کر اس کو روانہ کر۔ یہ حضور ﷺ نے فرمایا، سب کہو (سبحان اللہ)۔

نکاح کے وقت فاطمہؓ کی عمر

اس وقت بی بی کی عمر پندرہ سال تھی حالانکہ عرب کا کھانا پینا بھی سادہ

تھا۔ آج تو لڑکیاں جلدی جوان ہو جاتی ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کی عمر اکیس سال تھی، کسی نے حضور کریم ﷺ کو کہہ دیا کہ بی بی ابھی بچی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ 'میں اگر ایک دن بھی بٹھا دوں تو امت سال بھر بٹھادے گی۔ مصطفیٰ کریم پہلے خود عمل کرے گا پھر امت کو کروائے گا۔ (سبحان اللہ)

بالغہ کی شادی نہ کرنے کا گناہ

حضور ﷺ نے سمجھایا کہ جس کی لڑکی بالغ ہو اور وہ نکاح نہیں کرتا' کہتا ہے کہ لڑکی ابھی پڑھ رہی ہے' ایل۔ ایل۔ بی نہیں ہوئی' ابھی نوکر نہیں ہوئی۔ ایئر ہوسٹس نہیں بنی' ابھی نرس نہیں بنی' ابھی لیڈی ڈاکٹر نہیں بنی' ابھی یہ ممبرانی نہیں بنی۔

نبی ﷺ نے فرمایا' جو بالغ لڑکی کو بٹھاتا ہے' یوں سمجھے کہ ہر مہینے ایک نبی کا قتل کر رہا ہے۔ یہ مسئلہ بھی سمجھ لیں' ایک نبی کے قتل کا جتنا گناہ ہے اتنا ہر مہینے لڑکی کو گھر بٹھانے کا گناہ ہے۔

شادی نہ کرنے والے والدین گنہگار ہیں

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر اس لڑکی سے کوئی غلطی ہو گئی۔ پاؤں پھسل گیا' کہیں گناہ میں مبتلا ہو گئی تو اس زنا کی لعنت کا جو گناہ ہے وہ ماں باپ کے دفتر میں لکھا جائے گا کیونکہ یہی اس کے لیے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

جوان بیٹی کی شادی نہ کرنے پر وعید نبوی

حدیث میں ہے' کہ لڑکی کو بالغ ہونے کے بعد' جتنے ایام خون آئے گا' قیامت کے روز خون کو جہنم میں گرم کر کے' اس کے ماں باپ کو پلایا جائے گا۔ جاگ رہے ہو؟ (جی) یہ دین سن لو' یہ بیماریاں ہر جگہ ہیں' مولوی اور پیر

بھی اس سے بری نہیں ہیں۔

پیر کی جوان بیٹیاں گناہ میں ملوث

سندھ میں ایک پیر تھا' اس کی چھ یا سات لڑکیاں تھیں۔ اس نے ان لڑکیوں کے اس لیے نکاح نہیں کیے تھے کہ میرے برابر کا کوئی نہیں ہے۔ کون ہے جس کو میں اپنا داماد بنالوں' جو میری بیٹی کو لے کر جائے۔ میرے برابر کا کوئی نہیں' اس لیے میں بیٹیوں کے نکاح نہیں کروں گا۔ حتیٰ کہ رات کو کوئی بیٹی کہیں چلی گئی' کوئی کہیں چلی گئی' کئی لڑکیاں تو اس طرح برائی میں مبتلا ہو کر نکل بھی گئیں' زندگی بھی تباہ ہو گئی۔ دعا کرو اللہ ہمیں بچائے۔ (آمین کہو)

ہمیں بتولؓ سے سبق ملا' لڑکیوں والو! بچیوں والو! اللہ ہماری بچیوں کو مصطفیٰ کریم ﷺ کی دختران کے نقش قدم پر چلائے۔ (آمین)

دختر نبی ﷺ کا حال

بتولؓ نے کبھی مطالبہ نہیں کیا تھا کہ ابا جان فلاں چیز لے دو۔ بس راضی برضا۔ حضور پاک ﷺ ایک دفعہ رو رہے تھے' صحابہؓ نے پوچھا خیر ہے؟ فرمایا کسی نے میرے گھر بکری کا گوشت بھیجا ہے' میرے گھر تو' کل سے فاقہ ہے مجھے پتہ چلا ہے کہ بتولؓ کے گھر' تین دن سے فاقہ ہے' میری بیٹی نے کچھ نہیں کھایا۔

بتولؓ سے ہار اتروا دیا

ایک دفعہ بتولؓ شاندار ہار پہن کر آئی۔ دین پوری سے حدیث سن لو! نبی ﷺ نے فرمایا' بیٹی! کیا کہلوانا چاہتی ہو کہ محمد کی بیٹی امیر بن گئی ہے' بیٹی یہاں ہار پہن کر نہ آ۔ بیوائیں دیکھ کر پریشان ہوں گی' اللہ تمہیں جنت میں ہار

عطا کرے۔ (آمین)' حضور ﷺ کو بیٹی سے پیار تھا وہ دین کی وجہ سے تھا۔

بتولؓ اور عائشہؓ وفات کے بعد

بی بی بتولؓ حضور ﷺ کے بعد چھ مہینے سلامت رہیں۔ جنت البقیع میں دفن ہیں' ایک طرف بی بی بتولؓ کی قبر ہے دوسری طرف زوجہ رسول کی قبر ہے۔ بی بی عائشہؓ اور بتولؓ کی قبریں ساتھ ساتھ ہیں۔ ان کے گھر بھی ساتھ ساتھ تھے۔

بتولؓ کی زندگی سے سبق سیکھو

آج بھی بتولؓ کا گھر دیکھو' حجرہ دیکھو' نبی کریم ﷺ کے روضے کے ساتھ۔ اس میں اندر رحل رکھی ہوئی ہے' رحل بتاتی ہے کہ نبی ﷺ کی دختر قرآن پڑھتی تھی' وہاں چمڑے کا ایک تھال رکھا ہوا ہے۔ سادگی بتاتا ہے' مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی کے گھر چاندی سونے کے زیور نہ تھے' مصطفیٰ ﷺ کی بیٹی کے گھر سادگی تھی۔ (سبحان اللہ)

میری تقریر سمجھ آ رہی ہے؟ (آ رہی ہے) یہ میں آج پہلی مرتبہ نقشہ دے رہا ہوں' ہمیں بتولؓ سے سبق ملا' اس کی زندگی سے سبق ملا۔ اللہ ہماری بیٹیوں کو نبی ﷺ کی دختران' نیک اختران کے نقش قدم پر چلائے۔ (آمین)

انگریز فاتحین کا مسلمانوں پر ظلم

اسی رمضان المبارک کی دس تاریخ کو مکہ فتح ہوا۔ آج نپولین ہو' سٹالن ہو' اس سے پہلے حجاج بن یوسف ہو' سفاح ہو' بڑے بڑے گزرے ہیں۔ انگریزوں کی جرمن کے ساتھ لڑائی ہوئی' انگریز ہندوستان میں آیا' اس نے جو کچھ کیا' انگریز نے دس ہزار علماء کو پھانسی کے تختے پر چڑھایا' انگریز نے

علماء کی داڑھیاں مونڈیں' انگریز نے بہادر شاہ ظفر کی بیٹیوں کو ننگا کر کے شراب پی کر زنا کیا۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب کوئی ظالم فاتح بن کر آتا ہے اس کا انداز کیا ہوتا ہے۔

نبی ﷺ فاتح کی حیثیت سے:

حضور ﷺ فاتح بن کر آئے' دس ہزار فوج ساتھ ہے' جس مکہ سے نبی کریم ﷺ نکالے گئے' جس مکہ میں نبی ﷺ کو پتھر مارے گئے' جس مکہ کی گلیوں میں نبی کریم ﷺ کے پاؤں میں کانٹے بچھائے گئے' جس مکہ میں آپ کے پیچھے تالیاں بجائی گئیں' گالیاں دی گئیں۔ یہ وہی مکہ ہے جس میں نبی کو منجم و شاعر کہا گیا۔ جس مکہ میں نبی کو مجنوں کہا گیا' جس مکہ میں نبی کے بلال ؓ کو تڑپایا گیا' جس مکہ میں سمیہ ؓ کو دو ٹکڑے کیا گیا' جس مکہ میں عمار ابن یاسر ؓ کو شہید کیا گیا' جس مکہ میں زنیرہ ؓ کی آنکھیں نکالی گئیں۔ جس مکہ میں لبیدہ ؓ کو مار مار کر بے ہوش کیا گیا' جس مکہ میں نبی ﷺ پر عرصہ حیات تنگ کر کے تین سال تک شعب ابی طالب میں بائیکاٹ کیا گیا۔ جس مکہ سے نو سو ننگی تلواریں لے کر بے وطن کیا گیا' جس مکہ میں خبیب ؓ کو آگ کے انگاروں پر لٹایا گیا' جس مکہ میں خباب ؓ کو لٹکایا گیا' یہ وہی مکہ تھا۔

غیر مسلم فاتحین کا ظلم

آؤ مسلمانو! تمہیں فاتح دکھاؤں آج بھی دنیا میں کوئی بادشاہ جب فاتح بن کر آتا ہے۔ اب نالائق آیا ہے اور ظالم بیروت اور لبنان میں اسرائیل اور امریکہ۔ وہ وہاں کیا نہیں کر رہے' نوجوان لڑکیوں کے برقعے اتار رہے ہیں' عورتوں کے دوپٹے اتار رہے ہیں۔ ماؤں کی ممتا تباہ کر رہے ہیں۔ چھوٹے

بچوں کو ہیلی کاپٹر سے باندھ کر ان کی چیخیں نکالی جا رہی ہیں۔ مسجدوں کو اجاڑ رہے ہیں۔

ایک فاتح آیا دس ہزار اس کے ساتھ فوج ہے تمام قبیلے ساتھ ہیں حضور انور اونٹنی پر سوار ہیں غلط نعرے نہیں لگائے' یہ نہیں کہا وہاں ہم جا کر قتل کریں گے۔

حضورؐ فاتح بن کر مکہ میں کیسے داخل ہوئے

حضور پاکؐ کے متعلق ہے کہ جب مکہ میں آ رہے تھے' قرآن کی تلاوت زبان پر تھی۔ اتنی عاجزی سے حضور ﷺ کا سر جھکا ہوا تھا' کہ پیغمبر کی پیشانی اونٹ کے کوہان سے لگ رہی تھی' بتا رہے تھے سمجھ آ رہی تھی' کہ یہ کوئی بادشاہ نہیں آ رہا' یہ کوئی اللہ کا پیغمبر آ رہا ہے۔ (سبحان اللہ) مجھے وقت نہیں ورنہ میں ساری تشریح کروں۔ ساری رات فتح مکہ بیان کروں۔ ابو سفیان دیکھتا ہے' کہ قبیلوں کے قبیلے شمعیں جلائے ہوئے' اوس' خزرج' انصار و مہاجر گزر رہے ہیں اور یہی مکہ ہے' جہاں سے انہوں نے' ایک سو تیرہ کو بے وطن کیا' ان کا سامان بھی چھین لیا' اسی مکہ میں تیرہ سال نبیؐ کو ستایا گیا۔

حضور ﷺ رو رو کر کعبہ سے نکلے' عرش والے! قوم رہنے نہیں دیتی۔ مسافر محمد آج کعبہ سے جا رہے ہیں۔ آپ رو رو کر گئے۔ کعبے کے غلاف پر آپ نے رخسار رکھا۔ عرش والے! آج محمدؐ کعبے سے جدا ہو رہا ہے۔

فتح مکہ کے دن عام معافی

اسی رمضان کی دس کو مکہ فتح ہوا۔ آٹھ ہجری کو۔ لڑکے فوج کو دیکھ کر

چیخ رہے تھے کہ اماں وہ آئے خود پہنے ہوئے' زرہیں پہنے ہوئے' جنگجو صحابہ آ رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا الیوم یوم الرحمہ آج رحمت کا دن ہے۔ جب آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ڈر رہے ہیں۔ گھروں کو چھوڑ کر پہاڑوں کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا لاتشریب علیکم الیوم آؤ مکہ والو! خوف کے مارے گھر چھوڑ کر' وطن چھوڑ کر نہ جاؤ۔ تم پر آج کوئی مواخذہ' کوئی گرفت نہیں ہے۔ انتم الطلقاء میں محمد نے آج سب کو معاف کر دیا ہے۔ (سبحان اللہ)

امریکہ اور روس کو اسلام کا چیلنج

یہ فاتح ہے۔ ایسا فاتح ہے کہ میں امریکہ اور روس کو چیلنج کرتا ہوں۔ کہ ایسی مثال لاؤ۔ روس جو کچھ افغانستان میں کر رہا ہے۔ اس وقت ستائیس لاکھ افغانیوں کو یہ شہید کر چکا ہے۔ پچپن لاکھ کو بے گھر کر چکا ہے۔

آج جو کچھ لبنان میں ہو رہا ہے۔ تمہارے سامنے ہے' مگر آؤ تمہیں فاتح دکھاؤں۔ مصطفیٰ کریم ﷺ (سبحان اللہ)

بیت اللہ میں پہلا کام نبوی

ہمیں یہ سبق ملا ہے کہ مصطفیٰ رحمتہ العالمین ہیں۔ پیغمبر کا سبق بھی رحمت ہے آپ مکہ میں آئے تو آپ نے بلال سے کہا کہ بیت اللہ کی چھت پر اذان دو۔ آپ بیت اللہ کے اندر گئے۔ اندر جو بت تھے' آپ نے ان کو گرا دیا۔ آپ ہاتھ میں درہ لے کر گئے تھے۔ فرمایا قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا' اللہ اکبر یہ نعرہ رسالت ہے۔ حضورؐ نے کونے میں نعرہ لگایا۔ سنو! تم بڑے نہیں ہو آج بڑا کون ہے؟ (اللہ)۔ قل جاء الحق فرمایا آج حق آ گیا۔ باطل ختم ہو گیا۔ حضرت علی

"کو کندھوں پر چڑھا کر تمام بتوں کو صاف کیا۔ اور بیت اللہ کی چھت پر کسی قریشی کو نہیں، کسی بڑے لین لارڈ کو نہیں، کسی بڑے جرنیل کو نہیں، اس کالے بلال کو، دانت ٹوٹے ہوئے بلال کو کعبے کی چھت پر کھڑا کیا۔ حبشی کو کھڑا کر کے فرمایا۔ کل بھی اذان تو دیتا تھا آج بھی اذان تو دے۔ وہی آذان دلائی گئی جو آج بھی مدینے میں دی جا رہی ہے۔ (سبحان اللہ) وہاں نماز پڑھی۔ پیغمبر نے کعبے کا طواف کیا۔

حضورؐ نے چچا کی قاتلہ کو معاف کر دیا

وہ دیکھو خیمے کے باہر ایک عورت رو رہی ہے، سسکیاں بھر رہی ہے۔ پوچھا یہ کون عورت ہے۔ بتایا گیا کہ یہ ابو سفیان کی بیوی ہندہ ہے، جس نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا ناک کٹوایا، حضرت حمزہؓ کے کان کٹوائے، حضرت حمزہؓ کی آنکھیں نکلوائیں۔ یہ وہی عورت ہے، جو آپ کے چچا حضرت حمزہؓ کا جگر کچا کھا گئی تھی۔ جس نے وحشی کو انعام کا لالچ دیا، اور آزاد کیا۔ یہ وہی عورت ہے۔ نبی نے فرمایا رو کیوں رہی ہے۔ کہنے لگی سنا ہے کہ آپؐ رحمتہ العالمین ہیں۔ آج مجھ جیسی عورت بھی کلمہ پڑھ کر، تیرے اسلام میں داخل ہوتی ہے۔

کچھ صحابہ سن کر جوش میں آ گئے۔ فرمایا میرے صحابیو! اس کو کچھ نہ کہنا۔ فرمایا میں اپنے چچا کی قاتلہ کو معاف کرتا ہوں، اگر وہ کلمہ پڑھتی ہے تو میں محمدؐ، اس کو بھی جنت کا ٹکٹ دیتا ہوں۔

ابو سفیان کا گھر دار الامن ہے

ابو سفیان جو ہمیشہ مصطفیؐ کے خلاف لڑتا رہا۔ احد میں لڑتا رہا۔ ابوسفیان کی وجہ سے یوم بدر کی معرکہ آرائی ہوئی۔ فرمایا من دار ابی

سفیان فلہ الامن جو ابو سفیان کے گھر میں چلا جائے میں محمد اس کو امن دیتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

افغانیوں کے لیے دعا

دس رمضان مکہ فتح ہوا۔ میں بھی دعا کرتا ہوں کہ جس طرح میرے محبوب کو اللہ نے مکہ سے مہاجر روانہ کیا۔ واپس آئے تو فاتحانہ داخل کیا۔ اللہ افغانیوں کو' جو مہاجر بن کر آئے ہیں' خدا ان کو فاتحانہ داخل فرمائے۔

رمضان میں توحید و شرک کی جنگ

میں صرف ایک خاکہ دے رہا ہوں کہ اس مہینے میں کیا ہوا۔ ۲ھ میں معرکہ بدر ہوا۔ ہم تو یہاں مرغے لڑاتے ہیں' مرغے نہ ہوں تو بٹیر لڑاتے ہیں' بٹیر نہیں تو کتے اور ریچھ لڑاتے ہیں۔ اور کچھ نہ ہو تو' آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ مسجدوں میں لڑائی' گلیوں میں لڑائی' محلوں میں لڑائی۔ اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو کفر و اسلام کی لڑائی ہوئی' حق باطل کی لڑائی ہوئی' توحید و شرک کی لڑائی ہوئی' طاقت اور صداقت کی لڑائی ہوئی۔ اللہ نے صداقت کو کامیاب کیا۔ بڑا لمبا واقعہ ہے میں اس کو نہیں چھیڑتا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ (آمین)

سترہ رمضان معرکہ بدر

وقت نہیں میں صرف خاکہ دے رہا ہوں۔ اسی رمضان کی سترہ تاریخ کو معرکہ پیش آیا۔ حضور مدینے سے روانہ ہوئے تین سو تیرہ صحابہ ساتھ تھے۔ تین سو تیرہ کے پاس چھ زرہیں' دو گھوڑے' آٹھ تلواریں' ستر اونٹ تھے۔

زرہیں جس پر تلوار کا وار روکا جاتا ہے۔ صرف دو گھوڑے۔ ستر

اونٹ۔ باقی پیدل۔ سترہ رمضان کو روزہ بھی رکھا ہوا ہے۔ مدینے سے بدر اسی میل دور ہے بدر ایک میدان ہے۔ اسی میل روزہ رکھ کر افطار کھجور اور پانی سے کیا۔ پیغمبر کا دیدار کیا اور یہ لشکر مقابلہ میں نکلا۔

اصل تو ابو سفیان جنگ کا سامان لینے گیا تھا۔ اس کا محاصرہ تھا مگر وہ بچ کر نکل گیا اور کفار نے قسمیں اٹھائیں۔ ابو جہل نے بانسری تیار کی۔ عورتیں بھی ساتھ تھیں' شراب بھی ساتھ تھی۔ نعوذ باللہ گانے بجانے بھی تھے' ناچ بھی تھا۔ مقابلہ میں ایک ہزار اور یہ تین سو تیرہ۔

بدر میں بارش کا نزول

جب بدر میں آئے' جہاں پکا میدان تھا' اس پر کفار کا قبضہ تھا۔ پانی پر بھی ان کا قبضہ تھا۔ صحابہ نے دیکھا تو حضور ﷺ نے فرمایا گھبراؤ نہیں۔ وہ اللہ میرے ساتھ ہے۔ اللہ نے بارش برسا دی۔ پکے میدان میں کیچڑ ہو گیا' ادھر ریت جم گئی۔ ان کا پانی گدلا ہو گیا۔ یہاں ریت میں پانی پیارا ہو گیا۔ پانی جمع ہو گیا۔

مقابلہ میں نکل کر حضور ﷺ نے کیا کیا

دعا کرو اللہ ہمیں جب بھی میدان جنگ میں نکالے' تو رسول اللہ ﷺ کی غلامی عطا فرمائے۔ جب مقابلہ میں نکلے تو حضور نے تالیاں نہیں بجائیں' نعرے وغیرہ زیادہ نہیں لگائے' صحابہ نے ناچ نہیں کیا۔ ادھر روزانہ اونٹ ذبح ہوتے تھے۔ عورتیں ساتھ تھیں' پتہ نہیں رات کو کیا ہوتا ہو گا۔ شراب پیتے' ادھر ایک مصطفیٰ ہیں جو رات کو سجدے میں پڑے ہوئے ہیں۔ مدد کون کرتا ہے؟ (اللہ)

بدر میں دعائے ناز

حضور انور ﷺ کی یہ دعا' ناز کی تھی۔ خدا تمہیں ہدایت بخشے۔ نوٹ کر لو میرے لاہوریو! حضور نے یہ نہیں کہا کہ میں مدد کروں گا۔ حضرت علی نے یہ نہیں کہا کہ یا علی مدد کہ میری مدد ہو گی۔

حضور انور ﷺ رات کو عریش میں سجدہ کیا۔ عریش ایک جگہ ہے' وہاں اب مسجد بنی ہوئی ہے۔ وہاں پیغمبر نے سجدہ کیا۔ کس کے دربار میں؟ (اللہ کے) نبی کریم سجدہ کر کے کھڑے ہوئے۔ دستار مبارک گرنے والی ہو گئی۔ جو آپ اوپر چادر اوڑھتے تھے' وہ گر پڑی۔ فرمایا اللھم ان تھلک ھذہ العصابہ من المسلمین فلن تعبد ابدا مولیٰ یہ تین سو تیرہ' پیٹ میں روٹی نہیں' ہاتھوں میں تلواریں نہیں' پاؤں میں جوتیاں نہیں' اور کھجوروں پر گزارہ کرنے والے' اسی میل پیدل آنے والے' آج اس طاقت کے مقابلہ میں ہیں۔ عرش والا! کفر کو سامان پہ ناز ہے۔ تیرے محبوب کو اپنے رحمان پہ ناز ہے۔ (سبحان اللہ) ساری رات روتے رہے' یہ نہیں فرمایا کہ میں مدد کروں گا' میرا علی مدد کرے گا۔

ابوبکر صدیقؓ نے پیغمبر کا کندھا پکڑا۔ یہ بخاری میں ہے۔ بخاری پڑھو اللہ تمہارا بخار ختم کرے۔ (آمین)

بدر میں مدد اللہ نے کی

میرے پیغمبر کو اللہ نے فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اگر کوئی مدد نہیں کرتا تو مدد کون کرے گا؟ (اللہ) وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مصطفیٰ کو ماننے والو! گھبراؤ نہیں۔ مجھ پر حق ہے کہ میں تمہاری مدد کروں' مدد کون کرے گا؟ (اللہ)

دعائے قنوت میں سبق

ہمیں دعائے قنوت میں یہ سبق سکھایا گیا اَللّٰھُمَّ انا نستعینک مولیٰ! ہم سب مدد تجھ سے مانگتے ہیں ہمیں روزانہ سورت فاتحہ میں سکھایا گیا۔ قبلہ رو باوضو یہی دعا پڑھو ایاک نعبد وایاک نستعین عبادت تیری ہی کرتے ہیں اور مدد تجھ سے ہی مانگتے ہیں ایاک نعبد وایاک نستعین

فتح اللہ کی طرف سے ہوتی ہے

قرآن نے ہمیں سمجھایا نصر من اللہ اگر کوئی پڑھے نصر من علی ولی اللہ۔ نصر من البہاؤ الحق صاحب یہ ٹھیک ہے؟ (نہیں) نصر من اللہ وفتح قریب
اذا جاء نصر اللہ جب اللہ کی مدد آئی تو کیا ہوگا والفتح۔ اذا جاءَ نصر اللہ والفتح اس وقت تک، فتح نہیں ہوگی، جب تک میری مدد نہ ہو۔ جب میں مدد کروں گا تب فتح ہوگی۔ (بے شک) سمجھ آ رہی ہے؟ (جی)
پیران پیر بھی یہی پڑھ رہا ہے۔ حضرت علی بھی یہی پڑھ رہا ہے۔ محی الدین چشتیؒ بھی یہی پڑھ رہا ہے۔ یہ میں عقیدہ بتا رہا ہوں۔

میدان بدر میں حالت نبوی

میدان بدر میں حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں مدد کروں گا۔ پیغمبر سر بسجود ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے ہاتھ اٹھائے، آنکھوں سے آنسو ہیں داڑھی مبارک پر آنکھوں سے نکلنے والے قطرے چمک رہے

ہیں۔ چادر گر پڑی ہے۔ صدیق کہتا ہے میں نے اس طرح دعا کرتے ہوئے محبوب کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔

فرمایا اللھم ان تھلک ھذہ العصابہ من المسلمین فلن تعبد ابدا عرش والے! اگر یہ جماعت آج شکست کھا گئی' یاد رکھنا قیامت تک اس دھرتی پر تیرا نام لینے والا کوئی نہ ہو گا۔ ابوبکر نے حضور ؐ کے کندھے مبارک پر ہاتھ رکھا اور فرمایا بخ بخ یا محمد لن یضیع اللہ ابدا پیغمبر! زیادہ نہ رو میرا جگر پھٹتا ہے۔ میں آپ کی تکلیف برداشت نہیں کرتا۔ مجھے یقین ہے کہ خدا آپ کی دعا کو ضائع نہیں کرے گا۔ تیری دعا قبول ہو چکی ہے۔

بدر میں فرشتوں کا نزول

قرآن میں آیا ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فرمایا تم بدر میں بہت کمزور' ضعیف تھے۔ ولقد نصرکم اللہ مدد کس نے کی؟ (اللہ نے) پہلے فرمایا ایک ہزار' پھر فرمایا تین ہزار۔ پھر فرمایا میں پانچ ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں' جو آپ کے دوش بدوش لڑیں گے۔ اپنے یاروں سے کہو' کہ بس لاٹھی کا' تلوار کا وار کریں' گردنیں میں اڑاؤں گا۔

صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ الفاظ سنے اقدم یا حیزوم۔ اقدم یا حیزوم حیزوم آگے بڑھو۔ حیزوم ایک فرشتے کا نام تھا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے کالی دستاروں والے میدان بدر میں دیکھے۔ حضور نے فرمایا کہ میری دعا تھی اللہ کی مدد تھی۔ مومن کی مدد کون کرتا ہے؟ (اللہ) مسلمان جب کمزور ہوں تو مدد کون بھیجتا ہے؟ (اللہ) ستر کافر قتل ہوئے۔ امیہ' عتبہ' عتیبہ' ابوجہل' ولید' سب بدر میں قتل ہوئے۔

بدر میں بچوں کی بہادری

ابو جہل نے کہا آج میں ' محمد کے یاروں کی نسل نہیں چھوڑوں گا۔ بچے سے قتل ہوا۔ اسی بدر میں دو بچوں نے کام کیا۔ ایک گیارہ سال کا' ایک نو سال کا۔ معاذ اور معوذ۔ ان کی ماں نے کہا کملی والے! ان بچوں کو' جنم اس لیے دیا ہے' کہ جب وقت آئے' تو تیرے قدموں میں قربان ہو جائیں۔

معوذ اور معاذ کا جذبہ ایمانی

حضور کریم ﷺ نے جب ان دو بچوں کو کشتی لڑائی تو چھوٹا بڑے پر ظاہری غالب آ گیا۔ حضور نے اپنی تلوار اس کو دی۔ اسی معاذ نے ابو جہل کے بارے میں پوچھا کہ وہ کتا کہاں ہے۔ نبی کا دشمن ہو تو پھر یوں کہو۔ وہ کتا کہاں ہے ابو جہل' جو میرے نبی کا گستاخ ہے' جو ہر قدم پر نبی کو ستاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن نے پوچھا بچو! کیا کرو گے؟ کہنے لگے ہم نے قسم اٹھائی ہے کہ یا ہم رہیں گے یا محمد کا دشمن رہے گا۔

ابو جہل کے پاس جا کر نعرہ لگایا اللہ اکبر! چھلانگ مار کر ابو جہل کے اوپر وار کیا۔ ابو جہل نے اوپر خوذ اور نیچے زرہ پہن رکھی تھی۔ دو زرہیں پہنے ہوئے تھا۔ تلوار لگی' نیچے گرا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر! لوگو مبارک ہو۔ آج محمد کا دشمن خاک و خون میں تڑپ رہا ہے۔ یہ بدر میں ہوا۔ رمضان کے مہینے میں ہوا۔

آقا کی پیشین گوئی

یہاں حضور کی پیشین گوئی بھی صحیح ہوئی۔ جو کچھ پیغمبر فرماتا ہے' اللہ سے پوچھ کر۔ حضورؐ کے ہاتھ میں عصا تھا۔ فرمایا یہاں ابو جہل گرے گا' یہاں

عتبہ مرے گا۔ یہاں ولید مرے گا' یہاں امیہ مرے گا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ جہاں جہاں نبی اشارہ کرتے تھے' وہیں وہیں کافر کی لاش نظر آئی۔ (سبحان اللہ)

اللہ نے اپنے نبی کو سچا کیا' اور بتایا کہ طاقت اور صداقت کی جب ٹکر ہو' طاقت ذلیل ہوتی ہے اور صداقت کامیاب ہوتی ہے۔

کفار کے گھروں میں صف ماتم

خدا نے کہا کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن اللّٰه ہم نے تھوڑی جماعت کو کثرت پر فتح دی۔ یہ غلبہ کس نے دیا؟ (اللہ نے) ستر کافر قتل ہوئے' ستر گرفتار ہوئے۔ کفر کی کمر ٹوٹ گئی۔ گھر گھر صف ماتم بچھ گئی۔ گھر گھر پیٹنا شروع ہو گئے۔ اس دن اللہ نے بتا دیا کہ محبوب مکرم! یہ ہم نے مہربانی کی ہے۔ آج کفر اکڑ رہا تھا' شراب پی رہا تھا۔ عورتوں سے زنا کر رہا تھا۔ آج میں نے سب شرابی' زانیوں کو ختم کیا۔ محمد تیرے غلاموں کو کامیاب کیا۔ سارے کہو (سبحان اللہ)

یہ سترہ رمضان ۲ھ کو ہوا۔ اسی مہینے کی سترہ تاریخ تھی۔ آپ تھکے تو نہیں بیٹھے؟ (نہیں) میں عجیب انداز پیش کر رہا ہوں۔ بس مختصر موتی دیتا ہوں۔

سترہ رمضان عائشہؓ کی رحلت

اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو بی بی صدیقہؓ جو نبیؐ کی زوجہ مکرمہ ہیں' ان کی رحلت ہوئی۔

عظمت عائشہ صدیقہؓ

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے کسی نے پوچھا' توجہ کرنا میں علمی بات کر رہا

ہوں۔ پوچھا کہ بی بی خدیجہؓ کی شان زیادہ ہے یا بی بی عائشہؓ کی۔ بخاری نے مسکرا کر کہا کہ بی بی خدیجہؓ پاک کا نکاح محمد ابن عبداللہ سے ہوا' عائشہؓ کا نکاح محمد رسول اللہ سے ہوا۔

یہی عائشہؓ نبی ؐ کی وہ حرم پاک ہے' جس کو دو ہزار دو سو دس حدیثیں یاد تھیں۔ بہرحال تقریر نہیں کر سکا۔ اللہ ہمیں ہدایت نصیب فرمائے۔ (آمین)

واقول قولی ھذا واستغفر اللہ العظیم

عنوان

اولیاء رحمٰن

بمقام کراچی

اولیاءِ رحمٰن

الحمد للّٰہ نحمدہٗ والصلوٰۃ والسلام علٰی من لا نبی بعدہٗ ولا رسول بعدہ ولا رسالۃ بعدہ صاحب التاج والمعراج الذی اسمہ مکتوب فی الانجیل والتوراۃ ناسخ الملل والادیان قاطع المشرکین بالسیف والسنان۔ ارسلہ اللّٰہ الی الناس بالحق بشیراً ونذیراً وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ وسراجا منیراً

صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وعلٰی آلہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ واتباعہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا۔ فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا۔ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔

وقال النبی ﷺ ان للّٰہ اھلی واھل القرآن یم ایل اللّٰہ

وقال النبی ﷺ لکل شیئی صیقلۃ وصیقلۃ القلوب ذکراللّٰہ

وقال النبی ﷺ الاولیاء اذارؤا ذکر اللّٰہ

وقال النبی ﷺ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ

ویلہ فالمومن امنہ الناس عن بوائقہ لیس المومن بسباب لیس المومن بقطات۔ لیس المومن بجبان۔

وقال النبی ﷺ اربع من سعادۃ المرء ان یکون زوجتہ صالحہ وان یکون اولادہ ابرارا" وان یکون خلطاء ہ صالحین وان یکون رزقہ فی بلدہ۔ اوکما قال النبی ﷺ

وقال النبی ﷺ ذکر اللہ شفاء للقلوب

صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

جلا دیتی ہے شمع، موج نفس جنکی
الٰہی کیا چھپا رکھا ہے اہل دل کے سینوں میں

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

صحبت صالح ترا صالح کنند
صحبت طالح ترا طالح کند

گر نشینی باصالحاں صالح شوی
گر نشینی باطالحاں طالح شوی

ناتوانی دور شوازیاربد
یاربد بد تربود از ماربد

ماربد تنہا ہمی برجان زند
یار بد بر جان و بر ایمان زند

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

یا رب صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک علی رسولک خیرالخلق کلھم هوالحبیب الذی ترجی شفاعته لکل ہول من الاھوال مقتحم

درود شریف سارے حضرات محبت سے پڑھ لیں۔

تمہیدی کلمات

مکرم حاضرین' محترم سامعین' بزرگان دین' میرے اکابرین' جماعت بہترین' آخری پیغمبر کا آخری پیغام' اور آقا کی امت میں' تربیت یافتہ' فیض یافتہ' آقا کے انوار سے منور' قلوب مطہر' جسم معطر' جنکو امت میں اولیاء اللہ' اہل اللہ' بزرگان دین' اخیار' ابرار' قطب' اقطاب' صلحاء' اولیاء' اصفیاء اتقیاء کہا جاتا ہے۔

ان کا ذکر خیر کرنے کا ارادہ ہے' رب العزت ہمیں نیکوں کی' صالحین کی' بزرگان دین کی صحبت' خدمت' زیارت' عقیدت' بیعت' شفقت عطا فرمائے۔ (آمین)

انبیاء و اولیاءؒ کا کام

انبیاء کے بعد اولیاء اللہ کا مقام ہے' اولیاء اللہ پیغمبر کے راستے پر چلاتے ہیں۔ پیغمبر خدا کے راستے پر پہنچاتے ہیں۔

قدرت، معجزہ اور کرامت میں فرق

اللہ کی قدرت ہوتی ہے۔ پیغمبر کا معجزہ ہوتا ہے۔ اولیاء کی کرامت ہوتی ہے۔

پھر غور کریں۔ اللہ کی عبادت، رسول اللہ کی اطاعت، اولیاء اللہ کی صحبت اور زیارت ہوتی ہے۔ ہر ایک کے اپنے حقوق ہیں۔

یہ بھی آپ کو بتاتا، سناتا، چلا جاؤں، اس دنیا میں اس دھرتی پر، جھوٹے، جعلی، نقلی، کھوٹے خدا بھی آئے۔ اللہ ہمیں کھرا اور حقیقی مسجود عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ قارون، یہ شداد، یہ نمرود، اس قسم کے خدائی کا دعویٰ کرنے والے برباد ہوئے اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکے۔ انہوں نے خدائی کا دعویٰ کیا تو برباد ہوگئے۔

نبوت کے دعوے دار

میرے آقا کے بعد آج تک ستر کے قریب (جہاں تک میری تحقیق ہے) جھوٹے، کھوٹے نبی آئے، آج بھی ایک ہمارے پلے پڑا ہوا ہے۔ وہ آنکھ سے کانا، وقت کا دجال، انگریزی نبی، آج ہمارے پاکستانی اس کی وجہ سے پریشانی، حیرانی میں مبتلا ہیں۔ کتنی قوم آپس میں دست و گریبان ہے۔

ولایت کے دعوے دار

دنیا میں نقلی ولی بھی آئے' جعلی ولی آئے' جھوٹے ولی آئے' جبے پہن لیے' پیلے پیلے کپڑے پہن لیے' بڑی بڑی پگڑیاں' بڑی بڑی زلفیں' کوئی کلواں والی سرکار' کوئی کتیاں والی سرکار' کوئی چڑیانوالی سرکار' کوئی ملنگ' کوئی ننگ دھڑنگ' کالے کپڑے' کلا رنگ' اس قسم کے بے نمازی لوگ آئے۔ آؤ دینپوری آج تمہیں صحیح ولی' صالح لوگ' صحیح بزرگوں کا مقام' ان کا اسلام' ان کی علامات' ان کی صفات' اللہ کے قرآن کی آیات کی روشنی میں بتائے۔

اولیاء کی صحبت کے اثرات

اللہ ہمیں بزرگوں کی' نیکوں کی صحبت' معیت اور خدمت' زیارت' محبت و عقیدت عطا فرمائے۔ (آمین)

اگر آپ اولیاء اللہ کے صحبت یافتہ ہوتے! تو آپ کے چہرے پر سنت رسول مقبول نظر آتی۔ آپ ناراض نہ ہوں۔ آپ کی آنکھوں میں حیا نظر آتی۔ ہماری زبانوں پر ذکر خدا' نبی کی پیاری ادا' ہمارا دل بھی ہوتا صفا' ہمارے سامنے ہوتی اللہ کی رضا۔ (سبحان اللہ)

اگر آپ بزرگوں کے صحبت یافتہ ہوتے! فرض تو فرض آپکی کبھی تہجد بھی قضا نہ ہوتی۔

اگر آپ بزرگوں کے صحبت یافتہ ہوتے آپ کی زبان پر گالی گلوچ نہ ہوتی۔ اللہ کا ذکر ہوتا مدنی پر دورد ہوتا۔ (سبحان اللہ)

اگر آپ بزرگوں کے صحبت یافتہ ہوتے تو یہ گانے بجانے' ترانے' افسانے' بینڈ باجے نہ ہوتے آپ کی زبان پر قرآن ہوتا یا محمد عربیؐ کا فرمان ہوتا۔

اولیاء اللہ قرآن کی نظر میں

خود قرآن نے کہا ہے ان اولیاءہ الا لمتقون۔ قرآن نے کہا اولیاء اللہ وہ ہیں الذین امنوا وکانوا یتقون۔ خدا رسول پر یقین کریں اور متقی رہیں پرہیزگار بن جائیں۔ شبہ کی چیزوں سے بچ جائیں۔

قرآن نے کہا الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ یہ اللہ کے دوست بن گئے۔ ولی اللہ اللہ کا دوست' اس کی دوستی قوالی' گانے بجانے سے نہیں ہوتی۔ عورتوں سے نہیں ہوتی' لڑکوں سے نہیں ہوتی' کھانے پینے سے نہیں ہوتی' راگ و رنگ سے نہیں ہوتی۔ موج سے نہیں ہوتی' اس کی دوستی اللہ سے ہوتی ہے یا رسول اللہؐ سے ہوتی ہے۔ یہ ولی ہے۔

قرآن والا ولی

میں نے جو آیات پڑھی ہیں فرمایا۔ وعباد الرحمٰن' سورۃ الفرقان کا آخری رکوع ہے۔ اس میں اللہ نے تقریباً" پندرہ علامات' پندرہ صفات' اہل اللہ کی بتائی ہیں۔

ان کی صفات جنکو خدا نے تمغہ دیا۔ اللہ نے مہر لگائی' خدا نے نشانیاں بتائیں۔ آؤ اس آئینہ کو' اس رجسٹر کو' ان نشانیوں کو لیکر پورے پاکستان میں نکلو۔ سادے کپڑے ہوں' چٹائی پر بیٹھا ہو۔ منہ دھلا ہوا ہو۔ سادہ جھونپڑی میں ہو۔ مگر قرآن کی ان علامات کے مطابق پورا اترے یہ ولی ہے۔

دنیا دار ولی

اگر بلڈنگ ہے غالیچے ہیں' غریب کو قریب نہیں آنے دیتا' کئی قسم کے کھانے ہیں۔ رات کو ائرکنڈیشن ہے' کار کے سوا چلتا نہیں۔ جس کے پاس زیادہ کار ہے' سمجھو وہ بے کار ہے۔ وہ بے چارہ دنیادار ہے۔

اصلی ولی

فرمایا وعبادالرحمٰن۔ وہ ولی' اللہ کے بندے ہوتے ہیں۔ ان کو مرشد بناؤ' ان سے بیعت کرو' عقیدت رکھو' دعائیں لو' زیارت کرو ان سے پیار کرو' ان کی تابعداری کرو' مگر وہ اللہ کے بندے ہیں۔

ولی کو ولایت کی طرف سے ملتی ہے کیونکہ ہم فرض ادا نہیں کرتے ولی تہجد قضا نہیں کرتے۔

ہم مسجد میں نہیں آتے وہ مسجد سے نکلتے نہیں۔ ہم رات کو آرام کرتے ہیں' وہ رات کو سجدہ میں رو رو کر رحمان کو یاد کرتے ہیں۔ یہ ولی ہیں۔

حضورؐ فرماتے ہیں رب اشعث۔ بہت آدمی میری امت میں دیکھو گے۔ بال اجڑے ہوئے' تیل نہیں کہ سر کو لگا لیں۔ کنگھا نہیں کہ بال سیدھے کر لیں' کپڑے ان کے پھٹے ہوں گے۔ رہنے کو جھونپڑی ہوگی ان کے پاس سواری نہیں ہوگی۔ غبار آلود چہرہ ہوگا۔

رب اشعث اغبر انکا حال یہ ہوگا کہ امیروں کی بلڈنگ پر جائیں تو وہ امیر کہیں گے ہٹ جاؤ' میرے پلنگ پر نہ بیٹھو' یہ میرا صوفہ

سیٹ ہے۔ یہ میرا گاؤ تکیہ ہے' یہ میرا غالیچہ میلا ہوجائے گا۔

محبوب فرماتے ہیں کہ وہ کپڑوں میں تو سادہ ہونگے خدا کی مقبولیت میں زیادہ ہوں گے۔

اولیاء اللہ کی قسم اللہ پوری کرتا ہے

اگر وہ اللہ کی قسم اٹھائیں کہ مولیٰ تجھے قسم ہے اپنی ذات کی میری دعا قبول فرمالے' جیسے وہ اللہ والے فرمائیں گے خدا اسی طرح قبول کریں گے۔

خاک ساراں را بدیدہ حقارت منگر
ان مٹی پر بیٹھنے والوں کو بری نگاہ سے نہ دیکھو
توچہ دانی کہ دریں گردسوار باشد
تمہیں کیا پتہ ہے ان میں کوئی اللہ کا ولی بیٹھا ہو

ہم نے تو ولی اس کو سمجھا کہ جہاں' قبہ ہو' چونا ہو' اونچی قبر ہو' میلا ہو' ڈھول ہو' عورتیں ہوں' جھنڈیاں ہوں' نہ جانے کیا کیا ہو۔ جاؤ آپ جنت البقیع کے قبرستان کو دیکھیں' بی بی بتولؓ سو رہی ہیں' یہ میری اماں زوجہ رسولؐ سو رہی ہے' یہ نبیؐ کی پھوپھیاں سو رہی ہیں دس ہزار پیغمبر کے تابعدار سو رہے ہیں' اوپر دیکھو تو سادہ نشان ہے' قبر کے اندر دیکھو تو پکا مسلمان ہے' صاحب ایمان ہے' اتنی صحابہ کی شان ہے۔

میرے نزدیک پیغمبر کا ہر صحابیؓ' پیغمبر کے خاندان کا ہر فرد اہل بیت سب ولی تھے۔

حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں

حضورؐ فرماتے ہیں رب رجل۔ بہت سے لوگ جبے پہنیں گے، بڑے عجیب عجیب کپڑے پہنیں گے۔ رب رجل مطعمہ حرام، اس کا کھانا حرام کا ہوگا۔

رشوت حرام، سود حرام، جوا حرام، سود کی کمائی حرام، کم تول کر کمانا حرام، یتیم کا مال کھانا حرام، ڈاکہ حرام، دھوکہ حرام، غلط بول کر کمانا حرام ہے۔

آپؐ نے فرمایا رب رجل مطعمہ حرام مشربہ حرام۔ بھنگ حرام، شراب حرام، اس کا پینا بھی، اس کا کھانا بھی حرام، غزی باالحرام، غذا بھی حرام، یتیم کا، فقیر کا، لوٹ کا، دھوکے کا مال ہوگا۔ آقا نے فرمایا ایسا آدمی جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے گا دعا اس کے منہ پر ماری جائے گی، اللہ اپنی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دیں گے۔

ننگا ولی نہیں

آؤ اولیاء اللہ کی نشانیاں قرآن سے پوچھیں، اللہ کے بیان سے پوچھیں، رب رحمان سے پوچھیں، رب منان سے پوچھیں، قرآن کے اعلان سے پوچھیں نبی کے فرمان سے پوچھیں۔

فرمایا وعبا دالرحمن۔ اب توجہ کیجئے، اگر یہاں کوئی کپڑے اتار کر بیٹھا ہے یہ ولی نہیں، جس بے چارے کو اپنے کپڑوں کا پتہ نہیں، کپڑوں کا ہوش نہیں، وہ ولی کیسے بن گیا۔

آج جو اپنے کپڑے اتار دے وہ ولی، پورے کپڑے، اتار دے تو

پورا ولی، آدھے کپڑے اتار دے تو آدھا ولی۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

ننگے کے بارہ میں حضورؐ کا ارشاد

میرے پیغمبر فرماتے ہیں۔ الناظر والمنظور کلا ھما ملعونان جو کپڑے اتار کر سامنے آئے جو دیکھے جو دکھائے دونوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔

میرے صاحب حیا، صاحب وفا میرے مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ کا ارشاد ہے
دین پوری کو یاد ہے
عورۃ الرجل من السرۃ الی الرقبۃ۔ فرمایا ناف سے لیکر گھٹنے تک مسلمان مرد کا ستر ہے۔ اگر اس حصے سے ذرہ برابر ظاہر ہوگیا تو ظاہر کرنے والا بھی لعنتی، دیکھنے والا بھی لعنتی۔ اللہ ہماری آنکھوں کو بے حیائی سے بچائے۔ (آمین)

مرشد کسے کہتے ہیں

وعباد الرحمن۔ اب توجہ کیجئے۔ میں جوش میں نہیں آؤں گا۔ ہوش میں رہوں گا۔ نشانیاں تو پندرہ ہیں۔ میں صرف تین نشانیاں بتا کر آپ کو جگا کر آپ کو مرشد کا پتہ بتاؤں گا۔

مرشد کہتے ہیں سیدھا راستہ بتانے والے کو۔ پیغمبر تک پہنچانے والا، پیغمبر کریم کی زندگی کو عملی نمونے میں دکھانے والا، یہ مرشد ہوتا ہے۔

مرشد کا نام مرشد بھی ہے۔ ہادی بھی ہے۔

مرشد کی مثال ایسے ہے جیسے آپ سڑک پر جارہے ہوں کوئی بتائے

کہ کراچی ایک میل رہتا ہے۔ اسی طرح مرشد بتاتا ہے کہ منزل اتنے میل رہتا ہے۔ مرشد راستہ دکھاتا ہے کہ محمدؐ کا راستہ یہ ہے۔ راستہ اسلام ہے۔ مرشد ہادی ہوتا ہے۔ چلانے والا اللہ ہوتا ہے۔ منزل جنت ہے۔ منزل مصطفیٰؐ کی غلامی ہے۔

حضورؐ کے کام

حضورؐ بھی مرشد تھے۔ میرے پیغمبر کے تین مشن تھے۔ یتلوا علیھم ایتہ قرآن پڑھکر سنانا۔ ویزکیھم دلوں کو بغض سے' حسد سے' بے ایمانی سے' نفاق سے' اشتقاق سے' طمع سے' لالچ سے' حب جاہ سے' حب مال سے' غیروں کی محبت سے پاک کرنا' یہ بھی حضور پاکؐ کا مشن تھا۔ یتلوا علیھم طلباء کرام۔ یزکیھم اولیاء کرام' ویعلمھم علماء کرام' سن مدنی کے غلام۔ تینوں خادمان اسلام' یہ تین تھے پیغمبر کے کام؟

حضورؐ کے کام کیا تھے۔ قرآن پڑھ کر سنانا۔ نعوذ باللہ۔ پیغمبر قرآن سناتا ہے یا کوئی اور چیز سناتا ہے۔ (قرآن)

باعمل عالم ولی ہوتا ہے

جو قرآن سنائے وہ پیغمبر کا وارث ہے۔ آج کہتے ہیں کہ مولوی ولیوں کو نہیں مانتے۔ مولوی پیروں کو نہیں مانتے' دین پوری کے نزدیک ہر عالم باعمل ولی ہے۔

حضورؐ نے فرمایا ورثۃ الانبیاء حضورؐ نے فرمایا

اکرموا العلماء حضورؐ نے فرمایا زوروا العلماء عالم کی زیارت کرو۔ ہر عالم کا احترام کرو۔ علماء میرے وارث ہیں۔

میرے محبوبؐ نے فرمایا۔ فضل العالم علی العابد۔ ایک آدمی کا بڑا جبہ بڑی تسبیح' بڑی ریش مبارک' اپنے آپ کو پیر اور ' کہتا ہے' مگر وہ عالم نہیں۔ یہ اگر ساری رات تہجد میں دس سپارے قرآن کے تلاوت کرتا ہے۔ میرے دلبر' میرے سرور' شافع محشر' ساقی کوثر' محبوب رب اکبر' میرے پیغمبر' سب سے برتر' انبیاء کے افسر فرماتے ہیں۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علیٰ ادناکم

ایک عالم جس کے سینے میں کتاب و سنت کی روشنی ہے۔ اس کی شان ساری رات کے بزرگ عابد پر ایسے ہے جیسے کملی والے کی فضیلت امت پر ہے۔ (سبحان اللہ)

دنیا پرست پیروں کا حال

جاگ رہے ہو؟ آج آپ کو بزرگوں کی صفات بتاؤں' تم تو دھوکے میں آگئے ہو۔ آج ہمارے پیر گھر میں آتے ہیں پوچھتے ہیں یہ بکری تیری ہے؟ جی میری ہے۔ اچھا مجھے دے دو ورنہ تعویذ دوں گا کہ یہیں تڑپ کر مرجائے گی۔

آج پیر کہتا ہے خاوند سے کہ تم چلے جاؤ یہ اکیلی آئے میرے پاس میں اس کو تعویذ دوں گا۔ یاد رکھو یہ ولی نہیں یہ کوئی اور بلا ہے۔

آج جس بستر پر پیر بیٹھ جائے اس کو لپیٹ دیتے ہیں کیوں بھائی! اس لیے کہ یہ متبرک ہوگیا ہے۔ اس کو کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ حضرت صاحب ہی اس پر بیٹھیں گے۔ ایسا کرنے والا پیر نہیں ہے۔ یہ تو کوئی لٹیرا

ہے۔ اللہ تمہیں لٹیروں سے بچائے۔ (آمین)

ہم کچی بات کریں تو آپ ناراض ہوجاتے ہیں۔ روزانہ اخباروں میں آتا ہے۔ فلاں جگہ پیر صاحب آئے' صبح کو اٹھے تو پیر بھی غائب' مرید کی لڑکی بھی غائب۔

پیر کہنے لگا پیسے دو' پیسے دگنے کر دوں گا۔ ایسا کرنے والا پیر نہیں' یہ کوئی جعل ساز ڈبہ پیر تو ہوسکتا ہے اللہ کا ولی نہیں۔ اللہ تمہیں اولیاء سے واسطہ عطا کرے۔ (آمین)

ولی گھر میں آئے تو گھر میں رحمت ہو۔ گھر میں ذکر کی آواز ہو' گھر میں قرآن کی آواز ہو۔ اولیاء اللہ گھر میں ڈیرہ لگائیں تو ساری رات گھر سے ذکر اور درود کی خوشبو آتی ہے۔

جھوٹا پیر مولانا رومی کی نظر میں

مولانا رومی فرماتے ہیں۔ شعر

کار شیطان رمیکند نامش ولی
گر ولی ایں است لعنت بر ولی

کام شیطان کا کرے اور جبے اولیاء والے پہنے۔ لبادہ اولیاء والا اوڑھ لے۔ مولانا رومی کہتے ہیں کہ اگر یہی ولی ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔ جھوٹے ولی بھی آتے ہیں۔ وہ گھوڑوں پر چڑھ کر لوگوں سے پیسے کماتے ہیں۔ بٹورتے ہیں' لوگوں سے دنیا اکٹھی کرتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان دھوکہ بازوں سے بچائے۔ (آمین)

صحیح ولی کی پہلی نشانی

اب سنئے۔ میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔ وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا رب رحمٰن خود ان کی تعریف کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں ولی اللہ وہ ہیں کہ قرآن کھولو' ان کو ٹٹولو' ان کو دیکھو' چیک کرو' سروے کرو' تلاش کرو' طلب کرو اس کو پھر قرآن پر پرکھو' اللہ والے کی پہلی نشانی ہے کہ اس میں غرور نہیں ہوگا' اس میں تکبر نہیں ہوگا' اس میں خودبینی' خود سرائی' آکڑ اور غرور نہیں ہوگا۔ ...ری ہوگی' فروتنی ہوگی' انکساری ہوگی' اللہ کی بندگی ہوگی۔

ولی غریب سے یہ نہیں کہے گا کہ میرا گلاس جدا' میرا ٹرے جدا' میرا بستر جدا' میرے مصلے پر پاؤں نہ رکھو' میرے گلاس میں پانی نہ پیو' اگر ایسا کیا تو یہ ولی نہیں یہ کوئی متکبر ہوگا۔

گردن اکڑی ہوئی ہو' پگڑی کا طرہ دو فٹ ہو۔ یہ ولی کی علامت نہیں۔ قرآن کہہ رہا ہے۔

ولی کی آنکھوں میں حیاء ہوگی - (سبحان اللہ) ولی پیغمبر کا عکس ہوگا۔ ولی حضورؐ کی شریعت کا تربیت یافتہ' اولیاء اللہ پیغمبر کے غلام' اولیاء اللہ مصطفیٰؐ کے تابعدار' اولیاء اللہ' محمد عربی کے رضا کار' اولیاء اللہ پیغمبرؐ کے علمبردار۔ (سبحان اللہ)

حضورؐ کی چال کا انداز

حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ جب مدینے میں چلتے تھے تو معلوم ہوتا کہ آپؐ پہاڑ سے اتر رہے ہیں۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں چلتے یوں معلوم ہوتا کہ جیسے

کوئی چیز گم ہو چکی ہے ہم اس کو تلاش کر رہے ہیں۔ ہماری نگاہوں میں حیاء' ہمارے قدم قدم میں مصطفیٰؐ کی ادا۔ یہ ولی ہے۔

حضورؐ کا غریب کی دعوت قبول کرنا

ولی میں تکبر نہیں ہوتا' اولیاء اللہ میں تکبر نہیں ہوتا' مخدوم صاحب! جنکے لیے دس دس ہزار کی ایک وقت پر دعوت کی جاتی ہے۔ یہ ولی کی علامات نہیں۔

آؤ! اپنے پیغمبر کی سیرت سنو!

حضورؐ نے فرمایا۔ لودعیت بقراع۔ اگر کوئی مجھے جنگل میں بلائے' سواری نہ دے ذی قواع رات کو بلائے الی قراع بکری کے جلے ہوئے پائے پکائے۔ لا جبت میں محمدؐ عربی اس غریب کی دعوت قبول کر لوں گا۔ یہ حضورؐ نے فرمایا سب کہو ﷺ

فرمایا ولی کی پہلی نشانی یہ ہے' وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

مرشد اسی کو رکھو' بیعت اسی کے ہاتھ پر کرو جس کی زبان پر ہر وقت اللہ کا ذکر ہو۔

تکبر نے شیطان کو برباد کیا

سنئے! اس میں تکبر نہ ہو۔ نبی کریمؐ نے فرمایا۔ شیطان کو تکبر نے برباد کیا۔ ایاکم والکبر فان الشیطان حمله الکبرلن لایسجد لآدم شیطان نے کیا کہا۔ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ

اَلْکٰفِرِیْنَ قرآن کہتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُتَکَبِّرِیْنَ۔ اللہ تکبر کو پسند نہیں کرتا' خدا عاجزی کو پسند کرتا ہے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے۔　　کہ دانہ خاک میں ملکر گل و گلزار ہوتا ہے

یہ تکبر' یہ اکڑ' گردن اکڑی ہوئی' غریب سے کہتا ہے میرے ساتھ ہاتھ نہ ملاؤ میرے ہاتھ میلے ہوتے ہیں۔ میرا جبہ خراب ہوتا ہے۔ میرے پلنگ پر نہ بیٹھ۔ میرے گلاس میں پانی نہ پی۔

ولی اس پیغمبر کا غلام ہوتا ہے کہ جس کے ستر صحابہ پانی پی لیتے ہیں۔ دودھ پی لیتے ہیں۔ میرا محمدؐ ان کا بچا ہوا خود پی لیتا ہے۔ (نعرے)

توجہ کرو۔ یہ رحمان کے بندوں کی پندرہ نشانیاں ہیں ان کو بیان کرنے کے لیے بھی پندرہ دن چاہیں۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ آپ کو بے مرشد نہ بنائے۔ (آمین)

جتن جتن ہر کوئی منگے بار منگ فقیرا　　جتن دا مل گکھ نہ چیندا ہارن دا مل پیرا
ہیرے دا مل لکھ ہزاراں گکھ دا مل کیٹرا　　او کی جانے قدر یارن دا بھڑا بے مرشد بے پیرا

اللہ ہمیں مرشد عطا فرمائے۔ (آمین)

خدا کی قسم جن لوگوں نے اہل اللہ کی صحبت کو پایا۔ جنہوں نے بزرگوں کا چہرہ دیکھا۔ میں نے ان کو رات کے وقت مصلے پر چیختے ہوئے دیکھا۔ میں نے ان کی نگاہوں میں حیاء دیکھی' ان کو مٹا ہوا دیکھا' کروڑ پتی ہیں مگر اللہ کے گھر میں جھاڑو دے رہے ہیں۔

قوالی کے شوقین نہ ہو۔ طبلے کی تھاپ پر ناچنے والے نہ ہوں۔ یہ ناچنے والے تو کوئی بندر بلا ہیں۔

ولی وہ ہیں جنکی نگاہ قرآن پر ہو۔

میں آپ کو بتاؤں گا۔ اولیاء اللہ کی پہلی نشانی یہ ہے۔ مرشد اس کو بناؤ۔ بیعت اس سے کرو' اس کی زیارت کرو' اس کی خدمت کرو' اس کی پہلی صفت یہ ہے کہ اس میں غرور نہ ہو اپنے آپ کو مٹا دے۔

حضورؐ میں عاجزی تھی

ذرا میری طرف دیکھنا' میرے محبوبؐ جارہے ہیں ایک عورت نے حضورؐ کو دیکھا تو کانپنے لگ گئی۔ میرے آقا کا چہرہ اللہ نے اپنی کاریگری کا عجیب شاہکار بنایا۔ حضورؐ نے فرمایا علیک السکینۃ علیک السکینۃ مائی آرام کر' مائی سکون کر' لیس انا بجبار وغضبان میں ظالم نہیں ہوں۔ میں جابر خاندان کا نہیں ہوں۔ انا بن امراۃ قریش تاکل القدید میں قریش خاندان کی عورت آمنہ کا فرزند ہوں جو گوشت خشک کرکے۔ کوٹ کر کھاتی تھی۔ میں ظالم بادشاہ کا بیٹا نہیں ہوں۔ میں محمدؐ غریب عورت کا بیٹا ہوں۔ حضورؐ نے عاجزی دکھائی۔

انداز خطابت

میں نے سیرت کی کتابوں میں نبیؐ کو جھاڑو دیتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آقا کو اپنی جوتی کو ٹانکے لگاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے محمدؐ کو بکریاں چراتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آقا کو لکڑیاں اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے محبوب کو

لونڈی کو پنکھا کرتے ہوئے دیکھا' اپنی نوکرانی کو پنکھا کیا۔ بی بی صدیقہؓ کہتی ہیں کہ میں گھر آئی بریرہ کو پسینہ' میں نے شاہ مدینہ کو دیکھا کہ پنکھا کر رہے ہیں۔ میں دوڑ کر گئی جاکر پنکھا پکڑ کر کہا۔ محبوبؐ یہ کیا؟ فرمایا هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانِ۔ صدیقہ! احسان کا بدلہ دے رہا ہوں۔ مجھے گرمی لگے تو بریرہ پنکھا کرتی ہے۔ نوکرانی کو گرمی لگ رہی تھی میں اس کے احسان کا بدلہ دے رہا ہوں' (سبحان اللہ) (نعرے۔ سرفراز و سربلند۔ دیوبند دیوبند)

حضورؐ کی سنت کا عاشق ولی (حضرت مدنیؒ)

مولانا مدنیؒ گاڑی میں سفر کررہے تھے۔ غالباً" لاہور جارہے تھے۔ ایک ہندو لیٹرین گیا۔ یہ ان کی کتاب سوانح حیات میں لکھا ہوا ہے۔

ہندو لیٹرین کی طرف گیا واپس آیا۔ چہرہ گندا' پراگندا' منہ پر کپڑا رکھے ہوئے کہہ رہا تھا کیا مصیبت ہے صفائی بھی نہیں کرتے' کون لیٹرین کو بھر آیا ہے' بدبو آرہی ہے۔

حضرت مدنیؒ نے دیکھا کہ ایک انسان کو تکلیف پہنچی ہے' ایک ہے ہندو ایک ہے انسان۔

تمہیں معلوم ہے کہ ایک کنجری نے کتے کو پانی پلایا اور بخشی گئی۔ یہ صحیح ہے۔ حضورؐ نے جس بوڑھی عورت کی گٹھڑی اٹھائی تھی وہ مسلمان نہیں تھی وہ تو کافرہ تھی۔ وہ کافرہ تھی اور محبوبؐ اس کی گٹھڑی اٹھا کر اس کے گھر پہنچا رہے تھے۔

مولانا مدنیؒ نے سگریٹ کی ڈبیاں اٹھائیں۔ کون مدنی۔ جس کے لاکھوں مرید۔ جس کے ایک سو ستر خلفاء' چالیس ہزار محدث جس کے شاگرد' شیخ

العرب والعجم' خدا کی قسم مدینے کی مسجد نبوی کا اتنا بڑا محدث۔ وہ جاکر اس پاخانہ کو صاف کرتا ہے اور اس ہندو سے کہتا ہے کہ جائیے پاخانہ صفا ہے۔ وہ ہندو غور سے دیکھ رہا ہے یہ کیا مولوی ہے' اس نے پاخانہ جاکر صاف کیا ہے۔ دراصل اس میں کچھ سبق تھا۔ یہ پاخانہ صفا نہیں ہو رہا تھا بلکہ اس ہندو کا دل کفر سے صفا ہو رہا تھا' نعرے ——————

نہ بھائی مجھے بات کرنے دو وقت تھوڑا ہے۔ انشاء اللہ آج ہم صرف آپکو سپرٹ لگائیں گے پھر وقت آئے گا کہ آپ کو ٹیکے لگائیں گے۔ میں خوشلد نہیں کر رہا۔

سنا ہے کہ یہاں کچھ عاشق رسولؐ رہتے ہیں۔ ان سے کہیں آئیں تم بھی اپنے پیر لاؤ' میں بھی اپنے مرشد لاتا ہوں۔ ایسا کوئی بندہ دکھائے۔

حضرت مدنی نے لیٹرین صاف کی واپس آکر بیٹھ گئے یہ بھی نہیں بتایا کہ میں کون ہوں۔ ایک اسٹیشن پر آئے تو ہزاروں آدمی۔ ہاتھوں میں ڈنڈے لیے ہوئے نعرے لگا رہے ہیں۔ شیخ الاسلام زندہ باد' شیخ مدنی' زندہ باد' شیخ العرب والعجم' زندہ باد' امیر جمعیت زندہ باد' صدر مدرس زندہ باد۔

وہ ہندو بڑا حیران ہوا۔ کہ لوگ چوم رہے ہیں' ہجوم ہے' لوگوں میں دھوم ہے' عجیب رنگ ہے اس ہندو نے آہستہ سے پوچھا کہ کون ہے' لوگوں نے بتایا کہ دیوبند کا صدر مدرس آقائے نامدار کے خاندان کا چشم و چراغ سید حسین احمد مدنیؒ ہے۔

وہ روتا ہوا آیا۔ قدموں میں گرا اور ہاتھ چوم کر کہا' حضرت آپ نے لیٹرین سے پاخانہ صفا نہیں کیا مجھ کافر کے دل کو صاف کر دیا ہے۔ مدنی! تیرا اخلاق دیکھ کر میرا دل بدل چکا ہے۔ آپ اسٹیشن سے باہر بعد میں جائیں پہلے اپنے نبیؐ کا کلمہ مجھے پڑھا دیں (سبحان اللہ) یہ ہے عاجزی شیخ الہند مولانا محمود الحسن' ہم حسن کے بھی غلام ہیں' احمد علی' محمد علی' حسین احمد ان ناموں میں

اہل بیت کا عشق ہے۔ ہمارے ناموں میں بھی عشق ہے۔ انشاء اللہ ـــــــــ

حضرت شیخ الہندؒ کی سادگی

شیخ الہندؒ دیوبند کی مسجد میں مغرب کے بعد اوابین پڑھکر کھڑے ہیں۔ مصر کا وزیر ان کو ملنے کے لیے آتا ہے۔ کہتا ہے یا شیخ! ایھا الشیخ الکبیر' تعال' ھنا ادھر آؤ! اس نے سمجھا کہ کوئی خادم کھڑا ہے۔ چوڑی دار پاجامہ' دو آنے کی ٹوپی' سادے کپڑے۔

آج تو مولویوں کے کپڑے دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے جیسے دلہن نکھری ہوئی۔ ابھی حجام خانے سے آئے ہیں۔ اسلام میں سادگی ہے۔ صفائی ہے۔ النظافۃ من الایمان - یہ نہیں کہ ایسے میلے کچیلے رہو کہ پاس بیٹھنے والے کو بدبو آئے۔

صفائی سنت نبوی ہے

اس لیے حضورؐ نے مسواک کو سنت قرار دیا۔ سرمہ لگانا سنت' عطر لگانا سنت' ہمارے دانت تو ایسے ہوتے ہیں جیسے تین مہینوں کی میل لگی ہوئی ہوتی ہے۔

مسواک کرنا میرے محبوب کی؟ (سنت) سرمہ لگانا میرے محبوب کی؟ (سنت) عطر لگانا میرے محبوب کی؟ (سنت)

وقت نہیں ورنہ میں ان تین چیزوں پر تقریر کرتا۔

میری اماں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں جب محبوبؐ کی ٹوپی کو نچوڑتی تو مدنی کی ٹوپی سے خوشبو کے قطرے نچڑتے تھے ویسے تو حضورؐ سراپا خوشبو تھے۔ مگر

اتنی خوشبو استعمال کرتے کہ مدنیؒ کی ٹوپی سے خوشبو کے قطرے نچوڑے جاسکتے تھے۔ (سبحان اللہ)
جس بستر پر آرام فرماتے سرہانے پر خوشبو کی مہک آتی تھی (سبحان اللہ)

مسواک کا فائدہ

آج مجھ سے تین موتی لے لو۔ مسواک کرنا حضورؐ کی سنت ہے۔ آج جس سے بات کرو اس کے قریب ہونے کو جی نہیں چاہتا بدبو آتی ہے۔ اس لیے فرمایا ہر نماز پر مسواک کرکے آؤ تاکہ تمہاری بدبو سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس طرف تو آپ کا خیال ہی نہیں۔
حضورؐ فرماتے ہیں کہ بغیر مسواک نماز پڑھو تو ایک نماز کا ثواب ہے۔ مسواک کرکے نماز پڑھو تو ستر نمازوں کا ثواب ہے۔

مسواک سے جنگ میں فتح

ایک جنگ کے دوران صحابہ نے مسواک نہ کی تو فتح نہ ہوئی۔ سارا دن لڑتے رہے۔ تلوار چلاتے رہے' مارتے رہے' گھماتے رہے' مگر فتح نہ ہوئی' ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا آج محبوبؐ کی سنت چھوٹ گئی تھی۔ انہوں نے کہا جلدی میں وضو کیا اور مسواک کسی نے بھی نہیں کیا تھا صحابی نے کہا جلدی سے مسواک کرو پھر نعرہ لگاؤ۔ فرماتے ہیں کہ مسواک کرکے نعرہ لگایا تو ایک گھنٹے میں قلعہ فتح ہوگیا۔ (سبحان اللہ) میری بات سمجھ آرہی ہے؟ (آرہی ہے) یہ دین ہے۔

اہل اللہ کی نشانی

اللہ والے کی پہلی نشانی یہ ہے' فرمایا وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا ۔ جب وہ زمین پر چلتے تو سکون سے' آرام سے' ہم چلتے ہیں تو ایسے آواز آتی ہے جیسے گھوڑا چلتا ہے۔ ٹک' ٹک' ٹک۔ گھوڑے کی طرح چلتے ہیں۔ فرمایا رحمان کے بندے ایسے چلتے ہیں کہ آواز بھی نہیں آتی۔ یہ اہل اللہ کی پہلی نشانی ہے۔

گردن اکڑی نہیں ہوتی۔ قرآن کہتا ہے وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۔ پیر سائیں۔ میری دھرتی پر اکڑ کر نہ چل۔ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۔ تو جو اکڑ کر چلتا ہے۔ ڈھینگ مار کر چلتا ہے تیرے بوٹ مارنے سے میری زمین نہیں پھٹ سکتی۔ تیرے اکڑنے سے تو پہاڑ کی چوٹی پر نہیں پہنچے گا' وہی پانچ فٹ کا ہی تو رہے گا۔ آرام سے چل۔

حدیث میں آتا ہے زمین کہتی ہے۔ مٹی کے پتلے' میرے اوپر ہوش سے چل' آج تو مٹی سے نفرت کرتا ہے۔ کل تجھے مٹی میں آنا پڑے گا۔

اے کہ خاک آپ دیدہ خاکیا بیدار باش' خاک بودی خاک گردی درمیاں ہوشیار باش

مٹے کا پتلا مٹی میں جائے گا۔ میں تو اور جملہ کہتا ہوں۔ یااللہ ہمیں قبر نصیب کرنا۔ ہم نے ہزاروں لاشوں کو دیکھا ہے جنکو کتوں اور کیڑوں نے کھایا ہے۔ نہ کفن ملا نہ دفن ملا۔ اللہ ہمیں قبر نصیب فرمائے۔ (آمین)

اہل اللہ کو دیکھنا ہو تو قرآن کھولو سامنے آتے ہوئے کو دیکھو کہ کیسے چلا آرہا ہے۔ جو زمین پر آرام سے چلے۔ یہ ولی کی پہلی علامت ہے۔ تکبر نہ کرے' غرور نہ ہو۔

نگاہ جھکا کر چلنا اہل اللہ کی نشانی ہے۔

صحابہ کہتے ہیں کہ جب ہم قادسیہ سے گزر رہے تھے' دس ہزار صحابہ تھے سب کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں۔ عورتیں کہنے لگیں یہ اندھے تو نہیں ہوگئے۔ جو یہود و نصاریٰ' کی عورتیں ناچ رہی تھیں' ڈانس کر رہی تھیں' کہنے لگیں یہ کیسے اندھے ہیں۔ ہمارے حسن پر تو دنیا فریفتہ ہے۔ ایک عورت کہنے لگی یہ مصطفیٰ کے تربیت یافتہ ہیں۔ یہ غیر عورتوں کو نہیں دیکھا کرتے دوسری عورت کہنے لگی جب ان مصطفیٰ کے غلاموں میں اتنی حیا ہے تو ان کے آقا محمدؐ میں کتنی حیا ہوگی۔ تیسری عورت کہنے لگی آؤ! پھر باپ کی دنیا چھوڑو۔ اسلام بھی مصطفیٰؐ کا قبول کرلیں۔ جب محمدؐ کے غلام مردوں میں اتنی حیا ہے تو ان کی عورتوں میں کتنی حیا ہوگی۔ ان کی عورتیں کتنی پاکیزہ ہونگی۔ کہنے لگیں او مدینے والو! محمدؐ عربی کے کلمہ خوانو! مسلمانو! تھوڑی دیر رک جاؤ' ہم نے اپنے مذہب کو خیر باد کہہ دیا ہے ہم بھی تمہارے محمدؐ کا اسلام قبول کرتی ہیں۔ تمہاری رفتار کو دیکھ کر یہود و نصاریٰ کی ستر عورتوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

سر میںورولیم Life of Muhammad میں۔ متعصب انگریز نے لکھا ہے یہ تمہاری تاریخ ہے' یہ تمہارا ماضی ہے۔

سنو! ہر ایک کو مرشد نہ بناؤ۔ پہلے دیکھو' اگر وہ نماز نہیں پڑھتا' اگر اس کے چہرے پر داڑھی نہیں تو یہ ولی نہیں ہے۔ جس کے چہرے پر سنت رسولؐ نہیں یہ ولی نہیں۔ جو سنت کا پابند ہے ولی وہی ہے۔

جو خلاف سنت کام کرے وہ ولی نہیں

مولانا تھانویؒ کہتے ہیں کہ مجھے مرشد کی تلاش ہوئی۔ میں ایک آدمی کے پاس گیا لوگ اس کے پاس جمع تھے۔ اس نے بیٹھے بیٹھے کعبے کی طرف منہ کرکے تھوک دیا۔ میں نے پڑھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ میں نے کہا او پاگل!

حضورؐ فرماتے ہیں جو کعبے کی طرف منہ کرکے تھوکے قیامت کی دن وہ تھوک انگارہ بن کر اس کی پیشانی پر چپکایا جائے گا۔ تمہیں تھوکنے کا بھی پتہ نہیں۔ ارے تو رسول اللہؐ کے مصلے کا وارث ہے تیری بیعت حرام' تجھے دیکھنا حرام ہے' ولی وہ ہے جو سنت کے خلاف قدم نہ اٹھائے۔

اہل اللہ سے مستحب بھی قضا نہیں ہوتا

یہ تمام بزرگ حضرت معین الدین چشتیؒ بایزید بسطامیؒ جنید بغدادیؒ علی ہجویریؒ، قطب الدین اولیاءؒ، نظام الدین اولیاؒ، بختیار کاکیؒ، فریدالدین گنج شکرؒ، بہاؤ الحق زکریاؒ، عبدالقادر جیلانیؒ یہ سب اللہ اور رسول کے سچے غلام تھے۔ ان سے مصطفیؐ کا مستحب بھی کبھی قضا نہیں ہوا تھا۔

اہل اللہ کے مزارات پر جانا چاہیئے

ہم بھی اہل اللہ کے مزارات پر جاتے ہیں۔ لیکن ڈھول لیکر نہیں۔ تنبورے لے کر نہیں۔ دھمال ڈال کر نہیں۔ قوالی لے کر نہیں۔ گانے بجانے اور اس قسم کے فراڈ لیکر نہیں۔ بلکہ قرآن لیکر' فاتحہ پڑھتے ہوئے جاتے ہیں۔ قل ہو اللہ پڑھتے ہوئے جاتے ہیں۔ ولی کی زیارت کرتے ہوئے خدا کی رحمت برساتے ہوئے' اللہ ہمیں صحیح دین عطا فرمائے (آمین)۔ یہ سارے بزرگ

ہمارے ہیں۔ یہ جتنے بزرگ سو رہے ہیں یہ قوالیاں کرواتے تھے؟ (نہیں) عورتوں کو نچواتے تھے؟ (نہیں) تالیاں بجواتے تھے؟ (نہیں) لوٹ لٹواتے تھے؟ (نہیں)۔

اگلے دن عبداللطیف شاہ بھٹائی کے میلے کا اعلان تھا۔ بھٹائی کا میلہ ہوگا۔ کتوں کی لڑائی ہوگی، ریچھ کا ناچ بھی ہوگا، لوٹ بھی ناچیں گے، کنجریوں کا مجرا بھی ہوگا، یہ عبداللطیف شاہ بھٹائی کا میلا ہو رہا ہے؟ مراثی نچا کر ولی کی قبر پر رحمت نازل کروا رہے ہیں؟ اف لکم۔ بے وقوف۔

ایک آدمی وہاں قرآن پڑھتا ہے، ایک آدمی وہاں تین دفعہ قل ہو اللہ پڑھتا ہے۔ کہتا ہے یااللہ اس کا ثواب عبداللطیف بھٹائی کی روح کو پہنچا۔ ایک آدمی تبلے بجاتا ہے، تبلے کا ثواب پہنچے گا یا قل ہو اللہ کا؟ (قرآن کا)

مراثیوں کا ثواب پہنچے گا؟ (نہیں) کتے لڑانے کا ثواب پہنچے گا؟ (نہیں)۔ یہ لوگ ولی کے گستاخ ہیں۔ میں غلط کہتا ہوں تو حکومت مجھے اندر کر دے۔ ان لوگوں نے ولیوں کو بدنام کر رکھا ہے۔

عورتوں کو مزارات پر جانے کی ممانعت

ولیوں کی قبروں پر عورتوں کو جانے کی اجازت ہے؟ (نہیں) حاجی بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیں آج بھی جنت البقیع میں کسی عورت کو جانے کی اجازت ہے؟ (نہیں) یہ وہ نہیں روک رہے گنبد خضریٰ کا مکیں روک رہا ہے۔

ہمیں کہتے ہو ولیوں کو نہیں مانتے تم کیا مانتے ہو۔ تم تو چونے کے عاشق ہو۔

ملتان میں سوا لاکھ ولی ہیں۔ قبریں چار ہیں۔ بہاؤ الحق زکریا، شاہ رکن عالم، حضرت شاہ شمس تبریز، شاہ جمال، شاہ جمال کی قبر پر جا کر کہتے ہیں پیارا

پیارا شاہ جمال' پتر دیویں رتہ لال' یہ وہاں شاہ جمال کے مزار پر نعرہ لگاتے ہیں۔
بڑی حیرانی' عقیدہ شیطانی۔

شاہ جمال بیٹا دیتا ہے؟ (نہیں) تم شاہ جمال کے بیٹے ہو؟ (نہیں) تمہارے باپ کا نام شاہ جمال ہے؟ (نہیں) وہاں نعرے لگاتے ہیں پیارا پیر۔ شاہ جمال بیٹا دیتا۔ رتہ لال' کالا نہ دیتا رنگ لگا کر دیتا۔ اللہ تمہیں اولیاء سے پیار دے۔

ملتان میں سوا لاکھ ولی ہیں۔ چار قبروں پر قبے ہیں۔ شاہ رکن عالمؒ' حضرت شاہ شمس تبریزؒ' حضرت ذکریاؒ' شاہ جمالؒ اللہ ان کی قبروں پر رحمت نازل فرمائے۔ میں باوضو کھڑا ہوں جہاں ان کی قبر ہے' جہاں غلاف' جہاں چونا' جہاں قبہ' مرد' عورتیں' قوال' ملنگ' تلنگ' ننگ' دھڑنگ' سب کچھ اور جس قبر پر قبہ نہیں اونچی قبر نہیں' چونا نہیں' غلام نہیں' نہ کوئی اس کی زیارت کرتا ہے نہ کوئی فاتحہ کے لیے جاتا ہے۔ میں لوگوں کو سمجھ گیا ہوں یہ چونے اور قبوں کے عاشق ہیں۔ یہ ولیوں کے دشمن ہیں۔

ہر قبے والا ولی نہیں ہوتا

ہر قبے میں ولی نہیں ہوتا۔ یہ مسٹر جناح ولی تھا؟ (نہیں) اس پر پانچ لاکھ کا قبہ بنا دیا یہ ولی اللہ بن گیا ہے؟ (نہیں) لیڈر تھا۔ ایک مسٹر تھا۔ ولی تو نہیں تھا۔ یہ نماز پڑھا سکتا تھا؟ (نہیں) حاجی تھا؟ (نہیں) لیڈر تھا مگر ولی نہیں تھا معلوم ہوا قبے میں ولی نہیں ہوتا۔ کسی قبے میں مسٹر بھی ہوتا ہے۔ نعرے

آزادی میں ہمارا حصہ بھی ہے

وکیل تھا۔ اچھا وکیل تھا۔ آپ کے کراچی کا تھا۔ بڑا فائدہ ہوا۔ مگر سپورٹ علماء کی تھی۔ کام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے کیا۔ فتویٰ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے دیا۔ قربانی عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے دی۔ یہ غریب تو ایک دا بھی جیل میں نہیں گیا۔

پھول پتوں پر تو سب کی نظر نثار ہے
مگر جڑ کی خبر نہیں جس کی اصل بہار ہے

افسوس کی بات ہے اس جنگ آزادی میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ آج ہمارے علماء کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

میں ولی کی نشانیاں عرض کر رہا ہوں۔ تم تو ہو چونے کے عاشق' کسی کو غازی عبداللہ۔ کسی کو کھاپن پیر' کوئی دھڑکی پیر' چوہے شاہ' گھوڑے شاہ' دماغ خراب' اللہ تمہیں اولیاء کی صحیح قدر عطا فرمائے (آمین)۔ تم زندوں کے دشمن ہو۔ ہمارے پاس ایسے ولی ہیں جن کو ہر رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے۔

حسین احمد مدنیؒ اصلی ولی

یہ مولانا حسین احمد مدنیؒ ولی نہیں؟ جس نے چالیس ہزار کو احادیث پڑھائی۔ ایک تکبیر اولیٰ قضا نہیں ہوئی۔ حسبی نسبی سید ہے' اور خدا کی قسم پوری زندگی اس کی تہجد بھی قضا نہیں ہوئی۔

مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا حسین احمد مدنیؒ روزانہ تہجد میں پندرہ سپارے تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ ولی تھے۔

ولی کی تین نشانیاں

مولانا لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ولی کی تین نشانیاں ہونی چاہئیں۔ اللہ کی عبادت کرے۔ رسول اللہ کی اطاعت کرے، مخلوق کی خدمت کرے۔

اللہ کی عبادت کرے، نماز عبادت ہے، روزہ عبادت ہے، حج عبادت ہے، زکوۃ عبادت ہے، منت عبادت ہے، پکار عبادت ہے، عبادت اللہ کی ہے۔

اطاعت مصطفیٰ کی ہے۔ خدمت خلق خدا کی۔ جو یہ کام کرے یہ ولی ہے۔

جو صرف اپنا پیٹ پالے وہ ولی نہیں۔ بقول مولانا کے ڈبل ڈیکر۔ ڈبل روٹی کھائے، ڈبل ڈیکر، یہ ولی نہیں ہوتے۔

پہلی نشانی سنئے، آپ تھکے تو نہیں بیٹھے؟ (نہیں) میں بارہ بجے سے پہلے بس کر دوں گا۔ دیر ہو رہی ہے۔ توجہ فرمائیں۔ اللہ تمہیں نیکوں سے محبت عطا کرے (آمین) خدا کسی کو بے مرشد نہ بنائے۔ (آمین)

ولی یہ ہیں

میں نے عبدالہادی دین پوری کو ولی دیکھا ہے۔ بیس پارے روزانہ قرآن کی تلاوت کرتے۔

میں نے احمد علی لاہوریؒ کی ساری ساری رات مٹھیاں بھری ہیں۔ میں ان سے بیعت تھا۔ پانچ پارے رات کو تہجد میں پڑھا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے بیٹا روزانہ پانچ سو دفعہ میں مصطفیٰ پر درود پڑھ لیتا ہوں۔

میں نے مولانا زکریا ولی کو دیکھا۔ ایک سو پچھتر ان کے خلفاء ہیں۔ ایک سو پچھتر آدمیوں نے ان سے فیض حاصل کیا ہے۔ (سبحان اللہ) میں نے مولانا

عبدالقادر رائے پوری ولی کو دیکھا ہے۔ میں نے مولانا خورشید احمد شاہ مولانا مدنیؒ کے خلیفہ کو دیکھا جو صبح سے عشاء اور عشاء سے صبح تک سارا وقت قرآن خوانی میں گزار دیتے۔ (سبحان اللہ)

یہ ولی نہیں

یہ ولی ہے؟ جو روٹی کھا کر ساری رات سو جائے۔ صبح کہیں یہ حضرت نماز پڑھ لیں تو جواب ملتا ہے میں مدینے پڑھ آیا ہوں۔ روٹی لے آؤ۔ مکار آدمی۔

ایک مکار ہمارے علاقہ میں ہے۔ یارسول اللہ یارسول اللہ' پھر وہاں جاکر گر پڑتا ہے۔ پوچھا کیا ہوا کہنے لگا رسول اللہؐ آئے تھے ان کے قدموں میں گر پڑا تھا۔ اس بے وقوف کو نبی ملنے آئے تھے۔ (العیاذ باللہ)

ایک جھوٹا ولی تھا' لوگوں کو تعویذ لکھ دیتا تھا۔ لڑکا نہ لڑکی۔ یہ ہے مکار ولی جو بھی اس کو کہتا لکھ دیتے تھے۔ لڑکا نہ لڑکی۔ اگر لڑکا پیدا ہوتا تو کہتا کہ میں نے تو لکھ دیا تھا لڑکا' نہ کہ لڑکی' اگر لڑکی پیدا ہوتی تو کہتا میں نے یہی لکھا تھا۔ لڑکا نہ۔ لڑکی

اگر کچھ بھی پیدا نہ ہوتا تو کہتا میں موڈ میں تھا لکھ دیا تھا۔ لڑکا نہ لڑکی۔ لڑکا نہ لڑکی۔ یہ ہے مکار۔ میں کہتا ہوں کھرا دودھ ہو۔ (آمین) کھری غذا' کھرا گھی' کھرا کلمہ' کھرا مذہب' کھرا مرشد' کھرا پیغمبر' کھرا خدا عطا ہو۔ (آمین) ہم تو ملک میں ملاوٹ ختم کرنے آئے ہیں۔ انشاء اللہ

یہ ہر ایک بزرگ کی گدی پر قبضہ کرنے والوں کو نہیں آنے دیں گے۔ ہم مکار کو مکار کہیں گے۔ غدار کو غدار کہیں گے۔ نیکو کار کو نیکوکار کہیں گے۔ نعرے ———

ہم کرامات کے بھی قائل ہیں

میں بات مختصر کرتا ہوں۔ کرامات سناؤں تو آپ حیران ہوجائیں گے۔
میں کرامات کا قائل ہوں۔
یہ بات بھی آج میں ڈنکے کی چوٹ کھلے لفظوں میں کہہ دیتا ہوں
میرے محبوب کا ہر صحابی ولی تھا۔
کرامات بھی ظاہر ہوئیں۔ کیا حضرت فاروقؓ کی کرامات ظاہر نہیں ہوئیں؟ پانی میں آگ میں، ہوا میں، مٹی میں۔

صدیق اکبرؓ کی کرامت

صدیقؓ کی کرامت بتاؤں۔ صدیق اکبرؓ ایک مرتبہ روٹی کھا رہے تھے پیالہ سامنے رکھا ہوا تھا۔ فرمایا سبحان اللہ۔ تم بھی کہہ دو۔ سبحان اللہ اس اللہ کے ذکر کا اتنا اثر ہوا کہ وہ پتھر کا پیالہ اس سے بھی سبحان اللہ۔ سبحان اللہ کی آواز آنی شروع ہوگیا۔ اس نے بھی اللہ کا ذکر شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر پر گریہ طاری ہوگئی اور دور جاکر بیٹھ گئے۔ فرمایا اللہ کے ذکر نے پتھر کے پیالہ کو بھی مست کر دیا۔ پیالہ بھی سبحان اللہ کہتا رہا۔ صدیقؓ بھی سبحان اللہ کہتے رہے۔ یہ ان کی کرامت تھی۔

کرامت، معجزہ، ولی، نبی کے اختیار میں نہیں

یہ بات بھی آپ کو بتا دوں۔ کرامت اور معجزہ، ولی اور نبی کے اختیار

میں نہیں ہوتے' کرامت اور معجزہ خدا کے محتاج ہوتے ہیں۔ خدا کی قدرت' نبی کا معجزہ' ولی کی کرامت' کرامت اور معجزہ اللہ کے محتاج ہوتے ہیں۔ خدا کی قدرت کسی کی محتاج نہیں ہوتی۔ سمجھ آرہی ہے؟ (آرہی ہے)

ولی کی پہلی نشانی وعباد الرحمن الذین یمشون علی الا رض ھونا - زمین پر سکون سے' آرام سے' تسلی سے' عاجزی سے' تواضع سے چلے' تکبر' تبختر عجب' خودبینی' خودسری' آکڑ اور غرور نہ ہو۔ جس میں آکڑ اور غرور ہو یہ ولی نہیں۔ متکبر ہے۔ فرعون کو تکبر نے مارا۔ انا ربکم الا علیٰ شیطان نے کہا انا خیر منه میں تم سے اچھا ہوں۔ تکبر نے مارا۔

تکبر مکن ز-نہار اے پسر۔ تکبر عزازیل راخوار کرد

آج مولوی کہتا ہے میرے مقابلہ کا کون ہے۔ پیر کہتا ہے میرے مقابلہ کا کون ہے۔ سب کہتے ہیں' میں' میں' دعا کرو یہ میں نہ رہے۔

ہائے تو کو اتنا مٹا کہ تو نہ رہے
تیری ہستی میں رنگ و بو نہ رہے

ہو میں اتنا کمال پیدا کر
کہ جو ذات ہو کہ رہے تو نہ رہے

تو کچھ نہیں سب کچھ وہ ہے (اللہ)

میں ایک بات سنا کر بات ختم کروں،تقریر ابھی بہت لمبی تھی۔ اتنی دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو صحیح مرشد عطا فرمائے۔ (آمین) نقلی' جعلی' دھوکے بازوں' فراڈیوں سے خدا تمہیں بچائے۔ (آمین) ہم علماء کرام چیکنگ کرنے والے ہیں۔ لوگ آکر دکانوں پر چیکنگ کرتے ہیں کہ سودا کھوٹہ تو نہیں۔ ہم چیکنگ کرتے ہیں کہ یہ پیر کھوٹہ تو نہیں۔ یہ مولوی کھوٹہ تو نہیں۔ اللہ تمہیں

کھرا عالم، کھرا ولی عطا فرمائے

ولی اور بادشاہ

ایک بادشاہ گزر رہے تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ بڑے، کروفر سے، بڑے سج دھج سے، بڑے رعب سے، بڑی فوج میں، بڑی موج میں، بڑے سپاہی، بڑا لشکر، بڑا انتظام، بڑا اہتمام، بڑا پروگرام، بڑے خاص و عام، بڑے وزیر، بڑے مشیر، بڑے گھوڑے، جوڑے ان کے ساتھ گزر رہا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ نعم الامیر علٰی باب الفقیر، بئس الفقیر علٰی باب الامیر۔

ایک اللہ والا تنور کے پاس بیٹھا تھا۔ درود شریف پڑھ رہا تھا۔ ولی کی نشانیاں یہی ہیں کہ ان کی زبان پر یا ذکر ہوگا یا قرآن کی تلاوت ہوگی۔ یا ذکر کی حلاوت ہوگی۔ یا درود میں محمدؐ کی اطاعت ہوگی۔ (سبحان اللہ)

بادشاہ گھوڑا دوڑاتے ہوئے آیا۔ فقیر قبلہ رو، باوضو، یکسو، خدا کے روبرو، رحمت کی جستجو، بیٹھا ہے ہو بہو۔

بادشاہ نے کہا السلام علیکم۔ آہستہ سے کہا وعلیکم السلام یہ نہیں کہ وعلیکم السلام آئیے جناب چیئرمین صاحب۔

آہستہ سے وعلیکم السلام کہا۔ بادشاہ نے پوچھا کیا حال ہے؟ فرمایا ٹھیک حال ہے۔ کہنے لگے کیسے بیٹھے ہو؟ فرمایا بالکل ٹھیک ہوں۔ رات کیسے گزری ہے؟ فرمایا تم سے اچھی۔ وہ کیسے۔ فرمایا تو سویا شراب پی کر۔ میں سویا قرآن پڑھ کر۔ تو سویا زنا کرکے، میں سویا ذکر خدا درود مصطفیٰؐ پڑھ کر تجھ پر لعنت برستی رہی۔ مجھ پر رحمت برستی رہی۔ اس نے پوچھا کیسے گزر رہی ہے۔ فرمایا بہت اچھی۔ اس کی رضا پر راضی ہوں۔ تو اپنے لشکر میں، مستی میں جارہا ہے

میں تنور پر بیٹھ کر ذکر کر رہا ہوں۔

بادشاہ نے کہا مجھے پہچانا میں کون ہوں؟ تکبر تھا۔ میں میں۔ ایک نے کہا تھا میری کرسی، نتیجہ غلط بھگتنا پڑا۔ مجھے جانتے ہو میں کون ہوں؟ فرمایا جانتا ہوں۔ ابتدا میں تو پانی کا قطرہ، منی کا قطرہ، جہاں سے نکلا وہ جگہ بی پلید، تو بھی پلید، جب تو مرے گا بدبودار لاش ہوگی، تجھے قبر میں پھینک دیا جائے گا۔ کوئی ساتھ نہیں جائے گا۔

اب بھی میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو نے لباس پہن رکھا ہے اگر تیرے پیٹ کو کھول دوں تو اندر سے پاخانے کی تھیلی نکل آئے گی۔ چپ ہوگیا۔ بادشاہ کو کچھ سمجھ آگئی کہ حقیقت میں میں کون ہوں۔

پوچھا کہ میرے لائق کوئی خدمت، اللہ والے نے فرمایا کہ کوئی خدمت نہیں آپ جائیں۔ میں جس کے دربار پر بیٹھا ہوں ٹھیک بیٹھا ہوں۔

پوچھا کوئی مکان چاہئے؟ اللہ والے نے فرمایا اور مکان کیا چاہئے۔ کوئی بستر؟ فرمایا یہ چٹائی کافی ہے۔ یہ تیرے اس بستر سے بہتر ہے کیونکہ اس پر میں محمدؐ کا قرآن پڑھتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

بادشاہ نے کہا کہ میرے لائق کوئی خدمت؟ فرمایا تم کیا کر سکتے ہو۔ تم تو خود محتاج ہو۔ خود موت کا شکار ہوجاؤ گے۔ لشکر چھوڑ دے تو آپ کو کوئی پوچھنے والا نہ ہوگا۔ جاؤ چلے جاؤ۔

بادشاہ نے کہا کہ نہیں۔ میرے ساتھ لاکھوں کا لشکر ہے۔ پیچھے ہیں مادی طاقت ہے، بڑے وزیر ہیں، بڑے سازو سامان ہے۔ بتاؤ آپ کو کیا چاہئے۔

اللہ والے نے کہا اچھا اگر آپ نے ضرور کرنا ہے تو یہ دو کام کریں رات کو مجھے مچھر تنگ کرتے ہیں اور دن کو مکھیاں۔ ان کو آڈر دو کہ یہ بھاگ جائیں کہنے لگا ہیں؟

کہا بدھو - جس کا حکم مکھی اور مچھر نہیں مانتے وہ میرا کام کیا کرے

گل۔ جاؤ جا کر اپنا کام کرو۔
اللہ والے علاج کرتے ہیں۔
خدا کی قسم میں کا تکبر' میں کی گردن کو کاٹ دیتے ہیں
عاجزی محمدؐ کی جوتی میں پہنچا دیتی ہے۔ (سبحان اللہ)
بادشاہ کا دماغ صحیح ہوا پگڑی اتار کر پاؤں میں پھینک دی کہنے لگا کہ آج مجھے حقیقت معلوم ہوئی میں تو کسی کو بھی آڈر نہیں کر سکتا میں تو کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ وہی ہے۔ (اللہ) فرمایا میں یہی سمجھانا چاہتا تھا کہ بادشاہ تو نہیں۔ بادشاہ میرا اللہ ہے۔
آج مجھے دوستوں نے یہی حکم دیا کہ اولیاءؒ کی شان بیان کروں۔

آج بھی اہل اللہ دنیا میں موجود ہیں

الحمد للہ ہمیں بزرگوں سے تعلق ہے۔ اہل اللہ سے تعلق ہے' ان کی زیارت کی ہے۔ ان کی بیعت کی ہے۔ آج بھی دنیا خالی نہیں۔ آج بھی اللہ والے موجود ہیں۔
محبوبؐ کی حدیث سن لو! لا تقوم الساعة حتی یقال فی الارض اللہ اللہ میرے مدنی کریمؐ' گنبد خضریٰ کے مکینؐ' روح دو عالمؐ' رحمت دو عالمؐ فرماتے ہیں' اتنی دیر تک دنیا برباد نہیں ہوگی جبتک اس دھرتی پر اللہ اللہ ہو گا۔
کیا ہو گا؟ اللہ اللہ
خدا کی قسم حدیث پڑھ رہا ہوں فرمایا اس وقت تک یہ دنیا برباد نہیں ہوگی۔ کہا کہ عذاب نہیں آئے گا جب تک اس دھرتی کی پیٹھ پر اللہ' اللہ' اللہ ہوگا۔ قوالی ہوگی' گانا ہو گا؟ کنجریوں کا ناچ ہوگا؟ ریڈیو کی چیخیں ہونگی؟ (نہیں)

بلکہ اللہ اللہ ہوگا۔

اللہ والے کی بات

آؤ سنو! مولانا زکریاؒ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو آؤ آکر اتنا اللہ اللہ کرو کہ قیامت بھی ٹل جائے اور روٹھا رب بھی راضی ہو جائے۔ (آمین)

بقیہ تقریر پھر کبھی آکر کروں گا۔ میں تقریر نہیں کر سکا۔ ابھی پہلی آیت کی پوری تشریح نہیں کی۔ ولی اللہ کی پندرہ نشانیاں ہیں۔

جو کچھ میں نے عرض کیا آپ نے غور سے سنا؟ (جی ہاں) محبت سے سنا؟ (جی ہاں) موتیوں کو چنا؟ (جی) آپ ناراض ہیں یا راضی ہیں؟ (راضی) ناراض ہو کر کیا کریں گے؟ ہاں کر تو سکتے ہیں۔ مولانا غلام اللہ خان پر استرا چلایا۔ ہمارے کئی بزرگوں پر حملے ہوئے۔ اس کی قابلیت تو آپ میں بہت ہے۔ مگر اللہ فضل کرے گا۔ انشاء اللہ یہ جم غفیر' یہ مجمع کثیر' یہ روشن ضمیر' بفضل رب قدیر' الحمد للہ میرے دوستوں کو راستہ مل چکا ہے۔

میرے دوست مدینے کی راہ پر چل چکے ہیں۔ میرے ان دوستوں کے پاس کتاب و سنت کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ اب یہ گمراہ' روسیاہ نہیں ہونگے۔ اب یہ بیدار ہو چکے ہیں۔ رسول اللہ کے تابعدار ہو چکے ہیں۔ انشاء اللہ
ہم حق پہنچاتے رہے گے۔ انشاء اللہ

آپ کے عقائد و اعمال کی اصلاح ہوگی۔ انشاء اللہ۔ جو مین آپ کو پیغام دے رہا ہوں یہ حق ہے یا آپ کو شک ہے؟ (حق ہے) جو کہتے ہیں حق ہے وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔ نعرے۔ نعرہ تکبیر' اللہ اکبر۔ سرفراز و سربلند۔ دیوبند دیوبند۔ سعادت مند دانشمند دیوبند دیوبند

اس میری تقریری میں غلو تھا؟ (نہیں) فساد تھا؟ (نہیں) مذہب برباد تھا؟

(نہیں) میں نے جو کچھ عرض کیا وہ کتاب و سنت سے تھا؟ (جی ہاں) تصدیق ہے؟ (ہے) میں دعا کرتا ہوں خدا میرے اور آپ کے اعمال و عمل کی اصلاح فرمائے۔ (آمین)

تقریر رہی ادھوری پھر آکر انشاء اللہ کروں گا پوری۔

اقول قولی هذا واستغفر الله العظیم

معاملات

بمقام ملتان

معاملات

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ۔
الحمد للّٰہ رب العالمین۔ والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلٰی خلفاء الراشدین المھدیین وعلٰی الہ الطیبین الطاہرین وعلی من تبعھم اجمعین الی یوم الدین۔
فاعوذباللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
اَرَئیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ۔ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ۔ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَاءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔
وقال النبی ﷺ انا وکافل الیتیم ھکذا۔ من مسح علی رأس الیتیم فلہ بکل شعرۃ حسنۃ
وقال النبی ﷺ رب رجل مطعمہ حرام و ملبسہ حرام فمدیدہ فیقول یارب یارب انٰی یستجاب لہ۔ رب اشعث اغبرمدفوع بالابواب۔ لواقسم علی اللّٰہ لابر
وعن عبادۃ ابن صامتؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اضمنولی ستاً من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتمْ ولوفوا اذ وعدتم وادوا اذا تمنتم۔ واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم اوکما قال النبی ﷺ
وقال النبی ﷺ الا اخبر کم بافضل من صلاۃ وصیام قیل یارسول اللّٰہ بلٰی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین۔
وقال النبی ﷺ صل من قطعک واعف عن من ظلمک

واحسن الیٰ من اساء الیک

وقال النبی ﷺ لانزال جبریل یوصینی فی حق الجار حتی ظننت سیورثہ۔

وقال النبی ﷺ العالم والعلم والعمل فی الجنة اذا کان العالم لم یعمل بما یعلم کان العلم والعمل فی الجنة وکان العالم فی النار۔

وعن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من حفظ من امتی لربعین حدیثا علیٰ امرالدین۔ کنت لہ شہیدا وشفیعاً و یحشر یوم القیامة من زمرة العلماء۔ صدق اللہ مولانا العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم

ہمیں پھر دعوت دین الٰہی عام کرنا ہے
جہان کل میں پھر سے دبدبہ اسلام کرنا ہے

جس کام کے لیے آئے وہ کام نہ بگڑے
بر جائے تو جائے مگر اسلام نہ بگڑے

اب کہتا ہے اسلام فریاد کر کے
مجھے کب چھوڑو گے آزاد کر کے

بے کے شد دین احمد ہیچ باؤ یار نیست
ہر کس باکار خود بادین احمد کارنیست

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جائیں
اگر کچھ ہوسکے تو خدمت اسلام کر جائیں

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے

دل مرتضیٰ سوز صدیق دے

رلو ملتی ہے شب کو تاروں سے

لور ہدایت نبی کے یاروں سے

صدیق عکس حسن کمال محمد است

فاروق ظل و جلوہ جلال محمد است

عثمان شمع ضیائے جمال محمد است

حیدر باغ و بہار خصال محمد است

اسلام ما اطاعت خلفاء راشدین

ایمان ما محبت ونش بیت و آل محمد است۔

درود شریف پڑھیں۔

تمہید

بزرگان دین' مکرم حاضرین' محترم سامعین' امت بہترین' کل سے مسلسل تبلیغی اصلاحی پروگرام شروع ہے۔ مبلغین' مقررین لور حاملین دین متین' کتاب و سنت کی روشنی سے پیغام اسلام' سیرت خیرالانام' توحید رب الانام آپ کو لیل و نہار' محبت و پیار سے پیش کر رہے ہیں۔

ابھی مولانا بڑے اچھے انداز میں فصیحانہ' بلیغانہ ایک عجیب خطبہ دے رہے تھے۔ اللہ مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) بیس سال سے میں پورے ملک میں جو کچھ اللہ نے توفیق بخشی کتاب و سنت کا پیغام دے رہا ہوں۔

آج ایک نیا موضوع لیکر آپ کی خدمت میں آیا ہوں' اسلام ویسے تو ہمہ گیر لور جامع مذہب ہے۔ مگر اس میں اعتقادات بھی ہیں۔ اخلاقیات

بھی ہیں۔ اسلام میں معاملات بھی ہیں۔ معاشیات بھی ہے۔ اقتصادیات بھی ہیں۔ اسلام میں حقوق اللہ بھی ہیں۔ حقوق العباد بھی۔ دنیا بھی ہے آخرت بھی۔

آج میں ایک جھلک' ایک جھک علمی طور پر معاملات کی دینا چاہتا ہوں۔

آج ہمارے معاملات غلط ہیں۔ اسلام کے سراسر منافی ہیں ہم نام کے بھی مسلمان نہیں رہے۔ ہمارے نام بھی غلط ہمارے کام بھی غلط۔ دعا کرو اللہ ہمیں نام میں' ہر کام میں' ہر آن میں' صبح و شام میں اسلام عطا فرمائے (آمین)

اسلام نے کیا کیا تعلیم دی

اسلام کا ایک کلمہ ہے۔ اسلام کا ایک عقیدہ ہے۔ اسلام میں ایک اذان ہے۔ اسلام نے درود کی تعلیم دی۔ اسلام کا مرکز مکہ و مدینہ ہے۔ اسلام کے پہلے داعی صحابہ کرام ہیں۔ اسلام کا اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا رسول رحمت دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکلاً" عقلاً' عملاً' صورتاً" سیرتاً" اعتقاداً" اعمالاً صحیح اسلام عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمانوں کی حالت

ہم روز مرہ میں دکانداری بھی کرتے ہیں گفتگو بھی کرتے ہیں۔ چیزیں دیکھتے ہیں۔ ہاتھ بڑھتے ہیں' قدم چلتے ہیں' زبان ہماری بے لگام چلتی ہے۔ آج میں اسلام کی روشنی میں آپ کے کچھ معاملات صحیح کرنا چاہتا ہوں۔

ہماری تجارت کا طریقہ غلط ہے۔ دیانت داری کا طریقہ غلط ہے۔ قرضہ کا طریقہ غلط ہے۔ ہم صحیح طور پر قرض ادا نہیں کر رہے۔ ہماری نگاہیں غلط ہیں' زبان ہماری گالی گلوچ' سب و شتم' تبرا پر تلی ہوئی ہے۔ کان گانے بجانے کے شوقین ہیں۔ پاؤں سینما اور گندے کاموں کی طرف چلتے ہیں۔ پیٹ حرام کھاتا ہے۔ گویا کہ ہمارے لیل و نہار میں دین سے غداری نظر آتی ہے۔

آؤ مل کر اس مسئلہ پر غور کریں اللہ تعالٰی ہمیں معاملات میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح غلام بنائے۔ (آمین)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کچھ صحیح کیا

حضور کریمؐ نے معاملات بھی کیے۔ تجارت بھی کی۔ پیغمبر نے ہمسایہ کے حقوق بھی ادا کیے۔ بڑوں کا ادب بھی کیا۔ چھوٹوں سے پیار بھی کیا۔ قرضہ دیا بھی لیا بھی۔ ہم اپنے ہر کردار کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر پرکھیں۔ اللہ ہمیں کملی والے کی ہر ادا کو اپنانے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

میرا ارادہ تھا کہ آج میں یار غار نبوت' وفادار نبوت' تابعدار نبوت' جسکو عتیق و صدیق کہتے ہیں اس کا تذکرہ کروں لیکن میں آج یہاں نیا پیغام' صحیح پروگرام' مصطفیٰ کے اسلام کی جھلک' چمک دوں گا۔ اللہ ہمیں معاملات میں صحیح فرمائے۔ آمین

حقوق العباد کی اہمیت

سن لیجئے۔ کھل کر سنئے۔ تاجرو! مہاجرو! مولویو! پیرو! بڑے افسرو!

انجینئر ہو یا جونیئر ہو یا سینئر۔ اگر ہماری نماز اور روزے ٹھیک ہیں داڑھی بھی ہم نے رکھی۔ ماشاء اللہ تسبیح بڑی پڑھی۔ ساتھ جھوٹ بھی بولتے رہے۔ سب کچھ کرتے رہے۔ لوگوں کے قرضے بھی کھاتے رہے آج قرضہ لیکر واپس نہیں کرتے۔ امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ ایسا کرنے والوں کی تمام عبادات ان کے منہ پر ماردی جائیں گی۔

مقروض کا جنازہ

جنازہ آیا حضور ﷺ نے کھڑے ہوکر پوچھا اس پر قرضہ تو نہیں ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا حضرت یہ میرا مقروض تھا۔ میرا قرضہ دیئے بغیر فوت ہوگیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا آپ نماز جنازہ پڑھ لو میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ فرمایا اس کو تم دفن کردو اس غلطی میں یہ پیغمبر کا غدار ہے' اس غلطی پر میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

سبق آموز واقعہ

حضور انور ﷺ کے اصحاب صفہ میں سے ایک غریب صحابی تھے۔ جب فوت ہوئے تو ان کے کفن سے ایک دینار نکل آیا۔ نبیؐ نے فرمایا یہ مسکینوں کی فہرست میں نہیں آتا۔ اس کے پاس دینار ہے یہ امیروں کی فہرست میں آتا ہے۔ اس کا جنازہ مدینے والے پڑھیں میں رسول اللہ اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔ اس نے لبادہ غریبوں کا پہن رکھا تھا اس سے یہ دینار کیوں نکلا۔

قول و فعل میں تضاد

اسلام ہمہ گیر مذہب ہے۔ آج ہم بڑے، بڑے اچھے، حاجی، نمازی، بڑی اچھی چمکنے والی سنت رکھی ہوئی ہے۔ مگر ہمارے معاملات غلط ہیں۔ ایک کو کہا تمہیں بیٹی کا رشتہ دوں گا۔ دوسرے سے کہہ دیا تمہیں دوں گا۔ کئی آئے سب سے وعدہ کرتا گیا۔ پھر دیکھا کہ جس کے پاس کوٹھی ہے۔ کار ہے۔ اس کو رشتہ دے دیا۔ پہلے وعدے کے خلاف کر دیا۔ امانت میں خیانت ہو رہی ہے۔ زبان پر جھوٹ بولا جا رہا ہے۔

جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ

نبی کریمؐ فرماتے ہیں جو جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ وشھادتہ الزور آپؐ نے فرمایا اکبر الکبائر۔ یہ سب سے بڑا گنہگار ہے۔ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ جو جھوٹی گواہی دیتا ہے۔

عدالت میں آپ جائیں۔ باقاعدہ گواہی کے لیے بکاؤ مال ملتا ہے۔ کرایہ پہ گواہ۔ آج کرایہ کے قاتل مل جاتے ہیں۔ کرایہ کی عورتیں مل جاتی ہیں۔ ہم غلط جا رہے ہیں۔ معاملات صحیح کرو۔ مولویو تم بھی معاملات صحیح کرو۔ ہمارے معاملات صحیح نہیں ہیں۔ ہماری زبان پر کچھ ہے۔ بیان کچھ ہے، مگر ہماری زندگی کا کاروبار کچھ عجیب ہے۔

حضورؐ نے فرمایا الا انبئکم باکبر الکبائر۔ الا شراک باللہ۔ مشرک بھی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں اعتقادات میں شرک سے بچائے۔ (آمین)

عقیدہ کھل کر سن لو۔ ساری کائنات، سارے جہان کا معبود کون

ہے؟ (اللہ) عبادت کے لائق کون ہے؟ (اللہ) قولی عبادت فعلی عبادت اور مالی عبادت' بدنی عبادت' مرکب عبادت (حج) طواف کے لائق کون ہے؟ (اللہ) پکارنے کے لائق۔ لبیک کہنے کے لائق کون ہے؟ (اللہ) زیارت کس کے دربار کی ہے؟ (حضور ﷺ کے روضہ کی)

عقیدہ رکھو کہ بیٹا بیٹی دینے والا اللہ ہے۔ ہم نے تو غلط نعرے شروع کر دیئے۔

عزیزو کھل کر سن لو۔ میں کھڑک کر کہتا ہوں۔ اگر عقائد ہمارے غلط ہوئے لاکھ تسبیحات پڑھو۔ لاکھ نعرے مارو۔ ہماری ساری عبادت ہمارے منہ پر مار دی جائے گی۔

ابوالحکم سے ابوجہل بنا

ابوجہل کی لمبی داڑھی تھی۔ (مجھ سے بھی بڑی داڑھی تھی) حجاج کو وہ ستو پلاتا تھا۔ کعبے کا طواف کرتا تھا۔ مہمان نوازی کرتا تھا۔ مگر کہتا تھا لبیک اللّٰھم لبیک' لا شریک لک لبیک۔ الا شریکا " تملکه وما ملک۔ خدا کا کوئی شریک نہیں یہ بت ہیں' خدا ان کا مالک ہے۔ یہ ہمارے مالک ہیں۔ یہیں سے جھگڑا ہوا۔ یہیں سے ابوجہل زندیق بنا۔ ابوالحکم سے ابوجہل بنا۔ فی النار ہوا۔ مردار ہوا۔ دعا کرو اللہ ہمیں عقیدہ صحیح عطا فرمائے۔ (آمین)

ہمارے ملک میں روزانہ عجیب جلسے ہورہے ہیں۔ اور تلے ہوئے ہیں۔ ڈٹے ہوئے ہیں کہ ہم ٹھیک ہیں اور ان کے عقائد نہ قرآن سے ملتے ہیں' نہ پیغمبر کے فرمان سے۔ نہ صحابہ کرام سے۔ نہ اہل بیت عظام سے۔ نہ خیرالانام سے۔

ماشاء اللہ و ماشاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کی قسم باوضو ہوں۔ مشکوۃ کی حدیث ہے۔ ایک صحابی نے پیغمبر کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ماشاء اللہ و ماشاء محمد۔ توجہ کرنا۔ حدیث سے باہر نہیں جاؤں گا۔ جو اللہ چاہے اور جو محمد چاہے۔

دعا کرو ہم ریا میں نہ پھنس جائیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل میں ایک شخص نے کہا ماشاء اللہ وماشاء محمدؐ

یہ حدیث دکھا سکتا ہوں۔ لکھا سکتا ہوں۔ آئیں تو میں آپ کو پڑھا سکتا ہوں۔

کہا ماشاء اللہ و ماشاء محمدؐ اونچی آواز سے کہہ دو صلی اللہ علیہ وسلم۔ دکھلاوے کا درود نہ پڑھا کرو۔ سپیکر پر لوگوں کو سنانے کے لیے اس وقت کہ جب لوگ پیشاب و پاخانہ میں ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آقا کا ادب عطا فرمائے (آمین)

درود ذکر ہے۔ اللہ کے نام سے شروع ہے۔ اللھم صل علی سیدنا۔ اللھم صل علی محمد۔ ذکر ہے اس کو آہستہ پڑھو۔ خدا نے کہا ہے واذکر فی نفسک

اللہ فرماتے ہیں۔ اذا ذکرت فی نفسک ذکرت فی نفسی
تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے۔ میں تجھے اپنے ہاں یاد کروں گا۔
درود دکھلاوے کا نہ ہو۔

عبادت کے کام میں دکھاوا نہ ہو

اگر میں صبح کو اٹھا۔ میں نے کہا اللہ' سبحان اللہ۔ تاکہ مسجد والے' محلے والے سب سن لیں۔ کہ میں تہجد کے لیے اٹھا ہوا ہوں حضورؐ فرماتے ہیں ایسا کرنے والا ریاکار ہے۔ یہ اس نے لوگوں کو سنانے کے لیے اللہ زور سے کہا ہے۔ یہ ذکر اس کے منہ پر مارا جائے گا۔ اس کا کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ یہ ریا ہے۔

ریا کیا ہے؟

میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ میرے قریب بیٹھے ہیں۔ میں نے تسبیح نکال لی۔ گردن جھکا لی۔ آپ کو دیکھ کر تسبیح پڑھنی شروع کر دی۔ تاکہ مجھے دیکھنے والے کہیں کہ یہ صوفی بڑا باصفا ہے۔ بڑا بے ریا ہے۔ بڑا باوقار ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں یہ تسبیح اس کے منہ پر ماری جائے گی۔ خدا کہے گا اس سے ثواب لو' جس کو دکھانے کے لیے تسبیح پڑھی تھی' میرے ہاں تیرے لیے کوئی ثواب نہیں ہے۔

اگر میں رکوع میں تھا پتہ چلا کہ چیئرمین صاحب آرہے ہیں پتہ چلا کہ یہاں کا کونسلر آرہا ہے۔ مجھے پتہ چلا کہ ڈی سی صاحب آرہے ہیں۔ میں نے رکوع کو لمبا کر دیا تو یہ نماز ڈی سی کی ہوگی خدا کی نہیں ہوگی۔ اللہ ہمیں ریا سے بچائے۔ (آمین)

مسجد بنوائی وہاں پر پتھر لگوایا کہ فلاں کا عطیہ ہے' یہ بھی ریا ہے۔

حج کیا۔ آتے ہی بڑی خیرات کی۔ اسٹیشن پر آیا تو بڑے گیت اور ہار ڈالنے والے آگئے۔ لوگوں کو پتہ ہے کہ حاجی آرہا ہے۔ راستے میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔ کسٹم میں جو کچھ ہوا۔ یہاں آکر بڑی خیرات کی تاکہ لوگ دیکھ کر حاجی حاجی کہیں۔ فرمایا یہ حج اس کے منہ پر مارا جائے گا۔

ریاکار کا انجام

تین آدمیوں کو خدا قیامت کے دن انکی چوٹی اور پاؤں سے پکڑ کر فرشتے کے ذریعے جہنم میں ڈالے گا۔ ایک مجاہد ہوگا۔ ایک سخی ہوگا۔ ایک عالم ہوگا یا حافظ ہوگا۔ مجاہد کہے گا میں شہید ہوا۔ خدا کہیں گے کذبت بکواس نہ کرو جھوٹ کہتا ہے۔ اس لیے تو جہاد میں گیا تھا کہ لوگ واہ واہ کریں۔ لوگ کہیں بڑا بہادر تھا۔ قد فعل لوگوں نے کہہ دیا۔ تو نے بڑی ڈینگیں۔ بڑے جھنڈے بڑے کرتب دکھائے۔ میں تیرے دل کی دھڑکن کو جانتا ہوں۔ ایک عالم صاحب آئیں گے میں نے بڑی تقریریں کیں۔ بڑا علم پڑھا ہے۔ اللہ فرمائیں گے کہ تو نے تقریریں اس لیے کیں کہ لوگ واہ واہ کریں۔ بڑے بڑے القاب لوگ دیں۔ جب تک تجھے القابات نہیں ملتے تھے تجھے چین نہیں آتا تھا۔ تو لوگوں کی خوشامد کے لیے کہ لوگ تیری فصاحت و بلاغت پر واہ واہ کریں۔ قد فعل۔ آواز آئے گی اس کا کوئی وعظ قبول نہیں اس کو چوٹی سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دو۔ یہ بھی گیا۔

سخی کہے گا میں نے بڑی مسجدیں' بڑے کنویں' بڑے مہمان خانے بنائے۔ اللہ فرمائیں گے تو نے لوگوں کو دکھلاوے کے لیے سب کچھ کیا تاکہ لوگ تیرے اشتہار شائع کریں۔ تیرے اعلان ہوتے تھے تو تیرا نفس اکڑتا تھا۔ میری رضا نہیں تھی' لوگوں کی خوشنودی مقصود تھی۔ جاؤ ان لوگوں سے جاکر ثواب لو۔ میرے ہاں تیرے لیے کوئی ثواب نہیں تو بھی جہنم میں جا۔ یہ صحیح حدیث ہے۔ دعا کرو اللہ ہم سب کو ریا سے بچائے (آمین)

حرام کھانے والے کا کوئی عمل مقبول نہیں

سارا قرآن و حدیث ذخیرہ آخرت ہے۔ قرآن نور ہے ہدایت ہے۔ چشمہ رحمت ہے۔ (بے شک) آج ہم قرآن کو تبرکاً پڑھتے ہیں آج اس کا ترجمہ نہیں پڑھتے۔

میرے بھائیو! معاملات صحیح کرو۔ معاملات صحیح نہیں ہیں۔ نبی فرماتے ہیں جو یہاں قرضہ لوا نہیں کرتا میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا اس کی عبادت قبول نہیں۔

حضورؐ فرماتے ہیں۔ رب رجل۔ یہ حدیث عمل کرو۔ سنو! مولویو سنو! پیرو سنو! دکاندارو سنو! رب رجل مطعمہ حرام جسکا کھانا حرام' رشوت حرام' سود حرام' چوری کا مال حرام' ڈاکے کا مال حرام۔ دھوکے کا مال حرام' جیب تراشی کا مال حرام' یتیم کا مال حرام' غلط تول کا مال حرام' غلط بول کا مال حرام ہے۔

حدیث سن لو۔ نبی فرماتے ہیں۔ جس کے پیٹ میں ایک لقمہ حرام کا چلا گیا چالیس دن تک اس کی کوئی نماز قبول ہے نہ دعا قبول ہے۔

آج حدیثیں ذرا غور سے سنو۔ میرے لیے بھی دعا کرو اللہ مجھے اور آپ کو بھی حرام سے بچائے۔ (آمین)

رشوت خور کا انجام

حضورؐ فرماتے ہیں وہ گوشت کا ٹکڑا جہنم میں جلایا جائے گا جو حرام سے پلا ہو۔ رشوت حرام ہے۔

مدینے سے آواز آرہی ہے الراشی والمرتشی کلا ھما فی النار رشوت دینے والا بھی جہنمی۔ رشوت لینے والا بھی جہنمی۔

سود کا گناہ

من اکل لقمة من السحت   ایک لقمہ حرام کا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس نے سود کا کاروبار کیا۔ بیاج اور سود کا کاروبار کیا۔ ادنیٰ گناہ یہ ہے کہ بیٹا اپنی ماں پر زنا کا حملہ کرے۔ سود کھانے والا اپنی ماں سے زنا کر رہا ہے۔ اتنا بڑا جرم ہے۔
ہمارے تو بنکوں میں یہی کاروبار ہے۔

حلال میں حرام کی ملاوٹ

حدیث میں آتا ہے کہ اگر سو روپیہ حلال کا اور ایک روپیہ حرام کا ہے تو یہ ایک روپیہ سو روپے کو بھی حرام کر دے گا۔
دودھ کے مٹکے میں ایک قطرہ پیشاب کا پورے مٹکے کو پلید کر دیتا ہے۔
آج مجھ سے احادیث سن لو۔ میں آج راستہ میں یہی سوچ کر آیا ہوں کہ میں اپنے بھائیوں کو کچھ پیغام دوں۔ مجھے چھبیس سال ہوگئے ہیں تبلیغ کے میدان میں۔ میں باتیں کرتا ہوں جنکی ضرورت ہے۔ ہمیں اس طرف خیال نہیں ہے ایک چیز ہے تو دوسری نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہؒ کا تقویٰ

رب رجل مطعمه حرام' ملبسه حرام' لباس حرام کا ہے'

کہیں سے تھان چرایا۔ چوری کیے پیسے سے بکری لے آیا۔

ہم اس ابو حنیفہ کے مقلد ہیں جس نے معاملات میں اتنا خیال کیا۔ آج مجھ سے سن لو۔ کوفہ میں بکری چوری ہوئی۔ حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابتؒ کے دور میں کوفہ میں بکری چوری ہوئی۔ بکری نہ ملی۔ ابو حنیفہؒ کو اطلاع ملی کہ تمہارے محلے سے بکری چوری ہوئی ہے۔ وہاں قصائی گوشت کرتے تھے۔ ابو حنیفہؒ نے لوگوں سے پوچھا کہ بکری کی طبعی عمر کتنی ہوتی ہے۔ قصائیوں نے بتایا کہ بکری بارہ سال تک تندرست رہتی ہے پھر بوڑھی ہوجاتی ہے۔ قسم اٹھائی کہ میں بارہ سال تک بکری کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ کہیں حرام کی بکری کا گوشت ابو حنیفہ نہ کھالے۔ (سبحان اللہ) اتنا تقویٰ تھا۔

حضورؐ نے اپنے نواسے کو تقویٰ سکھایا

حضرت حسینؓ میرے نبی کے نواسے' رسول مقبولؐ کے نور العین' حضرت حسینؓ جا رہے ہیں۔ مدینے کی گلی میں کھجوریں رکھی تھیں۔ بچوں کی عادت ہوتی ہے کھجور وغیرہ اٹھا لیتے ہیں۔ حضرت حسینؓ ننھے منھے تھے۔ انہوں نے کھجور اٹھائی اور جلدی منہ میں ڈال لی حضورؐ آگے بڑھے۔ حسینؓ کے منہ میں انگلی ڈالی اور فرمایا کاخ۔ کاخ۔ یہ حضورؐ کے جملے ہیں۔ کاخ کہتے ہیں۔ آخ۔ آخ۔ کو فرمایا حسینؓ کیا کر رہے ہو؟ یہ پتہ نہیں کس کی کھجور ہے۔ کسی یتیم کی کھجور نہ ہو۔ کسی فقیر کی کھجور نہ ہو۔ کس سے پوچھا ہے؟ یہ کس نے تربیت دی۔ حسینؓ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ حضورؐ نے کھجور انگلی سے نکال کر پھینکی اور فرمایا خبردار آئندہ ایسے کھجور نہ اٹھانا۔ میرے بچے حرام نہیں کھایا کرتے۔ تو محمدؐ کا خاندان ہے۔ تیرا یہ کھجور

اٹھانا بھی حرام تھا۔ حضورؐ نے فوری منہ سے نکال دی۔
یہ باتیں تو سادہ ہیں مگر ان کی بڑی ضرورت ہے۔

ابوبکر صدیقؓ کا تقویٰ

حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا اس کا نام عامر بن فہیرہ تھا۔ اس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آکر چند کھجوریں دیں۔ کہنے لگا حضرت یہ تحفہ ہے۔ غلام تھا۔ مسلمان تھا۔ کم از کم ابوبکر نے آٹھ غلاموں کو رقم دیکر آزاد کرایا۔ ان کے مالکوں کو رقم دیکر آزاد کروایا۔ یہ صدیق کا کارنامہ ہے۔
صدیقؓ نے جو تبلیغ کا سلسلہ حضور انورؐ سے سبق لیکر شروع کیا۔ اس تبلیغ کی برکت سے تیرہ بڑے بڑے آدمی مسلمان بن گئے۔ جن میں حضرت عثمانؓ تھے۔ جن میں عبدالرحمٰن بن عوف تھے۔ جن میں سعد بن ابی وقاصؓ عشرہ مبشرہ میں تھے۔ یہ صدیقؓ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر محمدؐ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔ (سبحان اللہ)

جو صدیق کو مسلمان نہ سمجھے وہ خود کافر

لوگ تو کہتے ہیں (نعوذ باللہ) صدیقؓ بھی مسلمان نہ تھا۔ جو صدیقؓ کو مسلمان نہ کہے وہ خود مسلمان نہیں ہے۔ جو صدیق کو منافق کہے وہ خود منافق ہے۔ یہ قرآن نے کہا ہے۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ آمِنُوْا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۔ جب کافروں کو کہا جائے کہ صحابہ کی طرح ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ یہ تو بے وقوف ہیں۔ اللہ نے فرمایا اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ محمدؐ جو تیرے یاروں کو بے وقوف کہے وہ خود

بے وقوف ہے' جو ان کو منافق کہے وہ خود منافق ہے۔ جو صحابہ کو مسلمان نہ سمجھے وہ خود مسلمان نہیں ہے۔

میں تو ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں اس دھرتی پر محمدؐ کا پہلا مسلمان ابوبکر صدیقؓ ہے۔ پیغمبر کی امت میں پہلا مسلمان ابوبکر ہے۔

اول من اسلم ابوبکر۔ (سبحان اللہ)

عرض یہ کر رہا تھا کہ اپنے معاملات درست کیجئے۔ آج ہم کسی سے یہ نہیں پوچھتے کہ تم کیا کرتے ہو۔ کون ہو۔ کمائی کیا ہے۔ بس ہمارے پاس لیتے آؤ' وہ دیتا رہے ہم لیتے رہیں۔ دعا کرو اللہ ہمیں رزق حلال عطا فرمائے۔ (آمین)

میں آپ کا بھائی پیار سے کہتا ہوں حلال کی خشک روٹی پانی سے کھا لینا' حرام کے مرغن کوفتوں سے بہتر ہے۔ شاندار بھنی ہوئی بکری سے بہتر ہے۔

حلال کی جھونپڑی حرام کی بلڈنگ سے بہتر ہے۔ حلال کا خالی پانی' حرام کے دودھ سے بہتر ہے۔

حلال کی جھونپڑی پر رحمت برستی ہے۔ حرام کی کوٹھی پر لعنت برستی ہے۔ اللہ ہمیں رزق حلال عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت لاہوریؒ کا مقام ولایت

مولانا احمد علی لاہوریؒ کا میں بیعت ہوں۔ وہ ہمارے دین پور شریف کی بیعت تھے۔ میں نے دو مہینے ان کی خدمت میں گزارے۔ اللہ نے ان کو بطور کرامت کے یہ بصیرت دی تھی۔ یہ بصیرت ہر ایک کو نہیں ملتی جسکو رب چاہے۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ نے بتایا کہ میرے سامنے سنگتروں کا ٹوکرا گوجرانوالہ کے ایک شخص نے حضرت لاہوریؒ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت لاہوریؒ نے دیکھ کر فرمایا یہ احمد علی کے لائق نہیں۔ مجھے ان سنگتروں سے حرام کی بو آرہی ہے۔ اس نے کہا حضرت! میرے اپنے باغ کے سنگترے ہیں۔ فرمایا ان سنگتروں کو حرام کا پانی دیا گیا ہے۔ باری آپ کی نہیں تھی کسی اور کی پانی لگانے کی باری تھی۔ رات کو چوری پانی دیا گیا ہے۔ اس پانی کا ان سنگتروں میں اثر ہے اس لیے ان سے حرام کی بو آرہی ہے۔

وہ گوجرانوالہ کا شخص واپس گیا۔ باغ کے مالی کو بلایا یہ بات مولانا محمد علی جالندھریؒ نے بھری محفل میں بتائی۔

وہ شخص واپس گیا۔ پھر گوجرانوالہ سے آگیا۔ کہنے لگا حضرت آپ نے سچ فرمایا۔ میں نے مالی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ رات کو پانی لگانے باری کی کسی اور کی تھی میں چوری اپنے باغ کو پانی لگاتا رہا۔

مولانا احمد علیؒ نے فرمایا میں اندھا نہیں ہوں، مجھے محمدؐ کی جوتی کی برکت سے آنکھیں ملی ہوئی ہیں۔

یہ حدیث ہے۔ اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله مومن کی آنکھوں کی فراست سے ڈرتے رہو۔ وہ خدا کے نور ہدایت سے دیکھتا ہے۔

حضرت عثمانؓ کی فراست ایمانی

حضرت عثمانؓ کے سامنے ایک شخص آیا۔ حضرت عثمانؓ نے دیکھ کر فرمایا۔ شرم نہیں آتی زنا کرکے میرے سامنے آیا ہے۔ وہ کانپ اٹھا۔ یہ بات مولانا عبدالشکور لکھنویؒ نے لکھی ہے۔ وہ کانپ گیا۔ ڈر گیا۔ اس کا

چہرہ زرد ہوگیا۔ کہنے لگا آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ ... شاہ محمدؐ کا غلام ہوں۔ میری آنکھوں نے نبیؐ کا چہرہ ... دیکھا ہے۔ میں نے محبوبؐ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ تمہاری آنکھوں میں زنا کی علامت نظر آرہی ہے۔ یہ مومن کی فراست ہے۔

دل ایک آئینہ ہے

اللہ تعالیٰ جب دل کو صاف کر دیتا ہے تو جس طرح شیشہ میں عکس آتا ہے دل کے آئینہ میں بھی عکس آجاتا ہے۔ بصیرت بڑی چیز ہے۔ میں صرف آپ کو معاملات بتا رہا ہوں۔ آج ہمارے معاملات غلط ہیں۔ کسی سے قرضہ لیا پھر واپس نہ کیا۔ امانت رکھی۔ خیانت کی۔

خائن کی سزا

حضورؐ فرماتے ہیں لا دین لمن لا امانۃ لہ۔ اس کا دین ہی قبول نہیں جو امانت واپس نہ کرے۔ جو امانت میں خیانت کرے۔

میں نے کسی کو فروٹ دیا کہ میرے گھر پہنچانا۔ سبزی دی کہ میرے گھر پہنچانا' دو سیر سیب دیئے کہ میرے گھر پہنچانا۔ دو سیب آپ نکال لیے۔ ایک سیب نکال لیا یہ خیانت ہے۔

حدیث سن لیں اور سوچ لیں۔ لکل غادر لواء یوم القیامۃ نبیؐ نے فرمایا جو خیانت کرے گا اس کے پیچھے جھنڈا ہوگا۔

قبر سے اٹھے گا تو آواز آئے گی۔ محشر والو' یہ دیکھ لو بددیانت جہنم میں جارہا ہے۔ خدا اس کو ننگا کر دے گا۔

آج بسوں میں بددیانتی' کنڈیکٹر بددیانتی کرتے ہیں۔ مدرسوں میں بددیانتی ہوتی ہے۔ دیانتداری بہت مشکل ہے۔

دیانت دار لوگ

میں نے ایک اللہ والے کو دیکھا تھا۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ کا خلیفہ تھا۔ پیر فخرالدین شاہ اس کا نام تھا۔

میں نے دورہ حدیث گھونکی میں کیا ہے۔ وہیں سے میں ڈھائی مہینے سکھر سنٹر جیل میں گیا۔ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بھی وہیں جیل میں تھے۔ میں نے فارسی میں خط لکھا انہوں نے جواب دیا۔ اس وقت میں چھوٹا ہی تھا۔ ۴۲ء کی بات ہے۔ دورہ حدیث میں نے ۴۳ء میں کیا۔ میں نے مولانا پیر فخر الدین شاہ کو دیکھا۔ کہ کاغذ جدا جدا ہے۔ قلم دوات جدا جدا ہے۔ لوگوں کو خط وغیرہ لکھتے تو اس کے لیے کاغذ جدا۔ مدرسہ کے حساب و کتاب کے لیے کاغذ و قلم جدا۔ اگر کوئی فروٹ وغیرہ دیتا تو اپنے بچے کو ایک بیر تک نہیں اٹھانے دیتے تھے۔

فرماتے تھے یہ یتیم کا حق ہے۔ فخرالدین کا حق نہیں۔ اس شخص کو میں نے دیکھا کہ واقعتاً" دیانتدار تھا۔

ایک کا نام فخرالدین شاہ تھا۔ ایک کا نام شیر محمد تھا۔ شیر محمد بارہ سال مدینہ میں۔ مہاجر مدنی رہا اس کو مرنے کے بعد جگہ ملی ہے۔ تو جنت البقیع کے قبرستان میں۔ بی بی صدیقہؓ کے قدموں میں۔ (سبحان اللہ)

میں جب مولانا شیر محمد کو مدینے میں ملا۔ سید تھے۔ سندھی تھے۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے۔

فرمایا میرا سارا خاندان فوت ہو رہا ہے۔ قطب جا رہے ہیں۔ میں

باغات اور زمین چھوڑ آیا ہوں۔ مجھے لاکھوں باغوں سے گنبد خضریٰ کی بہار اچھی لگتی ہے۔

یہ عاشق رسول ہیں

یہی جملہ وقت کے ولی مولانا بدر عالمؒ نے کہا میں انشاء اللہ باوضو بیٹھا ہوں۔ مولانا بدر عالم مولانا انور شاہؒ کے شاگرد ہیں۔ مولانا یوسف بنوریؒ کے کلاس فیلو تھے۔ انہوں نے ترجمان السنۃ کتاب لکھی ہے۔ ہزاروں افریقیوں کو محمدؐ کا کلمہ پڑھایا۔ گیارہ سال مدینے میں رہے ہیں۔ میں نے سوہن حلوہ پیش کیا۔ میں نے کہا مجھے عبدالشکور دین پوری کہتے ہیں تو مجھے سینے سے لگا لیا مجھے دعا دی۔ یہ ہیں عاشق رسولؐ۔

میں آپ کو معاملات بتا رہا ہوں۔ ایک ایک جملے کے لیے کئی کئی گھنٹے چاہئیں۔ اعتقادات' اخلاقیات' معاملات' دعا کرو اللہ ہمیں معاملات میں بھی دین کی راہنمائی عطا فرمائے۔ اسلام کی راہنمائی عطا فرمائے۔ (آمین)

اسلام جامع مذہب ہے

اسلام نے ایک چیونٹی کا حق بھی بتایا ہے۔ ایک عجیب جملہ بتا رہا ہوں۔ میرے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیونٹی کا حق بھی بتایا ہے۔ او چلنے والے! گاڑی پر جانے والے' راستے میں جا رہا ہے۔ کہیں دیکھتا ہے کہ چیونٹیاں پھر رہی ہیں۔ میرے نبیؐ نے فرمایا کہ راستہ چھوڑ دو۔ دوسرا راستہ اختیار کرلو۔

میرے نبیؐ نے فرمایا تو اگر پیشاب کر رہا ہے' تو نے دیکھا کہ ایک

چیونٹی تیرے پیشاب کی دھار میں ڈوب رہی ہے۔ تنکے کا سہار تلاش کر رہی ہے۔ کملی والے فرماتے ہیں۔ اپنا پیشاب بند کر لو۔ وہ جگہ چھوڑ دو۔ کپڑے ناپاک ہوتے ہیں تو دھولینا۔ خدا کی مخلوق چیونٹی کو پیشاب کی دھار میں غرق نہ کرنا۔ قیامت کے دن خدائے قہار کو اس کا حساب دینا پڑے گا۔ تم کہاں بیٹھے ہو۔ تم تو سب کچھ دیکھتے ہو۔ پھر بھی نہیں رکتے۔

چیونٹی کا ذکر قرآن میں

حضرت سلمانؑ کے لشکر کو روکا گیا۔ قران میں ایک سورت ہے جس کا نام ہے۔ سورۃ النمل۔ نمل کا معنی چیونٹی ہے۔ حضرت سلمانؑ مع لشکر کے آرہے تھے۔ سڑک پر چیونٹیاں تھیں۔ فرشتہ نے اطلاع دی کہ آگے چیونٹیاں ہیں۔ خدا کہتا ہے رک جاؤ تمہیں نبی ہوکر چلنے کی اجازت نہیں۔

ایک چیونٹی نے کہا یا ایھا النمل ادخلوا فی مسکنکم۔ چیونٹیو! سلیمانؑ کا لشکر آرہا ہے۔ کہیں تمہیں لتاڑ نہ دے۔ اللہ نے فرمایا۔ پیغمبر رک جاؤ! جب تک یہ میری مخلوق چیونٹیاں اپنی بلوں میں نہ چلی جائیں۔ تمہیں سڑک پر آگے چلنے کی اجازت نہیں۔

چیونٹی کی دعا خدا نے قبول کرلی

ایک اور حدیث سنا کر آپ کو تڑپا دوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ ایک سڑک سے گزر رہے تھے۔ بادل نہیں برس رہے تھے۔ گرمی بہت تھی۔ فرمایا آؤ۔ میں اللہ کا نبی بھی ساتھ چلتا ہوں۔ دعا کرتے ہیں۔ دیکھا کہ پروں والی چیونٹے اپنے پر بھی پھیلائے ہوئے ہے۔ دونوں

ہاتھ بھی اٹھائے ہوئے ہیں۔

سلیمانؑ کو اللہ نے یہ معجزہ دیا تھا کہ وہ چیونٹیوں سے بھی بات کر لیتے تھے۔

پوچھا چیونٹی کیا کہہ رہی ہو؟ حدیث میں ہے کوئی من گھڑت بات نہیں ہے۔ چیونٹی کہہ رہی تھی عرش والے! بارش برسا ساری مخلوق تڑپ رہی ہے۔ ہم بھی پیاسی ہیں۔ پوری مخلوق پر رحمت برسا۔ آواز آئی۔ سلیمان! کیا کہہ رہی ہے؟ یااللہ یہ بارش مانگ رہی ہے۔ اللہ نے فرمایا سلیمان واپس چلے جاؤ میں تجھ سے پہلے چیونٹی کی دعا سن چکا ہوں۔ (سبحان اللہ)

میں آپ کو اپنا نبی سمجھتا ہوں۔ مگر یہ چیونٹیاں بھی میری مخلوق ہیں۔ سلیمان تیرے دعا کرنے کی ضرورت نہیں۔ آج بارش ہوگی تو اس چیونٹی کی دعا پر ہوگی۔ (سبحان اللہ)

چیونٹی کا شوق

مولانا رومی لکھتے ہیں۔

ایک چیونٹی کو شوق تھا کہ میں بیت اللہ دیکھوں۔ بیت اللہ کے کبوتر آئے۔ اللہ نے فرمایا چیونٹی! تیری خواہش پوری ہوگئی۔ اس کبوتر کے پاؤں کو پکڑنا تیرا کام ہے۔ بیت اللہ میں پہنچانا میرا کام ہے۔ خدا نے اس چیونٹی کو بھی پہنچا دیا۔

خدا اور رسولؐ کو ہر چیز پہچانتی ہے

نبوت کو تو ہر چیز پہچانتی ہے۔ خدا کو بھی ہر چیز پہچانتی ہے۔ خدا کی قسم یہ پرندے جو صبح کو چوں' چوں کرتے ہیں۔ یہ چوں' چوں نہیں کرتے یہ تو اس اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں۔

کیڑے بھی اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت داؤدؑ ایک جنگل سے گزر رہے تھے۔ ایک کیڑا مٹی میں جا رہا تھا۔ یہ بھی حدیث میں ہے۔ حضرت داؤدؑ نے کیڑے کو اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھا۔ فرمایا اللہ یہ غریب سارا مٹی میں پاؤں مٹی میں سر مٹی میں' اس کے پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی! اللہ نے فرمایا کیڑے بول! بولنے کا وقت ہے۔ اس کیڑے نے کہا۔ داؤدؑ تو بھی مخلوق میں بھی مخلوق تو نبی' میں اشرف المخلوق تو نہیں ایک کیڑا ہوں' مگر ایک ہزار مرتبہ روزانہ اللہ کا ذکر کرتا ہوں۔ میں وہ مخلوق ہوں کہ میرا رازق پتھر میں بھی مجھے رزق دیتا ہے۔

میں بے فائدہ نہیں ہوں۔ فعل الحکیم لا یخل عن الحکمة - حدیث کے الفاظ ہیں۔ حضرت داؤدؑ نے کیڑے کا جواب سنا۔ ندم داؤد- داؤدؑ شرمندہ ہوکر رونے لگے کہ میں اس سے پوچھ بیٹھا جو کیڑا ہو کر اس کا ذکر کر رہا ہے۔ روزانہ ایک ہزار مرتبہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ (سبحان اللہ) کوئی چیز اس کی حکمت سے خالی نہیں۔

بہر حال میں کچھ معاملات پر بات کر رہا تھا۔ آج بڑوں کی عزت نہیں۔ چھوٹوں پر رحم نہیں' روزانہ اخباروں میں آتا ہے کسی کا پیٹ پھاڑ دیا۔ فلاں بچے کو قتل کر دیا۔ فلاں بچی سے زیادتی ہوئی۔

ظالمو! جابرو! تم کون ہو؟ دعا کرو اللہ ہمیں چھوٹوں پر رحم' بڑوں کا

ادب سکھائے۔ (آمین)

حضورؐ نے ہمیں رزق حلال کی تعلیم دی۔

ایک حدیث میں آتا ہے رب اشعث یہ حدیث ذرا غور سے سیں۔ نبیؐ نے فرمایا میری امت میں کچھ آدمی ملیں گے جن کے بال اجڑے ہوئے اشعث کہتے ہیں کہ بال اجڑے ہوئے ہوں کنگھی نہ کی ہو۔ بکھرے ہوئے بال ہوں۔

فرمایا۔ رب اشعث میری امت میں کچھ لوگ دیکھو گے ان کے بال اجڑے ہوئے تیل نہیں لگایا ہوگا۔ اعبر۔ صابن نہیں کہ منہ پر مل لیں۔ سرمہ نہیں کہ آنکھوں میں لگا لیں۔ ان کے پاس شاندار پوڈر وغیرہ کچھ نہیں جو وہ لگالیں۔ کوئی کریم ان کے پاس نہیں۔

کریم خدا کا نام ہے۔ آج کریم منہ پر ملتے ہیں۔ رسول کریم۔ انہ لقول رسول کریم۔ اللہ بھی کریم ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے

یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستم میان دو کریم

تو بھی یااللہ کریم۔ تیرا رسول بھی کریم۔ ہم شکر ادا کرتے ہیں کہ عرش پر بھی کریم ہے فرش پر بھی کریم اور یہاں کریم ملتے ہیں۔ شرم نہیں آتی۔

پاکستان کی حالت

پاکستان میں دیار حبیب (سینما) فلم کا نام ہے۔ یہاں حاجی بیڑی، بسم اللہ بیڑی، ہنسے ہو روتے نہیں ہو۔ یہ اللہ کے نام کی توہین ہے' سینما کا نام توحید رکھ دیا۔ فلم کا نام دیارِ حبیب رکھ دیا۔ اندر کنجریاں گاتی ہیں باہر

مدینے کا نام؟ یہ بے ادبی ہے۔

حجام

معاملات پہ بات کر رہا ہوں۔ جاؤ حجام (نائی) کی دکان پر۔ اس طرف کعبہ کا نقشہ لگایا ہوا ہے۔ ادھر روضہ رسول اللہؐ کا نقشہ لگایا ہوا ہے۔ ادھر بسین شریف دیوار کیساتھ لگائی ہے۔ الحمدللہ لٹک رہی ہے اور نیچے بیٹھ کر نبی کی سنت پر استرا چل رہا ہے۔

کیا مطلب کہ آ محمدؐ دیکھ تیرا روضہ بھی کعبہ بھی' قرآن کی آئیتیں بھی لگی ہیں اور دیکھ اس کے سایہ میں کیا ہو رہا ہے۔

یہ بے ادبی ہے

بسوں' لاریوں میں دیکھتا ہوں کہ اوپر لکھا ہوتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ - نیچے فرنٹ سیٹ پر سگریٹ کا دھواں نکال کر محمدؐ اور خدا کے نام کو دیا جاتا ہے۔ یہ بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے۔ دعا کرو اللہ ہمیں صحیح اسلام عطا فرمائے۔ (آمین) ادب عطا فرمائے۔ (آمین)

اللہ اور حضورؐ کا نام خوبصورت لکھو

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے لکھا ہے کہ جو خدا کے نام کو شاندار لکھوا کر۔ یا' رسول اللہؐ کے نام کو شاندار لکھوا کر۔ چمکدار لکھوائے اور محبت سے دیکھتا رہے۔ اللہ اور رسول اللہ کے نام کو۔ فرمایا جتنا پیار سے

دیکھے گا اتنا ہی اس کے دل پر منقش ہوجائے گا۔ اللہ ہمیں اپنے رب کا صحیح ادب عطا فرمائے۔ (آمین)

مفلس کون؟

یہی معاملات میں دو چار موتی دیتا ہوں۔ ایک حدیث ابھی مجھے یاد آئی۔ میرے محبوب محفل میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا۔ میرے دیوانو! پروانو' مستانو' تابعدارو' جانثارو' وفادارو' میرے یارو' حب دارو' صحابہ کرام' ذی العز والاحترام' میرے غلام' خادمان اسلام' میں ایک سوال پوچھتا ہوں۔ جواب دو من المفلس○ تم میں سے مفلس کون ہے؟ جو بغیر پیسوں کے ہو۔ مفلوک الحال' غریب' مسکین۔

اس پر کئی گھنٹے بول سکتا ہوں کہ مصطفیٰؐ نے غریب اور مسکین کو کیا دیا۔ اتنا فرمایا۔ بدا لاسلام غریبا" وسیعود کما بدا۔ اسلام غریبوں کے پاس تھا پھر غریبوں کے پاس آجائے گا۔

مجھے دکھاؤ کوئی ملوں کا مالک' کارخانہ دار دکھاؤ' ائیرکنڈیشنڈ میں بیٹھنے والے دکھاؤ۔ میں آج کھل کر کہتا ہوں۔ اسلام کی ضرورت ہے۔ ہم نے اسلام کو بلند نہیں کیا۔ اسلام نے ہمیں بلند کیا ہے۔

آج لوگ ہمیں مولانا کہتے ہیں تو یہ ہمارا کمال نہیں ہے۔ یہ تو محمدؐ کی غلامی کی برکت ہے۔ (سبحان اللہ)

قرآن و حدیث پڑھ کر تقریر کرو تو اثر ہوتا ہے

سن لیجئے کچھ حدیثیں سنا کر بات ختم کروں گا۔ اس موضوع پر پہلی

تقریر کر رہا ہوں۔ دل میں خیال آیا کہ اس موضوع پر بات کرنا چاہئے۔ الحمد للہ مطالعہ ہوتا ہے۔ میں کبھی بغیر مطالعہ کے بات نہیں کرتا۔

میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ قرآن مجید اور حدیث پڑھکر اگر تقریر کی جائے تو اس کا اثر سالوں تک باقی رہتا ہے۔ اگر اس طرح دوسری باتیں بھی کی جائیں تو عرصہ تک اثر رہتا ہے۔ میں تو کوشش کرتا ہوں کہ میری زبان بھی کچھ نہیں۔ میرا کلام بھی کچھ نہیں۔ کملی والے کی کلام کے جملے پیش کرتا ہوں تاکہ امت کے دل پر منقش ہوجائیں۔ (سبحان اللہ)

لوگوں کے قول و فعل میں تضاد

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں آقا کی پہچان عطا فرمائے۔ (آمین)

میں ان لوگوں پر حیران ہوں جو نبیؐ کو نور مانتے ہیں۔ انسان نہیں مانتے۔

خود کہتے ہیں کہ نبی کے دس چچے ہیں۔ لیکن نبی انسان نہیں۔ دس چچے ہیں لیکن بھتیجا انسان نہیں' گیارہ بیویاں' حرم پاک میں ہیں۔ خاوند انسان نہیں' چار بیٹیاں ہیں۔ باپ انسان نہیں' تین بیٹے ہیں۔ باپ انسان نہیں' چھ پھوپھیاں ہیں ان کا بھتیجا انسان نہیں' قریشی ہے مگر انسان نہیں' بنو ہاشم ہے مگر انسان نہیں' آدم کی اولاد ہے مگر انسان نہیں' تریسٹھ سال عمر گزاری مگر انسان نہیں' انسانوں میں رہا اور انسان نہیں' ایسا کہنے والوں کا دماغ خراب ہے۔ اللہ ان کو ہدایت عطا فرمائے (آمین)

میں ایک جملہ کہہ کے جارہا ہوں۔ تم اپنا نبی تلاش کرلو۔ میرا نبی تو انسان ہے۔

نبی کے اعضاء

اس کی آنکھ ہے خدا کو دیکھنے والی' زبان ہے' وحی بیان کرنے والی۔ کان ہیں' اللہ کا کلام سننے والے۔ ہاتھ ہے' چاند دو ٹکڑے کرنے والا۔ قدم ہیں۔ آسمان میں جانے والے۔ پسینہ ہے' خوشبو دینے والا۔ اولاد ہے' آل رسول بننے والی۔ گفتگو ہے' حدیث بننے والی۔ سفر ہے' معراج بننے والا۔ قدم ہے' سنت بننے والا۔ عمل ہے' شریعت بننے والا۔ (سبحان اللہ)

علمی نکات

- نبی کی ذات کو اگر نور بتاؤ گے تو اولاد کا انکار کرنا پڑے گا۔ ماں باپ کا انکار کرنا پڑے گا۔ پھر نبی آدم کی اولاد نہیں۔ جس کو تم نور کہتے ہو وہ دیکھو اس کے قدموں میں
- سید الملائکہ اپنے پر مل رہا ہے۔ - جسکو چاند کہتے ہو وہ آسمانوں سے اتر کر قدموں میں پڑا ہے۔ - جسکو سورج کہتے ہو چوتھے آسمان پر ہے۔ نبوت کے قدم ساتوں آسمانوں سے گزر چکے ہیں۔ اللہ کے بندو! پوری دنیا کو نور ملا ہے تو محمدؐ کے صدقے ملا ہے۔ (سبحان اللہ) یہ ایک علمی جھلک تھی جو میں دے گیا ہوں۔
- اگر کوئی پڑھے لا الہ الا اللہ محمد نور اللہ۔ بتاؤ یہ کلمہ صحیح ہے؟ (نہیں) - کوئی پڑھے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا نورہ ورسولہ۔ تو بتاؤ مسلمان رہے گا؟ (نہیں)
- کوئی پڑھے سبحان الذی اسریٰ بنورہ یہ صحیح ہے؟ (نہیں)۔ وما محمد الانور یہ صحیح ہے؟ (نہیں)۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ

تمہیں کتاب و سنت کی ہدایت عطا فرمائے (آمین)

میں حدیث پڑھتا ہوں یقین کرلو۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ - انا ابن عبدالمطلب انا النبی لا کذب۔ میاں خیال کرنا میرے بارے میں۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ میں محمدؐ سچا ہوں۔ اگر میں غلط کہوں تو خدا میرا منہ کالا کردے۔

- حضرت علی المرتضیٰؓ کو صلح حدیبیہ کے مقام پر فرمایا - لکھ۔ انا محمد ابن عبداللہ۔ یہ محمد عبداللہ کا بیٹا ہے۔

- ایک دفعہ آپؐ بیت اللہ کے سامنے دعا کر رہے تھے۔ اللھم انا عبدک وابن عبدک مولیٰ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔

- ایک موقعہ پر فرمایا انا سید ولد آدم جتنی آدم کی اولاد ہے میں ساری اولاد آدم کا سردار ہوں۔ میں سید الکائنات ہوں۔

- معراج کی رات جبرئیلؑ نے کہا ھذا ابوک آدم یہ جس کا ساٹھ ہاتھ سے قد بڑا ہے یہ آپ کا ابا آدم ہے۔

- آدم نے میرے نبی کو سینے سے لگایا۔ فرمایا۔ مرحبا با بن الصالح۔ خوش آمدید میرا بیٹا محمدؐ آیا ہے۔ سمجھ آرہی ہے؟ (جی) دعا کرو اللہ تمہیں علم عطا فرمائے (آمین)

اذان کے شروع میں کیا نے کیا کر دیا ہے۔ خدا مجھے اور آپ کو ہدایت بخشے۔ (آمین)

مفلس کون؟

حدیث سنئے۔ محفل میں حضورؐ تشریف فرما تھے۔ پیغمبرؐ کی زبان، فیض

ترجمان' گوہر نشان' دلبر کا بیان' حضورؐ کا اعلان' میرے لیے جنت کا سامان' نبی آخر الزمان' حضورؐ کا فرمان' مان لے مسلمان' انکار کر دے بے ایمان' یہ ہمارا ہے اعلان۔

حضورؐ نے فرمایا۔ من المفلس؟۔ جاگ رہے ہو؟ یہ حدیث مدت پہلے دیکھی تھی۔ آج اچانک خیال آگیا۔ پوچھا تم میں سے مفلس نادار کون ہے۔

ایک صحابیؓ نے کہا۔ المفلس فینا۔ من لا درھم ولا دینارا ولا متاعا۔ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس پیسے نہیں' دینار نہیں' سامان نہیں وہ مفلس ہے۔

حضورؐ نے فرمایا۔ لا۔ یہ مفلس نہیں۔ المفلس من یات یوم القیامۃ بصلوٰۃ وصیام وزکوٰۃ ویاتی قذف ھذا و ضرب ھذا وشتم ہذا واکل علی ھذا۔

دیو بندیوں کے نزدیک نبی کی شان

فرمایا مفلس وہ ہے۔ بڑے غور سے حدیث سنو۔ میرے دلبر نے شافع محشر نے' ساقی کوثر نے فرمایا۔ الحمد للہ ہم جو حضورؐ کی شان مانتے ہیں۔ وہ کوئی بھی نہیں مانتا۔

میں کہتا ہوں میرا نبی سید الکائنات ہے۔ میں کہتا ہوں میرا نبی سید الرسل ہے۔ ہم کہتے ہیں شریفوں میں اشرف ہے۔ حسینوں میں احسن ہے۔ جمیلوں میں اجمل ہے۔ کاملوں میں اکمل ہے۔ انبیاء میں افضل ہے۔

میں نے اپنی تقریر میں بار ہا کہا ہے۔ خدا ایک ترازو بنائے۔

ایک پلڑے میں دلبر کو بٹھائے۔ دوسرے پلڑے میں' زھاد' عباد' سجاد' ابدال' اخیار' اغیاث' علماء صلحاء' اتقیاء' اصفیاء اولیاء' اوباء' جن و ملک' حورو فلک' چودہ طبق' عرش و کرسی' لوح و قلم' کعبہ' جنت' فرشتے تمام حوریں' تمام رسول بٹھا دے۔ دوسرے ترازو میں میرے پیغمبر کو بٹھا دے۔ ترازو اٹھا دے۔ دنیا کو دکھا دے۔ ساری کائنات کا شان کم ہے۔ میرے محمد کا شان زیادہ ہے۔ -------

گستاخ مولوی

میں نے پاکستان کے مولویوں کو نبیؐ کو رانجھا کہتے ہوئے سنا ہے۔ کوئی میم کا چکر بتاتا ہے' کوئی عین کی مروڑی بتاتا ہے۔

کوئی کہتا ہے یہاں نبی تھا۔ اوپر گیا ملک تھا۔ اوپر گیا تو خدا ہوگیا۔ یہ کیا غلط کہتے ہو۔ (بدھ الذین یحمقون)۔

میں بتاتا ہوں۔ قرآن کہتا ہے۔ روانہ ہوئے تو سبحن الذی اسری بعبدہ۔ وہاں پہنچے تو فاوحا الی عبدہ۔ واپس آئے تو اشھد ان محمد عبدہ۔ یہ قرآن کہتا ہے۔ نہ مانو گے تو نقصان ہے۔ انکار کرو گے تو بے ایمان ہو جاؤ گے۔ دعا کرو حضورؐ کا شان بڑھے' ہمارا ایمان بڑھے۔

مفلس کون؟

نبی کریمؐ نے فرمایا۔ میری امت میں مفلس وہ ہے۔ جاگ رہے ہو؟ (جی) میرے دلبر نے' سرور نے' شافع محشر نے' ساقی کوثر نے' برتر نے'

انبیاء کے افسر نے' کائنات کے پیغمبر نے' خدا کے دلبر نے' سید البشر نے فرمایا۔ میری زبان سے بات غلط نہیں نکلے گی۔ انشاء اللہ۔ ایسے نہیں ہوگا کہ زبان غلط بول پڑے تم تو پتہ نہیں کیا کیا کہتے ہو۔ کبھی خدا کا جز کہتے ہو۔ کبھی خدا۔

ہمارے ملک میں یہ اشعار ہیں

جو عرش پر مستوی تھا خدا ہو کر
وہ مدینے میں اتر پڑا مصطفےٰ ہو کر

مجھے جواب دو

یہ صحیح ہے؟ (نہیں) خدا قہار ہے۔ نبیؐ قہار ہیں؟ (نہیں) خدا رب العالمین' حضور رب العالمین ہیں؟ (نہیں)۔ خدا خالق ہے۔ حضور خالق ہیں؟ (نہیں)۔ خدا رازق ہے۔ حضور رازق ہیں؟ (نہیں) حضور بھی کھانا کھا کر کہتے تھے الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا۔ میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کھلایا بھی تو نے ہے' پلایا بھی تو نے ہے۔

ھو یطعمنی ویسقین۔ قرآن پڑھ رہا ہوں۔ مجھے کھلاتا بھی اللہ ہے۔ مجھے پلاتا بھی اللہ ہے۔

اذا مرضت فھو یشفین۔ جب میں بیمار ہوتا ہوں وہ مجھے شفا دیتا ہے۔

اس یتیم مکے کو ساری امت کا وارث کس نے بنایا؟ (اللہ نے) اس امی نبی کو ساری کائنات کا علم کس نے دیا؟ (اللہ نے)۔ کس نے براق بھیج کر مصطفیٰؐ کو معراج کروایا؟ (اللہ نے)۔ آج تک مدنی کے روضے کی نگرانی کون کر رہا ہے۔ یہ پیغمبر رات کو سجدہ میں کس کے سامنے روتا ہے (اللہ

کے)۔ یہ ساری رات کس کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہے۔ (اللہ کے)۔ بی بی عائشہؓ کہتی ہے میری آنکھیں دیکھ دیکھ کر تھک جاتی ہیں نبیؐ کے آنسو بند نہیں ہوتے تھے۔

حج کے موقعہ پر فرمایا لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک۔ تعریف تیری' نعمت تیری' ملک تیرا اور بلانا میرا۔

کعبہ تیرا' طواف میرا گھر تیرا' در تیرا' سر میرا مولیٰ مکان تیرا' قیام میرا مولیٰ تو اللہ ہے' میں حبیب اللہ ہوں۔ تو اللہ ہے میں نبی اللہ ہوں۔ تو اللہ ہے' میں رسول اللہ ہوں۔ کچھ ایمان تازہ ہورہا ہے؟ (جی) یہ ہے صحیح بات۔ کبھی کچھ کہتے ہیں۔ کبھی کچھ۔ شرم نہیں آتی توحید کے دشمن بن گئے ہو۔ یاد رکھو۔ تیرہ سال حضورؐ نے عقیدہ ٹھیک کیا ہے۔ (سبحان اللہ)

مفلس کون؟

میرے محبوب کی زبان' فیض ترجمان' گوہر فشان کا بیان' بر سر میدان' جنت کا سامان' اہالیان پاکستان' سنو تمام مسلمان! چاہے غریب' چاہے خان' آپؐ نے فرمایا۔ من المفلس؟ مفلس کون ہے۔ صحابی نے کہا المفلس فینا من لا درھم ولا دینارا ولا متاع۔ میرے دلبر کی زبان سے جملہ نکلا۔ فرمایا المفلس فیکم۔ اس امت میں' آنے والی نسلوں میں مفلس وہ ہے۔ مفلس دنیا میں نہیں ہوگا۔ قیامت کے دن ہوگا۔ غازی بھی ہوگا۔ روزے بھی رکھے ہونگے۔ قرآن بھی پڑھا ہوا ہوگا۔ داڑھی بھی رکھی ہوگی۔

مگر ادھر نماز' ادھر گالی' ادھر نماز' ادھر کسی کا مال لوٹا' چوری کی'

دھوکہ دیا' جیب تراشی کی' گالی دی' ادھر نیکی ہوگی' ادھر برائی ہوگی۔

ہم نے عطاء اللہ شاہ بخاری کو دیکھا ہے

کسی نے پرچی دی۔ جواب میں فرمایا۔ یہ کوئی سوال نہیں۔ اس لیے نہیں کہہ رہا کہ دین پوری ڈر گیا۔ پرچی چھوڑ کر گھر گیا۔ تم پرچی کیا پرچہ بھی بنا دو ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ہم نے بخاری کا چہرہ دیکھا ہوا ہے۔

ہم نے اچھے لوگوں کی صحبت سے فیض حاصل کیا ہے۔ میں نے تین تقریریں عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے سامنے کیں۔ عطاء اللہ شاہؒ نے بیٹھ کر سنیں۔ مجھے مصلے پر بٹھا کر میرے اوپر دست شفقت پھیرا۔ اور میرے لیے وہ جملے کہے جو میرے لیے سرمایہ حیات ہیں۔ اللہ اس خطیب اعظم کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

مفلس کون؟

میرے محبوب نے فرمایا۔ المفلس فیکم' من یاتی یوم القیامۃ والصلوٰۃ' والصیام' والزکوٰۃ ویاتی قد ضرب ہذا' وقذف ہذا وشتم ہذا واکل علی ہذا۔

قیامت کی دن ایک آدمی آئے گا۔ میری نماز پڑھی ہوگی۔ بڑی داڑھی رکھی ہوگی۔ بڑے جبے۔ بڑے قبے والا۔ بڑی تسبیحات پڑھی ہونگی۔ مگر ساتھ ساتھ۔ کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی کا مال لیا تو واپس نہ کرکے آیا ہوگا۔ امانت میں خیانت کرکے آیا ہوگا۔ کسی کو جوتا مارا ہوگا۔ کسی کے ساتھ لڑائی کی ہوگی۔ کسی کی مسجد میں توہین کی۔ اس حالت میں آئے گا۔ قد شتم

کے لفظ ہیں۔ کہ زبان سے گالیاں دی ہوگی۔ نمازی ہوگا' داڑھی رکھی ہوگی۔ بڑی تقریریں کرنے والا ہوگا۔ مگر گالیاں دینے والا ہوگا۔ کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔

آج ایک عجیب جملہ کہتا ہوں۔ اسلام میں ہے کہ جو کسی پر غلط الزام لگائے۔ اس غلط الزام لگانے والے کو اسی درے مارے جائیں۔

ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ نبی کریمؐ کو نہیں مانتا۔ یہ ولی کو نہیں مانتا' کسی کو بے ایمان کہہ دیا' کسی ایماندار کو بے ایمان کہنا۔ اس کی سزا بھی اسی درے ہیں۔ اسلامی حکومت آجائے تو اس پر انشاء اللہ عمل ہوگا۔ جو کسی پر غلط الزام لگائے گا اس کو سزا ملے گی۔

بخاری مرحوم کا عشق مصطفےٰ

کوئی کہتا ہے عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نبیؐ کو نہیں مانتا۔ بخاری نبیؐ کو نہیں مانتا تو کیا تمہارے باپ کو مانتا ہے؟

بخاری فرمایا کرتے تھے میں زندہ بھی محمدؐ کے نام پر ہوں۔ بخاریؒ کے جملے سنو! بخاری کہتے تھے میرے ہاتھ کاٹ دو۔ نبی کا دامن نہیں چھوڑوں گا۔

کہا کرتے تھے لوگو! میرے سینے میں گولی مارو۔ گولی چیر کر گزر سکتی ہے۔ عشق رسول اللہؐ میرے سینے سے نہیں نکل سکتا۔ فرمایا کرتے تھے میری آنکھیں نکال لو۔ نکلنے کے بعد بھی میری آنکھیں محمدؐ کے مدینے کی طرف دیکھیں گی۔ (سبحان اللہ)

میرے خون کے قطرے بھی نانے کے شہر کی طرف بہیں گے۔ فرمایا کرتے تھے میں تو اس باغ کا مالی ہوں' میں تو چوکیدار ہوں' جو میرے نبیؐ

کی چادر کو چرانے کے لیے ہاتھ بڑھانے کی کوشش کرے گا اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا میں اپنے نانے کی نبوت والی چادر کی حفاظت کروں گا۔

مفلس کون؟

آخری بات سنیں۔ میرے محبوبؐ نے فرمایا ایک آدمی قیامت کی دن آئے گا۔ نمازیں بھی ہونگی۔ روزے بھی ہونگے۔ تلاوت بھی ہوگی۔ صدقے بھی ہونگے۔ خیرات بھی ہوگی۔ ساتھ گالیاں دی ہونگی۔ بہتان لگائے ہونگے۔ حرام خوری کی ہوگی۔ بدیانتی کی ہوگی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا موازنہ کریں گے۔ جتنے گناہ کیے ہیں۔ جتنی نیکیاں ہونگی۔ دونوں کو دیکھا جائے گا۔ اگر گناہ نیکیوں سے بڑھ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ عدل کریں گے۔

سلطان باہو کہتے ہیں۔

جے توں عدل کریں تاں تھر تھر کمبن اوچیاں شاناں والے ہو
جے توں فضل کریں تاں بخشے جاون میں جے منہ کالے ہو

اللہ پوچھیں گے کیا باقی رہا؟ فرشتے کہیں گے۔ اس کے گناہ زیادہ ہیں۔ نیکیاں تھوڑی ہوگئی ہیں۔ اللہ فرمائیں گے۔ جس کو ستایا' جس کو گالی دی۔ جس پر بہتان باندھا۔ جس پر غلط الزام لگائے۔ اس کی تمام نیکیاں اس کو دیدو۔ ان کے گناہ بھی اس پر ڈال دو۔

فرمایا فطره فی النار۔ یہ مفلس ہے۔ اس کی نیکیوں کو خالی کرکے اس پر برائیوں کا بوجھ رکھ کر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے۔

نماز بھی پڑھے گا۔ جھوٹ بھی بولے گا۔ داڑھی بھی رکھے گا۔ بدیانتی بھی کرے گا۔ نماز بھی پڑھے گا۔ الزام بھی لگائے گا۔ یہ قیامت کے دن مفلس ہوگا۔

فرمایا جس آدمی کا گلہ کیا جب تک وہ نہ بخشے گا خدا بھی نہیں بخشے گا۔ یہ معاملات ہیں۔

صدیق اکبر کا تقویٰ

ابوبکر صدیقؓ کے غلام نے چند کھجوریں پیش کیں۔ صدیقؓ مسجد میں بیٹھے تھے۔ خیال نہ کیا۔ بڑے غور سے سنتا۔ صدیق نے بھوک کی حالت میں چار کھجوریں کھالیں۔

جب کھالیں تو غلام نے کہا۔ حضرت! صدیق! فرمایا کیا ہے۔ کہنے لگا حضرت یہ کھجوریں آپکے لائق نہیں تھیں۔ خدا کے بندے کیا ہوا۔ کہنے لگا مجھے زمانہ جاہلیت کے کچھ جنتر منتر یاد تھے۔ ایک آدمی کو کچھ تکلیف تھی میں نے وہی جنتر پڑھا۔ اس کو آرام آگیا۔ اس نے کچھ کھجوریں دیں۔ وہ منتر شریعت کے مطابق نہیں تھا۔

صدیق کا چہرہ زرد ہوگیا۔ فرمایا شرم نہیں آئی۔ حرام مجھے کھلانا تھا' صدیقؓ نے کہا یہ حرام تو میرے پیٹ میں نہیں رہے گا۔ مجھے کملی والے کی بات یاد ہے کہ جو ایک لقمہ حرام کا جسم میں چلا جائے اس کی چالیس دن تک دعا قبول نہیں ہوتی۔

پھر آپؓ نے پیٹ کو یوں کھینچا پھر منہ میں انگلی ماری۔ غلام کہتا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں عامر بن فہیرہ صدیقؓ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں۔ پانی پیا' قے آئی اور گلاس پانی کا پیا' قے کی اور قے کی' ابھی بھی وہ کھجوریں نہ نکلیں۔ صدیقؓ نے جلدی سے چھری اٹھائی کہ میں اس پیٹ کو پھاڑتا ہوں جس میں حرام چلا گیا ہے۔ نوکر نے پکڑ لیا کہ حضرت آپ کیا کرنے لگے ہیں۔ فرمایا صدیق جان پہ کھیل جائے گا۔ حرام کی کھجوریں پیٹ میں نہیں

رہنے دے گا۔

اس صدیقؓ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ بی بی بتولؓ کا باغ کھا گیا۔ میں کہتا ہوں یہ بے وقوف ہمارا دماغ کھا گئے ہیں۔ احمق کہیں کے۔ خدا آپ کو راضی رکھے۔

صدیقؓ نے زور سے پیٹ کو کھینچا۔ پانی پیا' پھر گلے میں انگلی ڈالی۔ قے آئی' خادم کہتا ہے کہ کھجوریں باہر نکل آئیں۔

خادم کہتا ہے کہ مجھے ڈانٹا کہ تم نے ایسی کھجوریں مجھے کیوں کھلائی تھیں۔ حرام کھلانے کے لیے میں ہی ملا تھا۔ خبردار آئندہ ایسا نہ کرنا ملازمت سے بھی علیحدہ کر دوں گا۔

جلدی سے خدا کے حضور سجدہ کیا کہ الحمد للہ خدا نے میرے پیٹ کو حرام سے بچا لیا ہے۔ (سبحان اللہ)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حرام سے جتنا وجود بڑھے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

جتنا حلال کمائی سے وجود بڑھے گا وہ جنت میں جائے گا۔ جو حرام سے پلے گا سارا جہنم میں جائے گا۔

دعا کرو اللہ ہمیں معاملات میں رسول اللہ کی غلامی عطا کرے۔ (آمین)

حضورؐ کے معاملات کی جھلک

حضورؐ نے ایک شخص سے وعدہ کیا۔ وہ یہودی تھا۔ اس شخص سے وعدہ کیا کہ میں یہاں کھڑا ہوں آپ کھجوریں لے آئیں۔ تول کر معاملہ طے کر لیں گے۔ کچھ کھجوریں حضورؐ نے اس کو دینی تھیں' کچھ اس سے لینی

تھیں، معاملہ کرنا تھا۔ اس نے خود بخود غفلت کی، یا بھول گیا، وہاں پر نہ آیا۔ حدیث میں آتا ہے۔ وہ یہودی ایک دن نہ آیا دو دن نہ آیا۔ تین دن نہ آیا۔ حضور کریم ﷺ مسجد نبویؐ میں نماز ادا کرتے۔ پھر اس جگہ پر آکر کھڑے ہوجاتے۔ جہاں یہودی کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔

صحابہ آکر پاس بیٹھ جاتے۔ آخر بی بی صدیقہؓ کا پیغام آیا کہ کملی والے! آپ تکلیف میں تین دن سے باہر کھڑے ہیں، گھر میں آئیں۔ فرمایا میں نے ایک یہودی سے وعدہ کیا ہے، نبی اپنے وعدے کا پکا ہوتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ تیسرے دن اس یہودی سے کسی نے کہا او بے وقوف پیغمبر عربی اور اس کے کتنے صحابی وہاں جمع ہیں۔ وہ تیرے انتظار میں، پہاڑ کی وادی میں کھڑے ہیں۔ اور تو ادھر پھر رہا ہے۔ وہ دوڑتا ہوا آیا۔ کہنے لگا میں تو بات ہی بھول گیا تھا۔ مجھے تو بات ہی یاد نہ تھی۔ آپ یہاں تین دن سے کھڑے ہیں؟

حضورؐ نے اسے ڈانٹا نہیں۔ فرمایا اگر تو تین مہینے بھی نہ آتا تو میں محمدؐ یہیں کھڑا رہتا۔ (سبحان اللہ)

میرے نبی نے معاملات کی تعلیم دی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وا قول قولی ھذا وا ستغفر اللہ العظیم